SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 15, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

لا يتخذ المو منون الكفرين اولياء من دون المومنين و من يفعل ذلک
فليس من الله فی شی الا ان تتقو ا منهم تقته O ويحذركم الله نفسه O
والی الله المصير O قل ان تخفواما فی صدوركم او تبدوه يعلمه اللهO
يعلم ما فی السموات و ما فی الارض O والله علی كل شی قدير O يوم تجد
كل نفس ما عملت من خير محضراً وما عملت من سوء تودلو ان بينها
و بينه امدا بعيدا O يحذركم الله نفسهO والله روف بالعبادO قل ان
كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله يغفرلكم ذنوبكم والله غفور
رحيمO قل اطيعوا الله و الرسول فان تولو ا فان الله لا يحب الكفرين
O

ترجمہ، مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے
اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ۔ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 15, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

لا يتخذ المو منون الكفرين اولياء من دون المومنين و من يفعل ذلک
فليس من الله فی شی الا ان تتقو ا منهم تقته O ويحذركم الله نفسه O
والی الله المصير O قل ان تخفواما فی صدوركم او تبدوه يعلمه اللهO
يعلم مافی السموات و مافی الارض O والله علی كل شی قدير O يوم تجد
كل نفس ما عملت من خير محضراً وما عملت من سوء تودلو ان بينها
و بينه امدا بعيدا O يحذركم الله نفسهO والله روف بالعبادO قل ان
كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله يغفرلكم ذنوبكم والله غفور
رحيمO قل اطيعوا الله و الرسول فان تولو ا فان الله لا يحب الكفرين
O

ترجمہ: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے
اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ۔ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے

ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ۔ تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے ۔ جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضری پائے گی ۔ اور جو برا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا ۔ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے ۔ اور اللہ بندوں پر مہربان ہے ۔ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا ۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

POINT OF ORDER RE: REPORTING EXPUNGED REMARKS IN SOME NEWSPAPERS

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, day before we had very unplesant seen in this House and unparliamentary language was used which the honourbale Members subseqeuntly withdrew. I was pained to see that in yesterday's newspapers some of them reproduced exact words which were used in the House. I would draw your kind attention to the matter.

جناب چیئرمین۔میں نے پہلے بھی ایک دو دفعہ درخواست کی ہے پریس رپورٹرز صاحبان سے کہ جو چیز expunge کردی جائے ۔ قانون بھی یہی کہتا ہے' morality بھی یہی کہتی ہے اور میرا خیال ہے کہ صحافت کے اصول بھی یہی کہتے ہیں کہ اس چیز کو publish نہ کیا جائے۔ تو آپ نے یہ point out کیا ہے۔ میں دوبارہ درخواست اپنے دوستوں سے کروں گا کہ جو پریس کے حضرات ہیں کہ مہربانی کرکے ان چیزوں کو شائع نہ کریں۔ جو ہاؤس کی *proceedings* میں سے *expunge* کر دیئے جاتے ہیں۔ جی جناب پروفیسر خورشید احمد ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ہم سب پریس کی آزادی کے حامی ہیں بلکہ اس کے لئے ہم جدوجہد کی ہے اور پوری کوشش کی ہے کہ اس ملک میں پریس پر کوئی ناروا پابندی نہ لگے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ یہ معاملات ایسے ہیں جس میں شاید آپ کو اپنے اختیارات بحیثیت چیئرمین .اور جو rules of business میں privilege کے بارے میں ان کو سامنے رکھتے ہوئے کم از کم متعلقہ Editor کو ایک formal notice بھجوائیں کہ ہم برابر اس بات کی کوشش کررہے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ایسا ہو رہا ہے۔ جس میں expunge کرنے کا order دے دیا جاتا ہے وہ چھپتی ہیں۔ اس بارے میں جو پالیسی ہے میں کوئی نئی چیز نہیں چاہتا۔ لیکن کم از کم وہ اتنا serious ضرور محسوس کریں کہ سینٹ کی طرف سے ان کو اس بارے میں formaly متوجہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ فی الحال میرے خیال میں اتنے سنگین step کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلی دفعہ بھی میں نے یہ درخواست کی تھی اس کے بعد پریس نے خاصی ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا۔ مجھے یقین ہے ہو سکتا ہے کہ پچھلی دفعہ ٹھیک سمجھ نہ آئی ہو۔ کیونکہ تھوڑی سی confusion تھی اس میں پتہ نہ چلا ہو کہ expunge ہوا یا نہیں ہوا۔

I think, let us hope that my request would be heeded to and the press will show responsibility in this matter.

پروفیسر خورشید احمد۔دوسری بات میں یہ کروں گا کہ چونکہ ابتدائی حصے میں سارا پریس موجود بھی نہیں ہوتا ہے ۔ کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ فصیح اقبال جو ہماری انفارمیشن کمیٹی کے چیئرمین ہیں وہ پریس کمیٹی سے مل کر discuss بھی کرلیں اور انہیں متوجہ بھی کردیں ۔

جناب چیئرمین۔ فصیح اقبال صاحب ان سے discuss کرلیں گے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔پوائنٹ آف آرڈر۔ یہاں پر اخباروں میں آیا ہے اور شاید یہ بات یقینی بھی ہو۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ سیکٹر جی ۔۶ کے جو سرکاری کوارٹرز ہیں وہ مستقل طور پر ان کے مکینوں الاٹیوں کو دیئے جارہے ہیں۔ یہ ایک ایسی پالیسی ہے جس کو پھر گورنمنٹ جاری نہیں رکھ سکے گی۔ باقی سیکٹرز کے لوگ بھی اسی طرح

کی استدعا کریں گے ۔ اس کے لئے شور کریں گے۔ باہر نکلیں گے۔ جلوس نکالیں گے ۔ اور یہ ایک غلط مثال ہوگی ۔ کہ گورنمنٹ اس طرح سے کوارٹرز بنائے اور لوگوں کو دے دے۔ کسی ووٹر کی خاطر یا کسی ووٹ کی خاطر ایسی چیز نہیں کرنی چاہیے جس کے باعث کوئی مشکلات پیدا ہوں گورنمنٹ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر یہ چیز ہے تو اس کو revise کرے۔

جناب چیئرمین۔ گورنمنٹ موجود ہے وہ دیکھ لیں گے ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔اب سوالات لیتے ہیں ۔ سوال نمبر ۲۶ میر عبدالجبار صاحب ۔

26. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the time by which the next meeting of the Central Seelction Board-I for considering the cases of promotion of the officers in BPS-20 of the Secretariat Group will be held?

Ch. Amir Hussain: No date has been fixed yet.

جناب چیئرمین۔ضمنی سوال ۔

میرعبدالجبار ۔جناب میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے سوال کو یکسر بدل دیا گیا ہے ۔ میرا سوال یوں تھا کہ :۔

Will the Minister Incharge of the Establishment be pleased to state the reasons for not holding the meeting of Central Selection Board-I.

reasons میں نے پوچھی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔تو اب آپ پوچھ لیں ۔

میرعبدالجبار ۔کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سوال کو بالکل تبدیل کیا گیا ہے اور انہوں نے مجھے دیا ہے کہ .No date has yet been fixed میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ

It is not a fact that the meeting of Central Selection Baord-I scheduled for 9 November, 1992 was postponed on account of thd request from the Former Chief Minister of Punjab, Mr. Wyne.

چوہدری اسد الرحمن۔ جناب چیئرمین! وہ میٹنگ اصل میں ۳۱-۱۲-۱۹۹۲ء کو ہوئی تھی لیکن صرف ایجنڈا میں سے سیکریٹریٹ گروپ کی پروموشن کو نکال دیا گیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ چیف منسٹر پنجاب نے ایک لیٹر لکھا تھا۔ اس کی وجہ سے یہ ہوا۔ باقی جو گروپس ہیں Accounts group, Income tax group, Railway group, Ostl group, Police group, Food and Agriculture Division. ان کی Promotion کے case decide ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ چیف منسٹر پنجاب نے ایک لیٹر لکھا تھا کہ کچھ لوگ جو پہلے سی ایس پی میں تھے انہوں نے بعد opt کیا induction into secretariat Group. اور اب جب وہ پنجاب میں serve کر رہے ہیں ان کی سینیارٹی صحیح نہیں ہے۔ تو اس کے متعلق پھر چیف منسٹر پنجاب کے لیٹر پر کابینہ نے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ سید غوث علی شاہ صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں کہ وہ اس معاملے کو دیکھ لیں۔ اور اس کے بعد پھر یہ معاملہ دوبارہ ایجنڈے میں آئے گا۔ ابھی اس کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئی۔

میر عبدالجبار ۔ نہایت افسوس سے آنریبل منسٹر سے کہنا پڑے گا کہ اس بورڈ کی میٹنگ پہلے 15-5-1990 کو ہوئی تھی ۔ اب تقریباً ۲۶ مہینے ہوگئے ہیں میٹنگ نہیں ہوئی کیا قصور ہے ان افسروں کا جن کی سینیارٹی ripe ہو چکی ہے اور ان کی پروموشن روکی گئی ہے یہ کیوں؟ اور ماہ سے اس پر کمیٹی میٹنگ نہیں ہوئی کیوں؟

چوہدری اسد الرحمٰن ۔جناب چیئرمین جہاں تک اس بات کا تعلق ہے یہ صحیح ہے کہ 15 مارچ 1991ء اور پھر ۸-۱۰-۱۹۹۱ء کو دو میٹنگز ہوئی تھیں ان میں سیکریٹریٹ گروپ کی پروموشنز ہوئی تھیں ۔ لیکن جیسے میں نے پہلے explain کیا اس کے بعد پھر -۱۲-۱۹۹۲ء کو جو میٹنگ ہوئی اس میں یہ ایجنڈے پر نہیں آسکا ۔ لیکن چونکہ بعد میں حکومت نہیں رہی تھی تو اب وہ کمیٹی دوبارہ constitute کی گئی ہے اور غوث علی شاہ اس کے چیئرمین ہیں ۔ وہ اپنی رپورٹ دے دیں گے تو پھر ان کے بعد فوری طور پر یہ سلیکشن بورڈ کی

میٹنگ کی جائے گی۔

Mr. Chairman: Anyother question?

Mir Abdul Jabbar: Yes, Sir, can the honourable Minister cite any precedent where a meeting of the Board had been postponed due to dispute over seniority?

چوہدری اسد الرحمٰن ۔جناب چیئرمین جیسے میں نے گزارش کی کہ meeting postpone نہیں ہوئی ' meeting ہوئی تھی ایجنڈا اور تھا ۔ اور اس آئیٹم کو ایجنڈے پر نہیں رکھا گیا ۔ It was not on the agenda.

جناب چیئرمین۔اس دن شیخ اقبال صاحب نے point out کیا تھا

I just want to read out the Rule. Rule 55 says that

"Not more than three supplementary questions shall be asked in respect of any question."

I think we should strictly follow this Rule.

تاکہ ممبران کے سوالات آتے جائیں ۔ اگلا سوال نمبر ۲۷۔ میر عبدالجبار صاحب ۔

27 . ***Mir Abdul Jabbar**: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the policy of the Government governing the coverage in the programmes of current Affairs on radio Pakistan and Pakistan Television for the members of the opposition and independent groups; and

(b) the criteria for coverage given to the activities of politicians on Radio and TV?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) The determining element of Government policy regarding coverage of Opposition and Independent groups on Radio and Television is the newsworthiness of their statements and views

expressed by them on the floor of the House. There is no discrimination between the Members of Treasury Benches. Opposition and independent members in this respect.

Pakistan Television Corporation

Pakistan Television produces current affairs programmes of political nature as well important national and international issues. It also televises special reports on the proceedings of National Assembly and Senate. Members from Opposition benches and Independent members appear in person once or twice a week in the programme "Senate Ka Ijlas", "Qaumi Assembly Ka Ijlas" and "Aaj Ki Karwai". The participants in the current affairs discussion programmes are usually experts in their respective fields.

The Ministers who are sometimes invited in the Current Affairs Programmes are required to elaborate Government policies and answer questions put to them by the experts.

Pakistan Broadcasting Corporation

As and when Opposition as well as Independent members of the Senate/National Assembly speak on issues of national importance, their view point is reflected in the PBC programme "Senate Ka Ijlas" or "Qaumi Assembly Ka Ijlas". Some of them have been participating in PBC Current Affairs National Hookup slots since 1989. In the resume of the National Assembly and the Senate proceedings, adequate coverage is given to the members of the Opposition whenever they speak in the House. Even those members who have not spoken, are interviewed to record their impressions about the proceedings.

Pakistan Television Corporation:

(b) Engagements and activities of the politicians are covered by the Pakistan Television on the basis of their newsworthiness and information value.

Pakistan Broadcasting Corporation

As a matter of its policy, PBC in its programmes reflects all shades of opinions of different political parties represented in the National Assembly /Senate to the best of its capacity. Important statements at public meetings by leaders of political parties are also covered in the news bulletins within the limitation of time available, news worthiness and availability of the material. All efforts are made that no political statement (either from the Government side or from the Opposition) is broadcast which is not confirmed and can create rift in the various sections of the society or create law and order problem or in any manner violates law of the land.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوالات ۔

میر عبدالجبار ۔ یہاں پر بھی سوال کی تھوڑی سی ہئیت کو تبدیل کردیا گیا ہے۔ میرا مقصد اس میں پوچھنے کا یہ تھا کہ ریڈیو اور پاکستان ٹیلی وژن کے حالات حاضرہ کے پروگراموں اور خبروں میں حزب اختلاف اور آزاد نشستوں پر بیٹھنے والے ارکان اسمبلی اور اپوزیشن کی پارٹیوں کے لیڈروں کے لئے حکومت کی پالیسی کیا ہے ؟

یہاں انہوں نے لکھا ہے ان کے پروگراموں میں کوریج کے لئے حکومت کی پالیسی کیا ہے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اگر وہ خود ٹی وی یا ریڈیو پر آنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے۔ کوریج ہوگی تو میری خبر آئے گی آپ خبر لکھ کے بھیج دیں گے ۔ وہاں وہ پڑھ دیں گے ۔ نہیں ، میرا مقصد تھا کہ بالمشافہ اگر ایک شخص ٹی وی کی سکرین پر آنا چاہتا ہے تو اس کے بارے میں کیا پالیسی ہے ؟

جناب چیئرمین۔ آپ پوچھ لیں وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جی وزیر صاحب ۔

Mr .Abdul Sattar Laleka : Sir ,it is not posible for the PTV and PBC to

prepare its programme on the parliamentarians basis of personalities . As for as the coverage of the concerned we mormally cover their activities.

ہم ان کی جو بھی کارروائی ہوتی ہے اس کو خبریت کی بنیاد پر کور کرتے ہیں۔ بغیر کسی تفریق کے آیا ممبران کا تعلق حکومت سے ہے آزاد سے ہے یا اپوزیشن سے ہے۔

جناب چیئرمین۔خبریت کا مطلب ہے news value ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔یعنی خبر کی اہمیت کو جوڑ کر خبریت کر دیا گیا ہے۔ یہ اچھا ہے اردو اس طرح develop ہوگی آپ کا کیا خیال ہے کہ اردو ویسے ہی develop ہوتی رہی ہے اسی طرح تو ہوئی ہے۔

سید اقبال حیدر۔جیسے اپنی نئی definition بنا رہے ہیں اسی طرح نئے الفاظ بھی بنا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔جیسے اقبال سے اقبالیات بنا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔جناب میں مبارکباد دیتا ہوں چوہدری امیر حسین صاحب اور لالیکا صاحب کو اردو develop کرنے پر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب ہماری اردو پر لوگ ہنستے ہیں اردو چاہے لالیکا صاحب کی ہو یا عبدالرحیم کی ہو یا امیر حسین صاحب کی ہو ، ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ صرف یہ ہے کہ ہم اپنی پشتو نہ بول سکیں۔ اور آپ اردو ہم پر مسلط کریں۔

جناب چیئرمین۔نہیں ویسے میں سمجھتا ہوں کہ جو ہماری علاقائی زبان ہے ---

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔نہیں جی ، میں اقبال صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ پشتو کا ایک فقرہ بول دیں ۔ یعنی آپ پشتو میں ایک فقرہ نہیں بول سکتے اور مجھے آپ کہتے ہیں کہ اردو غلط کہی ہے یہ حق آپ کو کس نے دیا ہے؟

جناب چیئرمین۔بہرحال جی ہم اب نئے موضوع پر شروع ہو گئے ہیں ۔ حافظ

صاحب آپ سوال پوچھیں۔

حافظ حسین احمد۔میرا لالیکا صاحب سے یہ سوال ہے کہ بقول ان کے خبریت کا معیار یہاں تعریف ہے یا تنقید؟

جناب عبدالستار لالیکا ۔اس کا معیار ہے نہ تعریف ہے نہ تنقید ہے۔ اس کا معیار ہے جو چیز عوام تک پہنچنی چاہیے ۔ جس کی ان کو خبر ہونی چاہیے۔ جس کی عوام میں اہمیت ہو۔ جو عوام سننا چاہتے ہوں جس کے متعلق وہ باخبر رہنا چاہتے ہوں۔ وہ-----

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔جناب والا! میں محترم وزیر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ یہ جو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ سینٹ کا اجلاس قومی اسمبلی کا اجلاس ، آج کی کارروائی یہ پروگرام عام طور پر بارہ بجے اور ایک بجے اور اس وقت کیوں دکھائے جاتے ہیں جلدی کیوں نہیں دکھائے جاتے ، کیوں کہ اس وقت تو اکثر لوگ سو جاتے ہیں جن کی دلچسپی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔جی۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ سرگزارش یہ ہے کہ 5 بجے کے خبرنامے کے اندر بھی ، پھر بجے کے خبرنامے کے اندر بھی ، پھر ۹ بجے کے خبرنامے کے اندر بھی جو ضروری خبریں ہوتی ہیں سینٹ یا نیشنل اسمبلی کے متعلق وہ دی جاتی ہیں اور اس کے بعد پھر یہ ایک خصوصی پروگرام آخر میں اس کے بعد دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔یہ ان لوگوں کے لئے ہے جن نیند نہیں آتی جی جناب پروفیسر خورشید احمد ------ بھئی دیکھیں نا آج صرف I am allowing 3 to 4 questions maximum تاکہ ہر ایک کو موقع ملے تو اچھا ہے۔ اس کے بعد پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین! میں محترم وزیر اطلاعات سے یہ پوچھنے کی جسارت کرنا چاہتا ہوں۔ جواب انہوں نے دیا ہے بڑا گول مول اور بڑا خوبصورت جواب ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ واضح criteria مقرر کریں ۔ خبریت بلاشبہ صحیح ہے اور

جملہ معترضہ سے عرض کروں کہ خبریت جس طرح بھی سہی جن لوگوں نے اعتراض کیا ہے میں ان سے عرض کروں گا اور بے وجہ سے اس کی بنا پر ایک ایسی controversy پیدا ہوگئی حالانکہ عبدالرحیم مندوخیل صاحب تو بڑی عمدہ اردو بولتے ہیں ہم سے ٹھیک بولتے ہیں۔ تو خبریت کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ متوازن تاکہ حکومت، اپوزیشن یا تمام نقطہ نظر rightly reflect ہوں اور آپ کے علم میں غالباً یہ بات ہوگی کہ دوسرے جمہوری ممالک کے اندر یہ روایت ہے کہ وہ حکومت اپوزشن کو تقریباً برابر کی اہمیت دیتی ہے coverage کے اندر لیکن ہمارے ہاں اگر آپ چارٹ بنا کر دکھا دیں کہ نیوز کے اندر بھی، comments کے اندر بھی اپوزیشن اور گورنمنٹ کے نقطہ نظر کو کیا پوزیشن ان کی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کا یہ جواب حقائق پر مبنی نہیں ہے خواہ آپ کی تمنا ایسی کیوں نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔جناب لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ سر جہاں تک پروفیسر صاحب کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ ان کی تقریر اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ہمیشہ مدلل ہوئی ہے اور ابھی تقریر ہوتی ہے آپ کل شام کا خبرنامہ دیکھ لیں اس میں سب سے زیادہ کوریج پروفیسر خورشید احمد صاحب کی تقریر پر ہوئی ہے لیکن اب جو یہاں کل واقعات ہوئے ہیں جن پر ہم اخباروں میں چھپنے پر شرمندہ ہیں ان کو تو ہم نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔یہ جواب -----

جناب چیئرمین۔آپ پوچھ چکے ہیں ہر ایک کو موقع دیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ایک چھوٹا سا سوال۔

جناب چیئرمین۔اچھا ایک چھوٹا سا سوال پوچھنا ہے ریحان صاحب۔ جی جی۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے فرمایا کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کو کوریج دی جاتی ہے۔ جناب والا! سٹینڈنگ کمیٹیز کی میٹنگز کے

بارے میں پہلے اب تقریباً سات آٹھ مہینے ہوگئے ہیں کبھی نام نہیں لیا جاتا کہ بھئی فلاں فلاں ممبر نے اٹنڈ کرلی اس سے پہلے عرصے میں لیے جاتے تھے ۔ اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ اس پر اتنا وقت تو خرچ نہیں ہوتا جناب والا ۔

جناب چیئرمین۔جی ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔سر اس سے پہلے ہم نام لیتے تھے یہ ملک مشہور و معروف شخصیات ہیں اب لوگ ان کی شکل دیکھ کے بھی اندازہ کرلیتے ہیں کہ کون کون سی شخصیات وہاں بیٹھی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔ جی جناب سعید قادر صاحب ۔آن اے پوائنٹ آف آرڈر ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔آپ کے اس ہاؤس میں اگر یہ پیشکش کی جائے کہ ٹی وی پر نہ تصویر دکھائیں نہ نام لیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ I think یہ پبلک ہماری جو ہے وہ ہماری شکلیں اور نام سن سن کے تنگ آگئے ہیں۔ کام وام کچھ کرتے ہیں ہیں نام سب کے آتے ہیں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ نہ نام لیں اور شکلیں دکھائیں ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah Shah: Sir, in the answer it is stated that when opposition speaks on issues of national importance only then they are given coverage. Again they say engagements and activities of the politicians are covered by the Pakistan Television on the basis of their newsworthiness information. I would like to know, Sir, what is the criteria for deciding their newsworthiness or importance of the news and who is the judge?

جناب چیئرمین۔جی جناب لالیکا صاحب ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ سر ہمارا ایک باقاعدہ نیوز سیکشن ہے جس کا ہیڈ ہمارا ڈائریکٹر

نیوز کرتا ہے اس کے نیچے کنٹرولر نیوز آتے ہیں پھر اس کے نیچے ایڈیٹر نیوز آتے ہیں ' ہمارے رپورٹرز آتے ہیں ' وہ لوگ جو ہیں وہ پروفیشنل ہیں اور وہ ان کو purely on professional basis judge کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ (مداخلت) بس جی اب ہو گئے پانچ سوال ہوگئے ' پھر وہی مسئلہ ہوگا کہ بات بڑھتی جائے گی پھر باقی کو موقع نہیں ملے گا۔ میرے خیال میں اب ختم کرتے ہیں ۔ next we will go to No.28 جی جناب جبار صاحب ۔

28 . *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to set up TV stations through the private sector, if so, its details;and

(b) whether the provincial governments are also authorized to establish their own TV and Radio stations?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) There is no such proposal under consideration of the Government.

(b) No. It is not thė policys of the Federal Government to allow provinces to set up their own television stations.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

میر عبدالجبار ۔جی سر سوال کے "ب" جز میں ' میں نے یہ پوچھا ہے جناب منسٹر صاحب سے کہ whether the provincial governments are also authorized to establish their own TV and Radio stations? تو ان کا جواب ہے کہ No. It is not the policy of the Federal Government to allow provinces to set up their on television stations.

میں آنریبل منسٹر کی آئین کی آرٹیکل نمبر 159 کی طرف توجہ مبذول کرواؤں گا یہ ذرا مہربانی کرکے پڑھیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ

"The Federal Government shall not unreasonably refuse to entrust to provincial

government such functions with respect to the broadcasting and telecasting, as may be necessary, to enable the government to :

(a) To construct and use transmitters in the province; and

(b) To regulate and impose fees in respect of the construction and use of transmitters and the use of receiving apparatus in the province."

یہاں تو اس آرٹیکل میں جناب ایک قسم کی اجازت دی جاری ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ نہیں - میں چیئرمین صاحب کی خدمت میں بھی گزارش کروں کہ آپ اس آرٹیکل کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اور اس کی روشنی میں آپ اپنا ارشاد فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب لالیکا صاحب -

میاں عبدالستار لالیکا۔ سر میری قانون کے اندر تو اتنی مہارت نہیں ہے لیکن under the rules of Business, 1973, broadcasting including television is a federal subject.

Syed Abdullah Shah: Sir, point of order. Can the Minister speak like this?

Mr. Chairman: There is no bar on speaking this way or that.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, I will speak like this.

Syed Abdullah Shah: No, I just wanted ruling of the Chair.

Mian Abdul Sattar Laleka: The Chairman has given the ruling and you are no more the Speaker, Sir.

جناب چیئرمین۔ فرمائیے جی -

Mian Abdul Sattar Laleka: The fact that under the Federal Legislative List under Article 7 which reads as Post and Telegraph including Telephone, Wireless, Broadcasting and other like forms of communication, Post

Offices and these things, they are included in the Federal Lelgislative List.

جناب چیئرمین۔جی جناب اعجاز جتوئی صاحب نمبر۰، فرمایا آپ نے ----

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب چیئرمین! میری وزیر موصوف سے آپ کے توسط سے درخواست یہ ہے کہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جی یہ نہیں آتا ہے۔ پراونسز کے اس میں کہ وہ سیٹ اپ کریں ۔ ٹیلی وژن سٹیشن۔ جناب چیئرمین میرا آپ کے توسط سے سوال یہ ہے کہ کیا پھر جب آج کے وزیر اعظم اس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب تھے۔ انہوں نے دو announcement کی تھیں ایک پنجاب ٹیلی وژن اور ایک پنجاب بینک تو کیا وہ constitutional violations تھی؟

جناب چیئرمین۔جی جناب لالیکا صاحب ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔سر جہاں تک بینک کا تعلق تھا کیونکہ اس کی اجازت بھی وہ سیٹ اپ ہو گیا تھا ' جہاں تک ٹیلی وژن کا تھا کیونکہ اس کی آئین کے اندر اجازت نہیں تھی تو وہ نہیں ہوا تھا ----

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی جناب جبار صاحب ۔

میر عبدالجبار ۔میرا سوال جو کہ دستور کے مطابق تھا جی اس کے بارے میں تو جناب محترم لالیکا صاحب نے میری تسلی نہیں کرائی ۔ اگر اس کے بارے میں کچھ فرمائیں اور کیا یہ جو آرٹیکل 159 جو ہے دستور میں کیا اس کو repeal کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا اس کو کیا کچھ کرنے کا ارادہ ہے یا اس کو نکالنے کا کوئی خیال ہے ۔ کس طرح کیا جائے گا۔ یہ تو بیچ میں دیا ہے تو کس لئے دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب لالیکا صاحب ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ سر نکالنے کا تو ارادہ نہیں ہے لیکن جو constitutional position ہے میرے پاس ہے میں نے اس کی تشریح کردی ہے ۔

جناب چیئرمین۔تشریح کردی ہے ۔ جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ان کےپاس کون سا آئینی آئینہ ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ وہ پڑھ کے سنائیں اگر ان کے پاس کوئی اپنا آئین ہے وزیر اعظم صاحب نے ترتیب دیا ہے یا لالیکا صاحب نے ۔ ۱۷ page والا ' ۱۲ page والا وہ کون سا آئین ہے۔ اگر آئین کی بات تو آئین ایک ہی ہے ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال وہ تشریح میں کچھ کہہ رہے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں وہ تشریح ' وہ پڑھ کے سنا دیں جی ہمیں ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب لالیکا صاحب ۔

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, I think they should approach the court for the interpretation.

Mr. Chairman: Next question 29 Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

29. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to refer to Senate Starred Question No.23, replied on 22nd December, 1992 and state the steps taken by the government so far to get allocation of funds and the time by which the payment will be made?

Ch. Shujaat Hussain: During finacnial year 1992-93, efforts were made to get the allocation of funds against the scheme of Pakistan Rangers "Acquisition of Private Land" in year 1993-94. But no funds were provided by the Finance Division. Now the PCI Form of the scheme is being revised and the case will be taken up with the Finance Division for the allocation of required funds in the scheme.

پروفیسر خورشید احمد۔سوال میرا یہ ہے کہ کیا یہ ایک حقیقت نہیں کہ حکومت بہت سی زمین acquire کر چکی ہے اور دس دس سال بارہ بارہ سال ہو گئے ہیں ان کو payment اس لئے نہیں ہوئی کہ land acquisition fund میں گورنمنٹ نے رقوم allocate نہیں

کیں۔ اس سے پہلے کئی بار اس طرح کے سوال یہاں چکے ہیں تو سوال یہ کہ کیا وجہ ہے کہ 1992-93، کے بجٹ میں جبکہ یہ وعدہ بھی House میں کیا گیا تھا کہ چونکہ payments pending ہیں۔ دس دس بارہ بارہ سال سے اس لئے ضرور allocation ہو جائے گا' لیکن allocation نہیں ہوا اور 1993-94، کے لئے بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ کیا وزیر موصوف کچھ روشنی ڈال سکیں گے؛

جناب چیئرمین۔جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ کچھ حقیقت ہے بھی اور کچھ نہیں بھی ' کیونکہ بہت سی ایسی زمینیں ہیں جو لی گئی تھیں ان کی payments وغیرہ بھی دے دی گئی تھی ۔ compensation بھی pay کردیا گیا تھا ۔ لیکن یہ درست ہے کہ اس زمین کے سلسلے میں کافی عرصہ سے payments جو ہیں Finance Division کو لکھا ہوا ہے اور بار بار کہا ہے اور اب آخرکار PC-1 ان کا تیار ہو چکا ہے اور انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ وعدہ اس طریقے سے نہیں کیا ہے کہ کوئی لکھ کے وعدہ کیا ہو لیکن انہوں نے کہا ہے کہ کوشش کریں گے کہ اگلے بجٹ میں ہم یہ provision رکھ دیں تا کہ ان کو پیسے دے دیئے جائیں۔

Mr. Chairman: Any other question?

No other question. Next question Prof. Khurshid Ahmed.

30. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the procedure of awarding dining car contracts in the Pakistan Railways;

(b) the names and designatioins of the members of the Selection Committee for awarding June 1992 during car contracts; and

(c) number of applications received for such contracts awarded in June 1992 and number of applicants called for interview indicating also the names, place of domicile and other particulars of the persons whom contracts were

awarded?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: As per policy in force, applications were invited through Press by the office of General Manager Commercial for pre-qualaification of the applicants for the award of dining car contracts. The prescribed conditions of eligibility and other terms and conditions were given in the tender documents. The selection committee reviewed the applications and decided for the award of the contracts.

(b) The selection committee consisted of the following:-

1.	Haji Ghulam Ahmad Bilour	Minister for Railways
2.	Malik Naeem Khan	Minister for Commerce
3.	Mr. Abdul Sattar Laleka	Minister for Information and Broadcasting.
4.	Ch. Nasir Iqbal Chalianwala	Parliamentary Secretary for Railways.

(Statement)

4. Ch. Nisar Iqbal Chalianwali. Parliamentary Secretary for Railways.

(c) The number of applications received for award of dining car contract was as under:—

(i)	1 Up/2 Dn (Khyber Mail)	16
(ii)	3 Up/4 Dn (Bolan Mail)	1
(iii)	5 Up/6 Dn (Tezrao)	9
(iv)	7 Up/8 Dn (Tezgam)	14
(v)	9 Up/10 Dn (Allama Iqbal Express)	7
(vi)	11 Up/12 Dn (Chenab Express)	3
(vii)	13 Up/14 Dn (Awam Express)	15
(viii)	15 Up/16 Dn (Karachi Express)	21
(ix)	23 Up/24 Dn (Quetta Express)	6
(x)	103 Up/104 Dn (Super Express)	7
(xi)	Q-485 Up/Q-486 Dn (Tuftan Passenger)	5

The selection committee did not interview the applicants. The contracts were awarded on the basis of their suitability as borne out from the credentials of the pre-qualified applicants through the papers submitted by them. The final award was as under :—

1.	1 Up/2 Dn Khyber Mail.	M/s Sardar Ali Rizvi & Sons, 3-A Ahbab Park, Mumtaz Streets, Habib Ullah Road, Ghari Shahu, Lahore.
2.	3 Up/4 Dn Bolan Mail.	M/s Qadri Catering Co., 722-B, Shaheen Chowk Sadar Bazar, Ghulam Mohammad Abad, Faisalabad.
3.	5 Up/6 Dn Tezrao. (2 Rakes)	M/s Rana & Frontier Caterers, E-5/12-C, Street No. 16-A, Officers Colony, Lahore Cantt.
4.	5 Up/6 Dn Tezrao. (2 Rakes)	M/s Maqsooda Shabbir & Sons, 18-Abbot Road, Lahore.
5.	7 Up/8 Dn Tezgam.	M/s Taj & Co. Jans Hotel, Islamia Road, Peshawar Cantt.
6.	9 Up/10 Dn Allama Iqbal Express.	M/s Khaqan Babar & Co., E-163-B, Street No. 10, Iqbal Park, Lahore Cantt.
7.	11 Up/12 Dn Chenab Express.	M/s Mughal Caterers 5 Al-Hamra Complex, Gadafi Stadium, Lahore.
8.	13 Up/14 Dn Awan Express.	M/s. Ch. Amanat Ali Khan & Sons, 103-Fazal Road, Opposite Fortress Stadium, Lahore Cantt.
9.	15 Up/16 Dn Karachi Express.	Mst. Nazir Begum & Sons, Gujjar House, Canal Park, Near Thokar Niaz Baig, Lahore.
10.	23 Up/24 Dn Quetta Express.	M/s M.A. Caterers, 4 Qazilbash Road, Lahore.
11.	103 Up/104Dn Super Express.	M/s Zafar Caterers, 82 Scheme-I Chaklala Air Port Road, Rawalpindi.
12.	Q-485 Up/Q-486 Dn Tuftan Passenger.	Mr. Abdul Wahid 7-20/78 Nichari Road, Quetta.

Mr. Chairman: Supplementary Question.

پروفیسر خورشید احمد ۔ وزیر ریلوے سے مجھے اس کے متعلق دو تین سوال کرنے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ یہ criteria کیا ہے کہ آپ یعنی ڈائیننگ کار کے بارے میں ٹینڈر دے رہے ہیں لیکن جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس میں ایک وزیر ریلوے ہے ایک وزیر کامرس ہیں اور ایک وزیر اطلاعات ہیں ۔ ایک پارلیمانی سیکریٹری برائے ریلوے۔ ان میں سے کون یہ expertise رکھتا ہے کہ ڈائیننگ کار کے لئے صحیح ٹینڈر دینے والے کون ہیں یعنی بجائے اس کے کوئی experts ہوں۔ کمیٹی ایسی کیوں بنائی گئی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جو allocations ہوئے ہیں اس کے بارے میں نہ interviews کئے ہیں اور نہ کوئی criteria بتایا گیا ہے کہ objective criteria ٹینڈر دینے کیا اختیار کیا جاتا ہے۔ اور تیسرا پہلو یہ ہے کہ یہ جو بارہ نام یہاں آئے ہیں اس میں ایک کوئٹہ سے، ایک پشاور سے اور باقی تمام پنجاب سے ہیں سندھ سے کوئی نہیں ہے حالانکہ ڈائننگ کار جب ریل میں لگائی جاتی ہے ان کی سروسز کے اچھا ہونے کے لئے کراچی سے لے کر خیرپور تک اتنا بڑا علاقہ ہے یہ سب آخر کیوں gap رکھا گیا ہے اس پر ذرا روشنی ڈالیں؟

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر ریلوے ۔

حاجی غلام احمد بلور۔پروفیسر صاحب میرے خیال میں criteria بیچ میں دیا ہوا ہے اگر یہ پڑھ لیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ذرا پڑھ دیں تو بڑی عنایت ہو گی ۔

Haji Ghulam Ahmad Bilour: As per policy, in force, applicatiions were invited through Press by the office of General Manager Commercial for prequalificatioin of the applicants for the award of dinidng car contracts.

The prescribed conditions of eligibility and other terms and conditions were given in the tender documents.

وہ جو ہم tender documents دیں تھیں وہی criteria تھا and selection committeereviewed the applications and decided for the award. اس میں آپ دیکھ لیں صفحہ نمبر 4 پر کہ

The selection committee did not interview the applicants. The contracts were awarded on the basis of their suitability as borne out from the credentials of the prequalified applicants through the papers submitted by them.

انہوں نے جو اس میں لکھا تھا criteria اس کو بنیاد بنایا گیا اور پھر ---- میرے خیال میں یہ سوال جس طرح سے آپ نے کیا آپ کا حق ہے۔ شاید اس لئے کیا گیا تھا کہ صوبہ پختون خواہ کو زیادہ award کئے گئے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے جناب چیئرمین criteria دیکھ کر جن لوگوں نے پہلے یہ کام کئے ہیں یا جو اس کو سمجھتے ہیں یا جن کی یہ پوزیشن ہے کہ وہ یہ کر سکتے ہیں۔ ان کو ہم لوگوں نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا مگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ آئندہ کے لئے پبلک سروس کمیشن کے حوالے کردی جائے اس طرح فیصلہ کرلیں۔ پارلیمنٹ بیٹھ کر یہ فیصلہ کرے کہ نہیں اس کو بھی پبلک سروس کمیشن کے حوالے کرنا ہے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب چیئرمین۔اور کوئی سوال جی شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل ۔محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پختونخواہ کو زیادہ دیئے گئے ہیں۔ پختونخواہ کو تو صرف ایک دیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ شکایت یہ ہے کہ سندھ پورا--- (سندھ کی بات کر رہا ہوں)---

جناب شہزاد گل ۔انہوں نے پختونخواہ کی بات کی کہ آپ نے سوال اس لئے کیا ہے کہ پختونخواہ کو زیادہ دیئے گئے ہیں۔ پختونخواہ کو تو صرف ایک دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔یہ پختونخواہ کیا چیز ہے اس کو تو کوئی نہیں دیا گیا۔

پروفیسر خورشید احمد۔پختونخواہ کا تو کوئی صوبہ بھی نہیں ہے لیکن جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جناب وزیر صاحب نے یہ تہمت لگائی ہے کہ انہوں نے یہ سوال اس لئے کیا ہوگا حالانکہ ایسی کوئی بات نہ ہمارے ذہن میں ہے نہ کبھی تھی اور نہ ہے اور جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے اندر بظاہر سندھ کی نمائندگی صحیح نہیں ہوئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ concentration ایک علاقے پر ہوگیا ہے جو لاہور ہے ۔ اس کا جواب دیں آپ کیا وجہ ہے کہ کراچی

سے لے کر خیبر تک ڈائننگ کار کی سروسز کے لئے جو انتظام آپ کروا رہے ہیں وہ بھی لاہور کی پارٹیوں سے کروا رہے ہیں ۔ کراچی سے کوئی پارٹی آپ کو نہیں ملی اور جو criteria آپ نے اشتہار میں دیا ہے آپ کا فرض تھا کہ اس جواب میں دیکھیں تا کہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہ criteria کیا ہے اور میرے سوال کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا کہ ڈائیننگ کاروں کے بارے میں جس کمیٹی کو فیصلہ کرنا چاہیے۔اس کے پاس کوئی expertise ہونی چاہیے ۔ لیکن اس میں وزیر ریلوے موجود ہے وہ ٹھیک ہے وہ اس کا سربراہ ہے لیکن کامرس کا وزیر بھی اس میں موجود ہے اس کےمقابلے میں کوئی expertise رکھنے والے فراد اس میں نہیں ہیں ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے کم از کم اس کام کے لئے prima facia زیادہ competant نظر نہیں آتی۔ اگر ہے تو دلائل دیجئے کہ ہاں ان وجوہ سے prima facia وہ زیادہ صحیح ہے۔

جناب چیئرمین۔وزیر ریلوے۔

حاجی غلام احمد بلور ۔ تھے لیکن ان کا نام ہم نے اس لئے نہیں دیا کہ پھر کہیں گے کہ آپ officials کے ذریعے کررہے ہیں تو ہم نے officials کو بھی ساتھ بٹھایا تھا ۔

جناب چیئرمین۔تو آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ بیٹھے بھی تھے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے نام چھپائے بھی ہیں

جناب چیئرمین۔ آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ بیٹھے بھی تھے اور نام اس لئے نہیں دے رہے ہیں کہ آپ غلط سمجھیں گے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔پوری گورنمنٹ کو بھی یہ کہیں گے ۔

جناب چیئرمین۔جواب مکمل کرنے دیں ۔

حاجی غلام احمد بلور ۔ہم نے ان لوگوں کو بھی ساتھ بٹھایا جو experts تھے اور ان کو بٹھا کر ہم نے یہ فیصلے کئے ہیں اور اس میں میں یہی کہوں گا کہ میں خود بھی تھا میرے ساتھ پارلیمانی سیکریٹری ریلوے کے تھے اور اس کے ساتھ بیٹھ ہم نے یہ

فیصلہ کیا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب ۔ جی جناب جتوئی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین وزیر صاحب نے یہ بیان فرمایا فلور آف دی ہاؤس پر کہ کچھ آفیسرز بھی تھے ۔ جن کے ہم نے نام نہیں دیئے تو میرا خیال ہے کہ ہاؤس کا پریولج بریچ ہوا ہے ۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ assist کررہے تھے۔ فیصلہ یہ کرتے ہیں وہ assist کرتے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ کیا وہ جو آفیسرز بیٹھے تھے اس کمیٹی کے ممبر ہیں یا نہیں ؟

حاجی غلام احمد بلور ۔ کمیٹی کے ممبرز تو ہم تھے ۔افسران نے ان کی درخواستیں لے کر اکٹھی کی تھیں MTM (A member of Traffic Jam) کو ساتھ بٹھایا تھا اور فیصلہ ان کے سامنے ہوا تھا ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

31 . *Prof . Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge for Establishment be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Establishment has in the recent past inducted over 300 persons into various federal government departments as Section Officers and Deputy Secretaries drawn from varouis autonomous and semi-autonomous bodies; and

(b) whether it is a fact that these persons were inducted in violation of rules and procedures on the subject?

Ch . Amir Hussain: (a) No such inductions have been made . However the following number of officers has been posted on deputation basis

under Section 10 of the Civil Servants Act, 1973:-

1. Section Officers 265

2. Deputy Secretaries 56

(b) Since no induction of the above has been made, there has been no violation of the rules and procedures pertaining to inductions.

Mr. Chairman: Supplementary question?

پروفیسر خورشید احمد۔ پھر مسئلہ یہ الفاظ کا ہیرپھیر ہے اس لئے کہ No such induction has been made اور بعد میں دیا گیا ہے ہاں 321 سیکنڈ لسٹ جو ہے وہ induction نہیں ہے۔ حالانکہ ہم نے جو بات کہی تھی سوال میں وہ یہی تھی کہ ایک طرف پابندی تھی اور دوسری طرف آپ نے دوسری کارپوریشن سے لوگوں کو induct کیا۔

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر برائے شعبہ عملہ۔

چوہدری اسد الرحمان جناب چیئرمین میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ الفاظ کا ہیرپھیر نہیں ہے کیونکہ یہ legal terms ہیں induction ایک different چیز ہے اور deputation اور transfer اور چیز ہے۔ deputation اور transfer جو ہے وہ ۱۹۷۳ء کا Civil Servants Act اس کے سیکشن ۱۰ کے تحت transfers ہوتی ہیں اور وہ autonomous bodies سے بھی اور semi-autonomous bodies سے بھی ہو سکتی ہیں اس لئے وہ deputation اور transfer اس کے تحت ہوئی ہیں وہ ہم نے بتا دیا ہے We have not concealed anything. یہ تو 65 ہوئی ہیں لیکن induction جو ہیں وہ permanant اس کے cadre میں آجاتے ہیں ان کی seniority effect ہوتی ہے دوسری چیزیں effect ہوتی ہیں اس لئے inductions وہ نہیں ہیں۔ They are just transfers تو اس کی اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کرسکتا ہوں کہ یہ کیوں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ کیوں یہ چاہیے جناب؟

پروفیسر خورشید احمد۔ہاں ٹھیک ہے۔ بات واضح ہو جائے گی۔

چوہدری اسدالرحمان ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ایک او ایم جی گروپ بنایا گیا جو 1976، میں بنایا گیا اور اس کے تحت یہ فیصلے ہوئے اس طرح سیکشن آفیسرز کی ریکرٹمنٹس ہوتی ہیں ۔ پھر اس کے بعد ۱۹۸۰، جسٹس انوارالحق کمیشن بیٹھا سول سروس کمیشن۔ انہوں نے جو رپورٹس دیں انہوں نے کہا کہ direct recruitment کی وہ ختم کردی جائے تو وہ چونکہ direct recruitment ختم ہوگئی اور اس کی وجہ سے کمی پیدا ہوئی سیکشن آفیسرز کی اس لئے diffrernt organizations اور deparments سے on transfer لوگ لئے گئے ۔ کیونکہ ۱۹۸۰ کے بعد کوئی direct recruitment نہیں ہوئی ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ اگلا سوال سید اقبال حیدر صاحب ۔

32 . *Syed Iqbal Haider. Will the Minister for Information and Boradcasting be pleased to state :

(i) if the Government of Pakistan has agreed to pay US $ 4.85 million or there about in foreign exchange for its image building in Pakistan and abroad;

(ii) how much of the amount has been spent so far; and

(iii) if answer to (i) is in the affirmative then the name of the recipients?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) The Ministry of Information and Broadcasting has not entered into any such agreement.

(b) Question does not arise.

(c) Question does not arise.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Syed Iqbal Haider: Sir, my question has not been properly answered. I had askedif the Government of Pakistan has agreed to pay US $ 4.85 million or

there about in foreign exchange for its image building in Pakistan andabroad? The reply is Sir, the Ministry of Infromation and Broadcasting has not entered into any such agreement.

میں نے پوچھا ہے گورنمنٹ آف پاکستان کا نہ کہ وزارت اطلاعات کا۔ اور وزیر اطلاعات بذات خود کیونکہ ذرائع ابلاغ کا ادارہ ہے اور اس کا نام ہی یہ ہے information اگر ان کے پاس بھی یہ انفارمیشن نہیں ہوگی کہ گورنمنٹ آف پاکستان 85.4 ملین ڈالر کر رہی ہے اور اتنی بڑی انفارمیشن ان کے پاس نہیں ہے۔ میرے سمجھ میں نہیں آتا یا تو منسٹری آف انفارمیشن بالکل ہی disinformed یا noninformed یا uninformed ہوگئی ہے۔

جناب چیئرمین۔جی وزیر اطلاعات صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ کم علمی، کم علم کا میرے پاس علاج نہیں ہے۔ میرا خیال ہے under the rules of the Senate جو بھی سوال ہوتا ہے۔ وہ ڈائریکٹ ہوتا ہے منسٹری کو اب اتنا vague question انہوں نے پوچھا ہے۔ اگر یہ میری منسٹری کو ڈائریکٹ ہے تو پھر میں اس کے جواب کا وہاں کہوں گا، لیکن پھر بھی ہم نے جواب دیا ہے کہ منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے کوئی ایسا پیسہ کسی ایسی فرم کو نہیں دیا۔

سید اقبال حیدر۔سر میں گورنمنٹ آف پاکستان، آپ یہ کہہ دیں کہ گورنمنٹ آف پاکستان نے اگر نہیں ------

جناب چیئرمین۔نہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں نا کہ ہم تو اسی چیز کا جواب دیں گے جو ہماری منسٹری سے تعلق رکھتا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Planning with the word. It is not very ......

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, we are not playing with the words. We have to go acccording to the rules of the House. He has to direct his question to a certain Ministry. He can't put in general questions.

Syed Iqbal Haider: And, Sir, this report was published as long ago

as March 1993 in several newspapers, including "Dawn". I am confident that that report has never been contradicted by the Ministry of Information or by any other information set up and I will produce you the documents then it would be gross breach of privilege of this House. Because you are not playing with the words, Government of Pakistan.

جناب چیئرمین۔نہیں یہ دیکھیں ناں وہ یہ فرما رہے ہیں کہ آپ جب ایڈریس کرتے ہیں

to the Ministry of Information They will give you information which they possess.

سید اقبال حیدر۔اب میں آپ مجھے صرف اتنا guide کردیں کہ میں کس کو پھر ایڈریس کروں۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: We will look into that.

Mian Abdul Sattar Laleka: He should have the information that which Ministry paid this amount?

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے۔

Next question No.33 Iqbal Haider Sahib.

33. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that the Government had directed the Sindh Government in March 1993 to withdraw pending cases against 835 accused/absconders, if so, its details?

Ch. Shujaat Hussain: A report was called from Government of Sindh according to which the following is the position:

It is a fct that Government of Sindh had withdrawn 592 cases which were pending against 840 persons. The benefit was given as a gesture of goodwill to the occasion of Eid-ul-Fitr. The cases against 500 persons were withdrawn on the

orders of the Prime Minister of Pakistan whereas cases against 340 persons on the orders of the Chief Minister, Sindh. These cases were not of heinous nature but were minor of fences and were withdrawn with the consultation of Headquarters 5 Corps Karachi.

Syed Iqbal Haider: May I ask the worthy Minister for Interior to disclose the nature and charges of the cases they admit to have been withdrawn that is my No. 1. Connected there with, Sir, this is a matter of provincial government. Why did the Government of Pakistan interfere in those cases? What was the justification that has not been given? Thirdly Sir, if the nature of cases was so trivial or small that 592 cases have been withdrawn under the orders sof the Federal Government from the province of Sindh. Then what was the need for withdrawing, they could have been disposed of or dismissed because they are trivial, they say, very small minor nature cases.

اگر کل کو traffic offences کے کیسز میں بھی گورنمنٹ آف پاکستان اپنا وقت ضائع کرتی ہے کہ جناب ہوم ڈیپارٹمنٹ سندھ you are advised to withdraw کیا یہ مضحکہ خیز situation نہیں بنے گی؟ اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ تین باتوں کو واضح کردیں ایک تو یہ nature اور actual section کیا تھی جو cases withdaw کئے گئے ہیں؛ دوسرے گورنمنٹ آف پاکستان نے کیوں interfere کیا صوبائی معاملات میں؛

جناب چیئرمین۔جی وزیر داخلہ۔

چوہدری شجاعت حسین : جی جناب والا! بڑی تکلیف ہے ان کو گورنمنٹ آف پاکستان سے میں یہ کہوں گا کہ جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ یہ heinous قسم کے جرائم نہیں تھے ۔ یہ معمولی قسم کے جرائم تھے ۔ جس میں دفعہ 144 بھی آتی تھی۔ کئی جھگڑے وغیرہ کے بھی کیسز ہوں گے ۔ مختلف قسم کے کیسز تھے ۔ یہ عیدالفطر کے موقع پر یہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔ کہ حکومتیں جو ہیں وہ اس طرح کے gesture دیا کرتی

ہے اور دوسرا یہ ہے کہ کافی دیر سے یہ کیسز کورٹ میں پڑے ہوئے تھے۔ لوگ اندر ہوئے ہوئے تھے ۔ کوئی کسی جرم میں ، کوئی کسی جرم میں تو یہ حکومت نے فیصلہ کیا اور انہوں نے یہ طے کیا کہ یہ کیسز جو ہیں اس طرح کے withdraw کرلینے چاہیں ۔اور withdrawal سے پہلے انہوں نے وہاں پر پانچویں کور کے ہیڈکوارٹر میں کمانڈر ہیں ان کے ساتھ صلاح مشورہ کیا او ر اس کے بعد ہی یہ withdraw کئے گئے تھے ۔ جہاں تک اس کی نیچر کا بتایا گیا ہے تو اگر اس کی تمام کی تمام 835 cases کی ہی تفصیلات چاہتے ہیں تو یہ یا تو اس میں پہلے لکھ دیتے تو ظاہر ہے تفصیلات جاتیں لیکن اگر یہ fresh question کریں تب بھی ٹھیک ہے۔ اگر نہ بھی کریں تب بھی میں حاضر ہوں جناب کہ ان کو یہ معلومات مہیا کر دوں گا۔

سید اقبال حیدر۔کل بھیج دیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب میں چوہدری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ پانچویں کور سے پوچھ کر اور صلاح مشورہ کے بعد وہ چھوڑا گیا تو کیا ان میں کوئی سیاسی قیدی بھی تھے اور وہ تھے تو ان کی political affiliations کیا تھیں؟

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں جناب اس میں سیاسی قیدی کوئی نہیں ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ اسی قسم کے جرائم تھے جو لکھا گیا ہے کہ معمولی نوعیت کے یا دفعہ 144 ---

جناب چیئرمین۔جی بہرہ ور سعید صاحب ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔جناب میں یہ پوچھوں گا کہ ان سارے کیسز میں پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ کے دوران کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے تھے اور کتنے اس گورنمنٹ کے دوران؟

چوہدری شجاعت حسین ۔جناب یہ تفصیل بھی اقبال حیدر صاحب کے جواب کے ساتھ بھیج دیں گے۔

Syed Abdullah Shah: I would like to know under what law?

As the power to order withdrawal of cases in a Province, No.1. No.2, the

honourable Minister says that they were offences of minor nature , then why they were consulting Headquarter 5 Corps? Because, I think, Army interferes only when there is case of terrorism or some serious nature. So, I presume that these offences were serious in nature. Honourable Minister should state the law under which the Prime Minister gets the power to order withdrawal and and why the Army was consulted, if the cases were of minor nature?

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین ۔جناب والا! اس کی اس کی بھی تفصیلات میں بھیجوا دوں گا ۔ لیکن پرائم منسٹر ہاؤس سے recommend کرسکتے ہیں ۔وہ کہہ سکتے ہیں اور کہہ بھی سکتے ہیں ۔ قانون بھی ہے پرائم منسٹر کے پاس ۔

سید عبداللہ شاہ ۔ نہیں بتائیں ناں آپ ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔جناب والا سپریم کورٹ کے حکم کے بعد پرائم منسٹر کے پاس ایسی ایسی پاورز ہیں جو کسی کے پاس پاورز نہیں رہی یہ پاورز کی بات کرتے ہیں۔

سید عبداللہ شاہ ۔آپ بتائے ناں مجھے پاور 'بتائیں ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔یہ چاہیے کہ جس طرح نیشنل اسمبلی میں بھی لگا ہے یہ بھی فیصلے پڑیں اور اس کے بعد بات کیا کریں کہ پرائم منسٹر کے پاس کونسی پاورز ہیں اور کون سی پاورز نہیں ہیں ۔ یہ تو بالکل معمولی سی بات ہے ۔ دفعہ 144 کی مثال ان کے پاس پاور نہیں ہے ۔ بہرحال جو انفارمیشن چاہیے ان کی آپ بات کریں ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال انہوں نے جواب دے دیا

Whether you accept or not, this is the answer.

Syed Abdullah Shah: Sir, he is refusing to answer. I am saying under what law the Prime Minister has the power to withdrawal.

جناب چیئرمین۔ کیا کریں آپ بتائیں ناں You may accept the answer or not

Syed Abdullah Shah: Sir, this is breach of our privilege. Then there is no need of putting question. If they can't answer, they refuse to answer then what is the use of this exercise?

Mr. Chairman: See, please. They give answer. The answer could be right, wrong, satisfactory, not satisfactory, that is for you and people to judge.

Syed Abdullah Shah: And then, Sir, I said that this offence must be serious that is why they consulted the Army.

جناب چیئرمین۔ وہ دوسرا کہہ رہے ہیں جی کہ یہ ضرور serious ہوں گے ۔ کیونکہ عام طور پر آرمی کو serious cases میں involve کیا جاتا ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین جناب والا! یہ سندھ گورنمنٹ کے عزیزالرحمن صاحب ہیں جو ڈپٹی چیف ہیں لاء ڈیپارٹمنٹ کے انہوں نے یہ لیٹر بھیجا ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ withdraw کرنے سے پہلے یہ consultation ہوئی ہیڈکوارٹر کور کراچی سے ۔ تو یہ صوبائی حکومت ہی بتا سکتی ہے کہ کیوں انہوں نے وہاں سے مشورہ لیا۔ ہم نے تو ان سے کوئی مشورہ نہیں لیا۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔ جی اعجاز علی خان جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب چیئرمین میں اس بات کو اس فلور پر چیلنج کرتا ہوں ، منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کو کہ یہ جو کیسز چھوڑے گئے ہیں اگر آپ سینٹ کمیٹی فارم کریں اور جاکر اس کی probe کرے وہاں پر political prisoners تھے اور بڑے heinous crimes میں involved تھے ۔ اسی طرح سے وہاں آرمی کے ساتھ------

جناب چیئرمین۔ کمیٹی فارم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ، کمیٹی خود ٹیک اپ کرسکتی ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔یہ facts کو بالکل یہاں نہیں رکھا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ کمیٹی کو اختیار ہے وہ از خود بھی اس کو investigate کرسکتی ہے جو داخلہ کمیٹی ----

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔تو پھر کمیٹی کے حوالے کریں اس کو ۔

جناب چیئرمین۔نہیں خود بخود بھی لے سکتی ہے حوالے کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس میں معاملہ جو ہوتا ہے ----

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ہم پھر approach کرتے ہیں جی کمیٹی کو ۔

جناب چیئرمین۔جی ہاں بالکل ' جی جناب اقبال حیدر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

سید اقبال حیدر۔ کہ محترم وزیر داخلہ نے آج یہ بیان دیا ہے کہ اب جو حکومت چل رہی ہے وہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے تمام تر اختیارات دے رہی ہے ۔ اور آئین اور قانون کا اس حکومت سے کوئی تعلق نہیں ۔

جناب چیئرمین۔یہ انہوں نے کہا ہے؛ جی جناب بہرہ ورسعید صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ۔جناب عام فہم آدمی' تھوڑا سا قانون جاننے والا آدمی ان کے اس بیان سے یہ سمجھ چکا ہے کہ وزیر اعظم اب مکمل طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر آئین کے مطابق ساری کارروائی کریں گے تاکہ کسی کو کوئی انگشت نمائی کرنے کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔ہاں جی ' شکریہ جی اگلا سوال نمبر 34 ۔

34. *Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) total T.V. time consumed by Mr. Zahid Sarfraz for his press conferences, interviews etc. during the months of April and May 1993; and

(b) commercial value of the time consumed?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) Not in April, 1993, but 307 minutes and 56 seconds of PTV time were consumed by Mr. Zahid Sarfraz for the purpose in May, 1993.

(b) Rs.7,539,840.

خواجہ محمد آصف۔ جناب میاں زاہد سرفراز صاحب نے مئی کے مہینے میں تقریباً انفارمیشن کے وزیر کے مطابق '75 لاکھ روپیہ consume کیا ' سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق وہ جو غیرقانونی حکومت تھی 38 دن کی' اس کے جو action in public interest تھے ان کو تو انہوں نے protection provide کی ہے --

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔جی آپ سوال پوچھیں تمہید حیلے باندھ رہے ہیں ۔

خواجہ محمد آصف۔حافظ صاحب سے پہلے پوچھ لیں ۔ تو یہ پیسے جو ہیں کیونکہ یہ تو public interest میں تو کوئی بات نہیں تھی جو میاں زاہد سرفراز صاحب بات کر رہے تھے۔ یہ مجھے بتائیں کہ کیا 75 لاکھ روپیہ recover کیا گیا ہے یا ابھی تک نہیں کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر صاحب ۔

میاں عبدالستار لالیکا۔یہ تو ان 40 دنوں کے اندر ان 60 حضرات کی جو کارروائیاں ہیں ان کی فہرست تو میرے پاس بڑی طویل ہے ۔ یہ تو انہوں نے ایک زاہد سرفراز صاحب کے متعلق پوچھا ہے ۔ یہاں میرے پاس ایک طویل لسٹ ہے ۔ جس میں پرائم ٹائم جو ٹیلیویژن کا ' پروگراموں کو آگے پیچھے کرکے اور جس میں کمرشل ویلیو جو اس ٹائم کی ہے تقریباً ڈھائی ہزار روپے فی منٹ ہے ۔ اس کے اندر ایک طویل لسٹ ہے صاحبان کی جن میں مولانا طاہر القادری ' مولانا کوثر نیازی سے لے کر پتہ نہیں کہاں کہاں تک پہنچے ہوئے ہیں لوگ ۔ یہ تو کروڑوں روپے کا معاملہ ہے۔ بہرحال خواجہ صاحب نے یہ نکتہ اٹھایا ہے' اس پر ہم legal opinion حاصل کر لیتے ہیں۔

And if the law permits, we will definitely recover this one.

جناب چیئرمین۔جی جناب جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب چیئرمین میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بڑی طویل لسٹ ان کے پاس ہے ان 38 دنوں کی ۔ تو کیا اس قوم کو بتائیں گے کہ جنرل ضیاء الحق صاحب کے سال کی لسٹ بھی کوئی ہے جس میں ٹی وی کے اوپر، وائٹ پیپر کے اوپر کتنے لوگ لائے گئے پیپلز پارٹی کے خلاف۔ اس کے علاوہ باقی سیاسی پارٹیوں اور سیاسی لیڈرشپ کو بدنام کرنے کے لئے کتنا ٹائم خرچ کیا گیا ٹی وی کے اوپر۔ ڈکٹیٹر کے دفنانے پر کتنی ٹی وی چلائی گئی۔ یہ ساری تفصیل لے آئیں ہاؤس میں، تو ہم بڑی خوشی سے خوش آمدید کہیں گے۔ اس طرف جو چہرے بیٹھے ہیں بڑے خوبصورت ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی باقی activities کیا ہیں؟

جناب چیئرمین۔جی جناب لالیکا صاحب ۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ سر جتوئی صاحب نے بڑے جوش میں بات کی ۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں ضیاء الحق کی regime کا بالکل بھی حصہ نہیں تھا البتہ اس دور کی کارروائیاں ان کے بڑے بھائی لیاقت علی جتوئی ، جو ممبر مجلس شوریٰ تھے ، اگر وہ مجھے دے دیں تو اس پر میں کچھ کارروائی کروں ۔

خواجہ محمد آصف۔میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کروں گا۔ یہ گھر میں بانٹی ہوئی چیز ہے۔ ایک بھائی مخالفت کرتا ہے ایک موافقت کرتا ہے۔ یہ ڈرامے جو ہیں سندھ میں عام لگے ہوئے ہیں ۔ یہ بندر بانٹ جو ہے انہوں نے گھر میں کی ہوتی ہے۔ یہ ایک بھائی مخالفت کرلیتا ہے ایک موافقت کرلیتا ہے۔ یہ سارے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔آپ سوال تو پوچھیں ناں ۔

خواجہ محمد آصف۔میں ان سے کہوں گا کہ حکومت کو فوری طور پر یہ کارروائی کرنی چاہیے تھی ۔ پہلے ہی انہوں نے بہت delay کیا ہوا ہے یہ سارے بہروپئیے جو ٹیلیوژن پر آتے تھے ، ان سب سے recover کیا جائے ۔ پیسہ اور قوم کا خزانہ جو لٹایا گیا ہے اور پیسے کا ضیاع ، وقت کا ضیاع ، لوگوں کو ٹارچر کیا گیا ہے ، لوگوں کو گھروں میں ان کے ٹیلیوژن سکرین

کے ذریعے تکلیفیں پہنچائی گئیں، اس ساری چیز پر حکومت کو فوری اقدامات کرنے چاہییں۔

میاں عبدالستار لالیکا: ہماری حکومت، وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت، قانون کی بالادستی پر پورا یقین رکھتی ہے، اس لئے ہم یعنی پاکستان مسلم لیگ کی حکومت بغیر قانونی رائے حاصل کئے ہوئے کوئی غیر قانونی کام نہیں کرے گی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب اعجاز علی جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے فرمایا مجلس شوریٰ کے چیئرمین خواجہ صاحب کے والد تھے۔ آٹھویں ترمیم بنانے والوں میں سے۔ جنرل ضیاء الحق کے منظور نظر۔ اس وقت جنرل ضیاء الحق کے جوتے پالش کرنے والوں میں سے بھی کچھ لوگ ایسے تھے جو آج یہاں کیبنٹ میں بیٹھے ہیں۔

میاں عبدالستار لالیکا: میں نے اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہا ہے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گنوائیں ناں۔ کتنے لوگ جنرل ضیاء الحق کے جوتے پالش کرتے تھے جو آج کیبنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم تو بات کرتے ہیں اس وقت کی۔ میں نام لینا شروع ہو جاؤں تو بہت سے چہرے مسخ ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب خواجہ محمد آصف صاحب۔ آخری ضمنی سوال۔

خواجہ محمد آصف : یہ سپریم کورٹ نے جو judgement judgement کے تحت صدر مملکت کا جو ایکشن 58(2) B کے تحت لیا گیا تھا وہ غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا کچھ پیسہ صدر مملکت سے بھی recover کرنا چاہیے کہ ان کے اس غیر قانونی ایکشن کی وجہ سے یہ سارا کچھ ہوا ہے۔ اس کے اوپر بھی قانونی مشورہ کیا جانا چاہیے۔

Mr. Chairman: I don't think I will allow this question.

نہیں دیکھیں، صرف ایک میں--- پھر بات بہت بگڑ جائے گی۔ اگلا سوال نمبر 35، خواجہ محمد آصف۔

35. *Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) total number of non-prohibited bore arms licences issued by Peoples Party Government during 1988-89-90;

(b) total number of non-prohibited bore arms licences issued during the tenure of interim Government in 1990;

(c) total number of non-prohibited bore arms licences issued during the tenure of IJI Government till 18th April 1993 including number of arms licences issued on recommendations of the President of Pakistan; and

(d) total number of non-prohibited bore arms licences issued during the period 18th April, 1993 to 26th May, 1993?

Ch. Shujaat Hussain: (a) During the period Ministry of Interior issued 71,114 NPB licences. Information in this regard is being collected from the Provincial Governments.

(b) 488 NPB licences were issued by teh M/o Interior during the tenure of interim Government in 1990.

(c) M/o Interior issued 1731 NPB licences during this period. Information from Provincial Governments is being collected in this regard. However, no licence has been issued on the recommendation of President of Pakistan.

(d) During the period M/o Interior issued 11 NPB licences.

خواجہ محمد آصف، اس سوال میں تھوڑا سا confusion ہوا ہے میں نے دراصل non- prohibited bore کا ' میری غلطی سے یا ٹائپنگ کی prohibited bore کا لکھا تھا - یہ غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں وزیر داخلہ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس ایک سوال

کے جو چار حصے ہیں' اگر اس میں ان کے پاس information available ہو prohibited bore کی تو میں وہ حاصل کرسکتا ہوں ۔ نہیں تو میں پھر اس کو re-frame کرکے سوال دوبارہ دے دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کو prohibited bore کی information چاہئے۔ جی وزیر داخلہ۔

چوہدری شجاعت حسین :جناب والا ! انہوں نے پچھلی ساری حکومتوں کے بارے میں پوچھا تھا ' تو اس سلسلے میں جب یہ سوال میرے پاس آیا تھا تو میں نے بھی یہ سوچا تھا کہ یہ انہوں نے prohibited bore کے متعلق ہی پوچھا ہوگا ۔ اس سلسلے میں پوری تفصیلات میرے پاس موجود ہیں ۔ صرف سالوں کی نہیں دنوں کی تفصیلات بھی میرے پاس موجود ہیں ۔

جناب والا! پیپلز پارٹی کی حکومت نے 600 دن حکومت کی تھی ۔ 600 دنوں میں انہوں نے 8350 لائسنس Prohibited bore کے جاری کئے ۔ جبکہ non- prohibited کے تو 71000 سے بھی اوپر چلے گئے ہیں ۔ جو آپ نے یہاں پر پڑھ لئے ہوں گے ۔ اسی طرح جو پچھلی حکومت یعنی آئی جے آئی کی حکومت جو تھی ' انہوں نے 1000 دن حکومت کی جس میں 152 Prohibited bore کے لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔ جتوئی صاحب کی گورنمنٹ 125 دن چلی تھی انہوں نے 425 لائسنس جاری کئے تھے۔ مزاری صاحب بمعہ پیپلز پارٹی کی حکومت 38 دن چلی تھی ۔ جن میں چھٹیاں نکال لیں تو پھر 20 بنتے ہیں۔ تو بیس دنوں میں بیس لائسنس انہوں نے ایشو کئے ہیں ۔ کیونکہ کچھ چھٹیاں آگئی تھیں۔ اگر ہر روز کا ایک لگا لیں تو بیس انہوں نے ایشو کئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب خواجہ محمد آصف صاحب ۔

خواجہ محمد آصف۔ یہ جو 152 لائسنس انہوں نے کہا ہے کہ آئی جے آئی کی حکومت کے 1000 دنوں میں 152 لائسنس ایشو ہوئے تھے میرے سوال کا پارٹ سی' جس میں پوچھاگیا ہے کہ صدر پاکستان کی recommendations پر کتنے لائسنس ایشو ہوئے تھے ۔ اگر وزیر موصوف کے پاس یہ انفارمیشن ہے تو بتا دیں؟

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا صدرپاکستان کا لائسنس ایشو کرنے کا یہ طریقہ تھا کہ وہ لوگوں کو permission دیتے تھے Prohibited bore بندوق خریدنے کی - وہ ہمارے پاس آتی تھی کہ آپ انہیں لائسنس ایشو کردیں - یہ ان کا ایک طریقہ کار ہے جو انہوں نے adopt کیا تھا - اس حساب سے کوئی انہوں نے 23 ایسے لائسنسز ہیں جو صدر صاحبکی اس طرح کی recommendations کے اوپر جاری کئے گئے -

جناب چیئرمین-جی جناب جتوئی صاحب -

جناب اعجاز علی خان جتوئی-میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان لائسنسوں میں سے ممبر آف پارلیمنٹ کو کتنے دیئے گئے ہیں اگر انفارمیشن ہے تو؟

جناب چیئرمین-جی ممبر آف پارلیمنٹ کی انفارمیشن ہے جی -

چوہدری شجاعت حسین : جی exact information تو نہیں ہے لیکن ان میں ممبر آف پارلیمنٹ بھی شامل ہیں - سینٹ اور قومی اسمبلی کے ممبر بھی شامل ہیں جن کو لائسنس ایشو کیا گیا ہے -

جناب چیئرمین-جی جناب جمالی صاحب - آپ پوچھ لیں آخری سوال-

جناب عبدالرحمن جمالی -میرا ایک اپنا ذاتی لائسنس تھا جس کی صدر صاحب نے permission دی تھی - وہ چوہدری صاحب کے پاس فائل بھی پڑی ہوئی ہے ' نہ اس کو آگے کرتے ہیں نہ اس کو پیچھے کرتے ہیں ذرا بتا دیں ؟

خواجہ محمد آصف: ان سے صرف یہ پوچھ لیں کہ انہوں نے صدر صاحب سے کب approve کروائی تھی -

جناب عبدالرحمن جمالی -ایک میرا تھا ایک طارق مگسی صاحب کا تھا - جس کی صدر صاحب نے خود permission دی تھی - اور یہ اب کرتے نہیں ہیں-

خواجہ محمد آصف: ان سے یہ پوچھیں کہ یہ کن دنوں کی بات ہے ؟

جناب چیئرمین-چوہدری صاحب کی فائل نہ آگے ہو رہی ہے نہ پیچھے ہورہی ہے-

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ایک آخری چھوٹا سا سوال ہے ۔

جناب چیئرمین۔نہیں نہیں' اب پانچ ہوگئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر36 فضل آغا صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ایک آخری سوال ہے جناب بہت چھوٹا سا ۔

جناب چیئرمین۔نہیں نہیں ۔ قانون اب apply ہوگا ۔ ابھی آپ نے کہا ہے کہ آپ کی حکومت قانون کے مطابق چلے گی ۔

جناب عبدالرحمن جمالی ۔یہ جواب تو دے دیں نا۔

جناب چیئرمین۔جی جناب منسٹر صاحب جمالی صاحب کا کوئی معاملہ ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین :میں لوگوں کی لسٹ پڑھ رہا تھا اس لئے تاکہ دیکھ سکوں کہ ہے ان کا نام کہ نہیں ۔

جناب چیئرمین۔اچھا اس میں جمالی صاحب کا نام؟

چوہدری شجاعت حسین :مجھے یہ پڑھ لینے دیں ناں جی ۔

جناب چیئرمین۔پڑھ لیں ۔ پڑھ لیں ۔

In the meantime, we go to the next question which is No.36 Fazal Agha Sahib.

36 . *Syed Muhamamd Fazal Agha: (On his behalf): Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the Radio station-wise generation of funds during the last three years?

Mian Abdul Sattar Laleka: The requisite information is as under:

(The figures given are in rupees)

	1989-90	1990-91	1991-92
Peshawar	29,74,823	35,88,340	40,36,400
Islamabad-Rawalpindi	1,82,31,651	88,55,143	97,72,526
Lahore	1,23,20,160	93,04,520	79,88,060
Multan	44,40,258	45,14,596	41,21,499
Hyderabad	35,89,596	33,99,492	33,56,885
Quetta	20,55,853	11,61,703	12,10,956
Karachi	85,83,394	58,97,192	79,03,080
Bahawalpur	15,78,972	14,43,139	13,38,425
D.I. Khan	8,49,502	9,33,717	9,56,018
Faisalabad	6,74,847	15,27,533	9,98,507
Khairpur	14,44,212	14,92,553	14,23,404
Skardu	3,34,350	4,17,934	3,61,162
Turbat	2,65,346	4,49,613	4,03,652
Gilgit	—	4,43,375	3,93,030
Muzaffarabad	—	10,01,354	8,92,283
Khuzdar	—	4,51,814	3,93,030
Abbottabad	—	62,990	53,112
Sibi	—	34,370	31,867
Total:	5,73,42,964	4,49,79,378	4,56,33,896

Mr.Chairman: Any supplementary question?

(Pause)

Mr.Chairman: No supplementary question.

Next No.37, Behrawar Saeed Sahib.

37. *Akunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the nature and number of projects under the Narcotics programme in Panjkora village of the District of Dir;

(b) the projects so far completed, the on-going proejcts and the and the proposed projects in the same village i.e. Panjkora village and their details;

(c) the expenditure so far incurred on the projects mentioned above in the said village;

(d) the alternate arrangements for the people of Panjkora village who poppy crops have been destroyed so far; and

(e) how much funds have been earmarked for the projects in the said valley?

Rana Chandar Singh: (a) The requisite information is given below:-

Nature of Projects		No. of Projects
(i)	Irrigation	32
(ii)	C & W Deptt.	06
(iii)	Animal Husbandry	01
(iv)	Forest.	01
(v)	Drinking Water supply	08
(vi)	Aricultural Engg.	40
	Total:	88

(b) The requisite information is as under:-

No. of Schemes completed	No. of shemes on-going progress	No. of schemes propose in
69	5	14

(c) Rs. 20,978,309.

(d) The development scheme in Panjkora valley have been planed for raising standard of living of people of the area. The activities carried out in green sector aim at increasing the production of their existing crops. Besides the normal orchards of citrus, Olive, Tea, Peaches, Pears, Walnut have been established in the Valley to boost the production of these commodities.

(e) Rs.39,643,579.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔ میں جناب عرض یہ کروں گا کہ اس سوال میں میں نے valley لکھا ہے اور انہوں نے valley سے village بنایا ہے آخر میں جاکہ ایک جگہ valley لکھا ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں وزیر صاحب سے کہ یہ جو facts & figures دیئے ہیں یہ آیا پنجگورا valley کے متعلق ہے یا پنجگورا village کے متعلق ہے ؟

رانا چندر سنگھ ۔ valley کے متعلق ہے ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔ شکریہ جی ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب یہ جمالی صاحب کا آپ کہہ رہے تھے انفارمیشن مل گئی ہے تو دے دیں ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں ابھی کوشش کررہا تھا کہ دوسری لسٹ سے دیکھوں مزاری صاحب کے دور میں کیونکہ یہ اس وقت وزیر تھے شاید اس دوران میں انہوں نے issue کرالیا ہو ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحمن جمالی ۔ مزاری صاحب کے دور میں بالکل ہم نے نہیں کرایا ۔ یہ خواہ مخواہ جان بوجھ کر ایسی بات کررہے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین : وہ آپ نے نہیں کرایا میں کہہ رہا ہوں کہ شاید اس دوران ہو گیا ہو ۔

جناب چیئرمین۔ تو بہرحال ان کو دوبارہ آپ یہ دے دیں تو یہ اس کو دیکھ لیں گے ۔

جناب عبدالرحمن جمالی۔ یہ نہیں کر سکتے تو بتا دیں۔ مزاری صاحب کا کیا تعلق ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : آپ صدر صاحب کی طرف سے آتے ہیں ۔ ظاہر ہے جی

کہ ان کو روکا نہیں جاتا اور نہ ہی کسی کا روکا گیا ہے ۔ جتنے بھی صدر صاحب کی طرف سے آئے ہیں تمام لوگوں کو issue کردیئے گئے ہیں پتہ نہیں ان کے پاس کہاں ہے یہ اس کی فوٹو کاپی دیں تو ہم اس کو دیکھ لیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ اگلا سوال نمبر 38 بہرہ ور سعید صاحب ۔

38. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state the number of poppy growers killed, injured and arrested in the areas of operations for the destruction of poppy in the District of Dir indicating also the compensation paid to such persons or their successors or heirs during the last five years?

Rana Chandar Singh: No poppy gorwer was killed, injured or arrested during operatioins sfor the destgruction of poppy crop in Dir District. However, four persons were injured during the enforcement operations, out of whom two were personnel of Frontier Constabulary, one was levy man and one was poppy grower of Adinzai Tehsil. No compesnation was paid to any person in such cases.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید ۔ جناب والا میں یہ پوچھوں گا کہ Adenzai میں جو آپریشن ہوا اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ چار زخمی ہوئے یہ غلط ہے ۔ اس میں دو بندے مارے گئے تھے۔ فصل جبراً کاٹی گئی تھی اور ابھی تک کوئی compensation نہیں دی گئی ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ compensation بھی نہیں دی گئی اور جو مارے گئے تھے ان کے نام بھی نہیں دیئے گئے۔

رانا چندر سنگھ ۔ جناب والا! اس میں میں نے لکھا ہے کہ چار آدمی زخمی ہوئے تھے اور جہاں تک سوال ہے کہ دو آدمی مارے گئے آج صبح مجھے صوبائی حکومت سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ایک سعید اکبر نامی آدمی مارا گیا تھا۔ لیکن وہ اس آپریشن کے ذریعے نہیں

وہ دشمنی سے مارا گیا تھا اورتفتیش جاری ہے۔ اگر ممبر صاحب کے پاس کوئی ایسا ٹھوس ثبوت ہے تو وہ مہربانی کریں میں اس کی انکوائری کروا سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ میں ثبوت پیش کروں گا اس شرط کے ساتھ کہ وزیر صاحب وعدہ کریں کہ ان کی (مرحوم) کی جو فیملی ہے ان کو compensation دی جائے ۔

رانا چندر سنگھ ۔ جناب والا! اگر یہ ثابت ہوگیا کہ ان کو غلطی سے مارا گیا ہے تو ضرور compensation دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین۔ اگلا سوال نمبر ۲۹ بہرہ ور سعید۔ ۔ جی ابراہیم خان صاحب آپ ۲۸ پر پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ آپریشن ہوتا ہے enforcement کا اور وہ جو فصل تلف ہو جاتی ہے کیا اس کا بھی کوئی معاوضہ دیا جاتا ہے کسی صورت میں؟

رانا چندر سنگھ۔ جناب والا! یہ آپریشن جو ہے اصل میں یہ وہ ایریا ہے جو کہ enforcement area کہا جاتا ہے اور اس ایریا میں ان زمینداروں کو علم ہے کہ یہاں پوست کی کاشت نہیں ہوگی اور یہ ۸۰ سے شروع ہے ۔ اب چند لوگ ایسے ہیں کہ وہ باوجود انکار کے وہ وہاں پوست کی کاشت کرلیتے ہیں ۔ اس لئے وہ انتظامیہ پر جب ثابت ہو جاتی ہے تو وہ پھر اس کو ضائع کرتے ہیں اور اس میں وہ لڑ پڑتے ہیں۔ لڑ پڑتے ہیں تو گولی چل جاتی ہے ۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ So no compensation is made آخری سوال۔ بہرہ ورسعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔ میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو

ایریا یہ فرماتے ہیں کہ وہ enforcement area ہے وہاں اس کی کاشت نہیں ہونی چاہیئے۔ ان کے جو وہاں پر پراجیکٹ منیجر ہے ان کو یہ اطلاع نہیں ہوتی کہ اس کی کاشت ہوتی ہے، اس وقت منع کریں جب یہ کاشت ہو جاتی ہے اور فصل بالکل وقت پر آجاتی ہے تو اس وقت یہ raid کرکے اس کو ضائع کردیتے ہیں اور اس کے بعد اس کا کوئی عوضانہ نہیں دیا جاتا ۔ کیا کوئی متبادل انتظام کرسکتے ہیں ان کے کھانے پینے کا، ان کے ذرائع معاش کا ؟ ان کے ذریعہ معاش کا ایک ہی ذریعہ یہ ہے۔ اگر آپ اس کو ختم کرتے ہیں تو کوئی alternate arrangement کرنے کی بھی آپ guarantee دیتے ہیں؟

رانا چندر سنگھ ۔جناب والا یہ دو دفعہ آپ نے بند کیا اور میں نے ابھی فائل بند کیا پھر یہ شروع ہو جاتے ہیں، بہرحال عرض یہ ہے کہ یہ ایریا جو ہے سوال میں جواب دیا گیا ہے چار کروڑ کی رقم وہاں خرچ ہو چکی ہے ۸۸ پراجیکٹس مکمل ہو چکے ہیں اس پوری valley میں اور سارے لوگوں کو معلوم ہے کہ یہاں کاشت نہیں ہوگی باوجود اس کے اگر کوئی شخص وہاں پوست کی کاشت کرتا ہے تو انتظامیہ، صوبائی حکومت یہ ایکشن لیتی ہے مرکزی حکومت وہاں کوئی ایکشن نہیں لیتی۔ اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے پراجیکٹس موجود ہیں جو کہ اس valley کے اندر ہوں گے۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔اگلا سوال ۳۹ بہرہ ورسعید صاحب۔

39. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Information and Broadcasting be plesed to state:

(a) - whethere there is any proposal under consideration of the Government for installation of a TV Booster in the District Dir, if so, when; and

(b) the alternate steps taken by the Gvoernment to show T.V. programmes to the people of said area till the installation of Booster?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) At present, there is no such proposal. However, the Government is considering installation of Video Playback facility there. The project will be established on the availability of requisite funds.

(b) Programmes of PTV-2 can be recieved in District Dir through Satellite dish antenna.

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔ ضمنی سوال۔ کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ اردگرد کے علاقوں میں یا اضلاع میں تو بوسٹر لگائے جاتے ہیں دیر کو کیوں deliberately ignore کیا جاتا ہے؟ کیا قصور ہے اس کا؟ اس لئے کہ میں اس کا باشندہ ہوں؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر اطلاعات صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا : بہرہ ورسعید صاحب تو تحریک پاکستان کے کارکن ہیں اور اس علاقے کی خوش بختی ہے کہ ان کا تعلق وہاں سے ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں بھی hilly terrain ہوتا ہے وہاں دو صورتیں ہوتی ہیں۔ یا تو "Off Air" ٹی وی سگنل وہاں پہنچ جائے یا پھر PTC یعنی کہ T&T کا micro wave link جو ہے وہ وہاں پہنچ جائے۔ اب یہ hills کی وجہ سے کچھ ایسا ہے کہ دیر میں یہ دونوں links ہمارے پاس موجود نہیں ہیں

So, we have planned a video play back centre there and Insha Allah as soon as we get the funds we will start it. We have approved it.

ہم نے اس کے متعلق پوری تیاری کرلی ہے جب ہمیں funds available ہوں گے ہم کردیں گے۔

جناب چیئرمین۔ کتنے funds چاہئیں؟ تاکہ یہ بندوبست کرلیں۔

میاں عبدالستار لالیکا :اس کے لئے تقریباً ہمیں ڈیڑھ کروڑ روپے چاہیئں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی (بہرہ ور سعید صاحب) ڈیڑھ کروڑ روپیہ کرلیں تو کام بن جائے گا۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔ضمنی سوال ۔ آپ نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ وہاں ڈش انٹینا سے یہ کام ہو سکتا ہے تو کیا آپ مہربانی کر کے ڈش انٹینا ان غریب لوگوں کو provide کردیں گے کیونکہ ہم تو afford نہیں کر سکتے۔

میاں عبدالستار لالیکا : وہ PTV-2 کی ہم نے بات کی ہے کہ وہ ڈش انٹینا سے cover ہو سکتا ہے اور اگر اخونزادہ صاحب اپنے ترقیاتی فنڈ میں چھوٹی سی رقم رکھ لیں تو کافی لوگوں کو ڈش انٹینا provide ہو جائے گا۔

اخونزادہ بہرہ ورسعید۔اس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس بڑے فنڈز ہوتے ہیں کیا لالیکا صاحب مہربانی کر کے اس میں سے کچھ حصہ نہیں دیں گے۔ اگر نہیں دیتے تو میرے ساتھ آپ شریک ہو جائیں کچھ میں دے دوں گا کچھ آپ ترقیاتی فنڈز سے دے دیں۔

میاں عبدالستار لالیکا : انشاء اللہ ۔

جناب چیئرمین۔انشاء اللہ ۔ جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah Shah: Sir, my question is that in the hilly areas they are having a problem for establishing a booster, will the honourable Minister consider giving a booster in Tharparkar because there are no hills or anyathing, it is just a plain.

جناب چیئرمین۔تھرپارکر میں وہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے ۔

Mian Abdul Sattar Laleka: There is a booster near Badin. We are trying to enhance its power and that will cover that area.

جناب چیئرمین۔جناب ابراہیم صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ جناب عالی! منسٹر صاحب نے جو بھی بتایا اس سے ہم مطمئن نہیں ہیں وجہ یہ ہے کہ میں نے دو سال پہلے ان کے چیمبر میں ان کو ایک درخواست اسی طرح کی دی تھی بوسٹر کے لئے۔ جس پر منسٹری سے میرے پاس جو تحریری

جوابآیا۔ وہ یہ تھا کہ ہم زمین acquire کرنے کی کوشش کررہے ہیں Swana Mountain پر یہ وہ علاقہ ہے تیراہ --- کے ساتھ اورکزئی ایجنسی ، کرم ایجنسی ، شمالی وزیرستان کوہاٹ کا بڑا علاقہ جہاں کچھ بھی ٹی وی پر دکھائی نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بندوبست کر رہے ہیں زمین کی acquisition کریں گے اور بوسٹر لگا دیں گے لیکن اصل مسئلہ نہ زمین کا ہے نہ کسی اور apparatus کا ہے صرف مسئلہ فنانسز کا ہے ۔ کیا وزیر موصوف یہ بندوبست منسٹری آف فنانس سے کرادیں گے کہ وہاں بوسٹر لگ جائے سوانہ میں---

جناب چیئرمین ۔جی جناب لالیکا صاحب ۔

میاں عبدالستار لالیکا : گزارش یہ ہے کہ پہلے جتنے بھی non-viable بوسٹر لگتے تھے ان کو گورنمنٹ آف پاکستان فنڈ کرتی تھی پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ کے دوران یہ ہوا ہے کہ انہوں نے وہ جو non-viable کے فنڈز تھے ان کو کاٹ دیا اور یہ ہے کہ ٹیلی وژن کارپوریشن جو ہے وہ اپنے فنڈز سے یہ بوسٹر لگائے اور اب اس میں دو صورتیں ہیں یا تو ہم نے یہ بھی کروا لیا ہے کہ جو پارلیمنٹیرین جو اس علاقے کا ہے وہ ہمیں اپنے ترقیاتیفنڈز میں سے مہیا کرے Or special funds are granted by the Federal Government تو پھر ہم وہ کام شروع کردیں گے then we shall start the work. ہماری تھوڑی سی مالی مشکلات ہیں اور انشاء اللہ ہماری کوشش یہ کہ ہم اس ملک کی سو فیصد آبادی کو پی ٹی وی سے cover کریں۔

Mr. Chairman: No more question. Next No. 40, Dr. Rehan Sahib.

40. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Interior be pleased to state the time by whcih the office accommodation for Passport and Registration offices will be constructed at Peshawar?

Ch. Shujaat Hussain: The cosntruction of office buildings for Passport and Registration at Peshawar could not be undertaken due to resource constraints. As soon as funds for the purpose become available construction of

the buildings will be undertaken.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں اپنے محترم وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ پچھلے تین چار مہینے میں پشاور میں پاسپورٹ آفس کی کتنی جگہیں تبدیل کی گئی ہیں؟ یہ میرا پہلا سوال ہے۔ دوسرا یہ ہے اگر دو تین بار پچھلے تین مہینے میں پاسپورٹ کا دفتر تبدیل کیا گیا ہے تو اس کی مشتہری کیوں نہیں ہوتی اخبارات میں؟

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین :معاف کرنا جناب وہ سوال دہرا دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین۔جی جناب سوال دہرا دیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پچھلے تین چار مہینے کے دوران پشاور میں پاسپورٹ آفس کی جگہ کو کتنی بار تبدیل کیا گیا؟ یہ پہلا سوال ہے؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ پاسپورٹ آفس کی بلڈنگ تبدیل کتنی بار کی گئی ہے پشاور میں۔

چوہدری شجاعت حسین :جناب والا! سوال تھا نئی بلڈنگ بنانے کے سلسلے میں کہ نئی بلڈنگ کیوں نہیں بن رہی؟ تو جو سوال انہوں نے کیا ہے اس کا جواب ظاہر ہے۔ کیونکہ نیا سوال ہے فریش نوٹس دے دیں تاکہ پتہ چل جائے کہ کتنی دفعہ تبدیل کی گئی ہے؟ تبدیلی کی بات نہیں کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔فریش نوٹس۔ بشیر مٹہ صاحب سپلیمنٹری۔

Mr. Bashir Ahmad Matta: My question is, when the Government proposes to provide the funds? What plans they have to provide funds for building this Passport Office? If there is any constraints, how are they trying to remove that?

جناب چیئرمین۔ وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! ہماری تو خواہش ہے کہ جلد از جلد فنانس ڈویژن فنڈز مہیا کر دے۔ تا کہ یہ جو دفاتر ہیں ان کو مکمل کیا جا سکے یا بنایا جا سکے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب بہرہ ورسعید صاحب آخری سوال اب ٹائم نہیں ہے ۔

جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ جو پاسپورٹ حاصل کرنے کا جو طریقہ کار بنایا گیا ہے ۔ اس میں سکول کا سرٹیفکیٹ یا اور کوئی سرٹیفکیٹ ضروری ہوتا ہے۔ میرے علاقے میں ایک فیصد بھی تعلیم نہیں ہے۔ دو فیصد بھیتعلیم نہیں ہے۔ بلکہ کسی وقت میں اکیلا ہی واحد گریجویٹ تھا وہاں سے۔ تو جناب عرض یہ کر رہا ہوں کہ اس پر آپ نظرثانی کر کے اس کو میڈیکل سرٹیفکیٹ تک اجازت دے دیں۔ تا کہ وہاں سے کارڈ بن سکے اور اگر یہ نہیں ہوا تو پھر پاسپورٹ بھی نہیں بنے گا اور شناختی کارڈ بھی نہیں بنے گا۔

جناب چیئرمین۔جی جناب چوہدری شجاعت صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! ان کے علاقے میں لوگوں کو کسی طرح کی تکلیف ہے اس کا میں ان سے پوچھ لوں گا ۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اچھی تجویز پر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔جی جناب مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب یہ وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ رجسٹریشن کے بارے میں مختلف نئے اضلاع بنے ہیں وہاں دفتر نہیں کھل رہے ہیں رجسٹریشن کے بالخصوص ضلع زیارت کے بارے میں معلومات درکار ہیں کہ یہ آپ وہاں کب کھولیں گے وہاں دفتر کب کام کرنا شروع کرے گا۔

جناب چیئرمین۔ کہہ رہے ہیں کہ وہاں دفتر نہیں کھلا۔

چوہدری شجاعت حسین :ہماری تو خواہش ہے کہ ضلع کے ساتھ ساتھ تحصیل میں بھی دفتر کھولے جائیں لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کھولے جارہے ۔ بہرحال ہر جگہ قائم ہونا چاہیے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں جناب والا یہ بتائیں کہ دفتر کب تک کام شروع کردے گا؟

جناب چیئرمین۔ کہہ رہے ہیں کہ کب تک کام شروع کردے گا؟

چوہدری شجاعت حسین: کھلنے کے بعد کام شروع کردے گا۔

Mr. Chairman: Next Fazal Agha Sahib, No. 41, supplementary question.

41. *Dr. Muhammd Rehan (on his behalf): Will the Minister for Interior be pleased to state the time when Qila Bala Hisar Peshawar will be vacated by the Frontier Corps and handed over to the Ministry of Culture?

Ch. Shujaat Hussain: Due to non-availability of altrenate accommodation for Frontier Corps, NWFP, the vacation of Qila Bala Hisar, Peshawar is not possible.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب! کیا ہمارے محترم وزیر صاحب کو یہ معلوم ہے کہ پشاور میں قلعہ بالاحصار اتنا ہی اہمیت رکھتا ہے پشاور کے لئے جتنا لاہور کا شاہی قلعہ اور پشاور کے شہریوں کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا visit کریں اور ٹورسٹ بھی آجاتے ہیں ابھی تک اس پر فرنٹیئر کور نے قبضہ رکھا ہوا ہے۔ تو یہ زیادتی یا ناانصافی کب ختم ہو جائے گی؟

جناب چیئرمین۔جی جناب چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس سلسلے میں زمین تو acquire کرلی گئی ہے حیات آباد پشاور میں۔ لیکن اس پر تعمیر کے لئے ہم نے دوبارہ فنانس ڈویژن کو لکھا ہوا ہے۔ اور اگلے مالی سال میں اگر گنجائش ہوئی اور وہ فنڈز مہیا کریں تو ہم اپنا ہیڈکوارٹر شفٹ کرلیں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی سپلیمنٹری۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا! کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ اس قلعے میں جو خاص سیلز ہیں اس میں بالکل تاریکی ہے نہ ہوا کا انتظام ہے نہ کچھ ہے وہ کب abolish کئے جائیں گے یا بند کئے جائیں گے؟

جناب چیئرمین۔خاص کیا ہے جی؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔خاص سیلز ہیں' ٹارچر سیلز۔

جناب چیئرمین۔سیلز ہیں ۔ جی جناب چوہدری شجاعت صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا وہ اس قلعہ کی بات نہیں کررہے شاید یہ غلطی کررہے ہیں یہ فرنیٹر کور نے وہاں پر -----

جناب چیئرمین۔بالاحصار کا جو پشاور میں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین :نہیں یہ دوسرے قلعہ کی بات کررہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ شاہی قلعہ کی بات کر رہے ہیں ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔میں جناب بالا حصار کا ہی ذکرکر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔کہتے ہیں کہ بالا حصار میں بھی سیلز ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔میں بالا حصار کا ہی ذکر کر رہا ہوں اس میں نیشنل پارٹی والے کافی دیر آرام کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی بالا حصار کا ہی ذکر کر رہے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین :نہیں جی بالاحصار میں تو اس وقت فرنیٹرکور کا ہیڈکوارٹر ہے وہاں پر سیل کیسے ہو سکتا ہے ۔ یا یہ دلائی کیمپ کی بات کررہے ہیں۔؟

جناب چیئرمین۔بہرحال وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین :آپ کہیں دلائی کیمپ کی بات تو نہیں کر رہے ہیں؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔نہیں جی نہیں ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: We come to the end of the Question Hour.

+42 . * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Information and Broadcasting, its subordiante offices, attached departments and Corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mian Abdul Sattar Lalcka: Thirty-seven (37) persons have been employed since January, 1992 in Grade 16 and below in the Ministry, Press Information Department and Directorate of Films and Publications.

Province-wise break-up is, as under:—

Grade	No. of persons employed	Province-wise break-up
Ministry of Information and Broadcasting		
10	1	1 Punjab
7	1	1 Sind (U)
5	3	1 Northern Area 1 Balochisten 1 Punjab
1	12	9 Punjab 2 NWFP. 1 A.K.
Press Information Department		
15	1	1 Sind (R)
13	3	1 Merit 1 Punjab 1 Sind (U)
12	3	2 Sind (R) 1 NWFP
7	3	1 Merit 2 Punjab
4	6	5 Punjab 1 Balochistan
3	2	1 Merit 1 Punjab
Directorate of Films and Publications		
11	1	1 Balochistan
1	1	1 Punjab

Province-wise break-up is, as under:

Grade	No. of persons employed	Province-wise break-up
Ministry of Information and Broadcasting		
10	1	1 Punjab
7	1	1 Sind (U)
5	3	1 Northern Area 1 Balochistan 1 Punjab
1	12	9 Punjab 2 NWFP. 1 A.K.
Press Information Department		
15	1	1 Sind (R)
13	3	1 Merit 1 Punjab 1 Sind (U)
12	3	2 Sind (R) 1 NWFP
7	3	1 Merit 2 Punjab
4	6	5 Punjab 1 Balochistan
3	2	1 Merit 1 Punjab
Directorate of Films and Publications		
11	1	1 Balochistan
1	1	1 Punjab

43. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Defence Production be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Defence Production, its subordinate offices, attached departments and Corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mr. Ellahi Bux Soomro: The requisite information is Annexed.

Annexure

PROVINCE-WISE BREAK-UP OF PERSONS EMPLOYED IN G-16 AND BELOW IN DEFENCE PRODUCTION DIVISION ITS SUBORDINATE OFFICES, ATTACHED DEPTTS AND CORPORATIONS, SINCE JANUARY, 1992.

		No. of persons recruited since 1st January, 1992 (Grade-wise and Province-wise)								
S. No.	BPS	Punjab	Sind (U) (A)	Sind (R) (B)	Sind (Total) (A+B)	NWFP	Balochistan	NA/ FATA	Azad Kashmir	Total (Grade-wise)
1.	1	(Regional/Provincial quota is not applicable)								370
2.	2									65
3.	3	110	10	2	12	63	—	4	1	190
4.	4	51	12	5	17	11	2	3	3	87
5.	5	263	35	21	56	60	1	19	10	409
6.	6	27	4	3	7	10	—	—	—	44
7.	7	99	14	9	23	28	1	20	2	173
8.	8	9	—	1	1	2	—	—	—	12
9.	9	10	1	2	3	3	—	—	—	16
10.	10	29	7	6	13	11	—	2	—	55
11.	11	24	4	8	12	10	1	6	—	53
12.	12	164	26	24	50	54	2	15	5	290
13.	13	5	—	—	—	3	—	2	1	11
14.	14	45	2	3	5	22	—	1	—	73
15.	15	10	—	2	2	7	—	1	—	20
16.	16	2	2	2	4	2	1	2	—	11
	Total:	848	117	88	205	286	8	75	22	1,879

44. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Information and Broadcating be pleased to state the names of General Managers incharge of T.V. Stations in the Pakistan television Corporation belonging to Balochistan Province?

Mian Abdul Sattar Laleka: Mr. Mustafa Kamal Mandokhel is officiating as General Manager at Quetta TV Centre.

45. * Syed Faseih Iqbal: Will the Minster for Defence be pleased to state the number of Senior Officers, District Managers, General Managers, Traffic Managers and Traffic Assistants belonging to Balochistan working in the PIA

Syed Ghous Ali Shah: The number of officers is given as under:-

Senior Officers (DMD)	1
District Managers	6
General Managers	0
Traffice Managers	No such designation in PIA
Traffic Assistants	27

46. * Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the names and province of domicile of the officers in B-17 and above working in the Maritime Security Agency; and

(b) the main functions of the aforesaid Agency?

Syed Ghous Ali Shah: (a) The names and domicile of the officers in B-17 and above working in Maritime Security Agency are as under:-

S. No.	P.No.	Rank/Name	Status	Domicile
1	2	3	4	5
1.	877	Cdre. M. Younus	B-20	A. K.
2.	1034	Capt. M. A. Khan	B-19	Punjab
3.	1303	Capt. M. U. Hussain	B-19	Punjab
4.	1068	Cdr. Zia Mehmood	B-19	Punjab
5.	1130	Cdr. M. I. Khan	B-19	NWFP
6.	1483	Cdr. Nayyar Iqbal	B-19	Punjab
7.	1932	Lt. Cdr. M. Bashir	B-18	Punjab
8.	PS 116671	Surg. Lt. Cdr. M. T. Saddique	B-18	Punjab
9.	2019	Lt. Cdr. N. U. Rehman	B-18	NWFP
10.	2086	Lt. Cdr. M. M. Hussain	B-18	Punjab
11.	3291	Lt. Cdr. Zafar Iqbal	B-18	Punjab
12.	2317	Lt. Cdr. S.S. Mufti	B-18	Punjab
13.	2709	Lt. Cdr. Shokat Ali	B-18	Punjab
14.	2161	Lt. Cdr. Haris Jawad	B-18	Punjab
15.	1975	Lt. Cdr. M. I. Bajwa	B-18	Punjab
16.	3524	Lt. Cdr. Abdul Ghafoor	B-18	Punjab
17.	2156	Lt. Cdr. M. Mohsan Mirza	B-18	A. K.
18.	2606	Lt. Cdr. M. M. Anwar	B-18	Punjab
19.	2190	Lt. Cdr. M. Iqbal	B-18	NWFP
20.	2333	Lt. Cdr. Zafar Abbas Khan	B-18	Punjab
21.	3531	Lt. Cdr. Zahid Hussain	B-18	Punjab
22.	3234	Lt. M. Abid Rana	B-17	Punjab
23.	4103	Lt. M. Imtiaz	B-17	Federal
24.	2912	Lt. Saleem Iqbal	B-17	Punjab
25.	2996	Lt. M. S. Tariq	B-17	Punjab
26.	3156	Lt. M. Ejaz Haq Khan	B-17	Punjab
27.	3211	Lt. Zafar Saeed	B-17	Punjab
28.	3651	Lt. M. J. Iqbal	B-17	Punjab
29.	3508	Lt. M. Ashraf Javed	B-17	Punjab
30.	2897	Lt. Pervez Akhtar	B-17	Sind (Karachi)
31.	3295	Lt. M. Yaseen	B-17	Punjab
32.	3463	Lt. M. Bashir	B-17	Punjab
33.	4318	Lt. Mola Madad	B-17	Sind (Karachi)
34.	2750	Lt. M. Ashraf Nadeem	B-17	Punjab
35.	2780	Lt. M. Safdar	B-17	Punjab
36.	3394	Lt. M.Shoaib	B-17	Punjab
37.	3482	Lt. B. A. Nasir	B-17	Punjab
38.	2847	Lt. N. Ahmed	B-17	Punjab
39.	2880	Lt. Kamran Zaheer	B-17	Punjab
40.	3273	Lt. Juniad Zia	B-17	Punjab
41.	3317	Lt. Tahir Mehmood	B-17	Punjab
42.	3314	Lt. Amir Mushtaque	B-17	Punjab
43.	3322	Lt. Sayed Uzair Ahmed	B-17	Punjab

1	2	3	4	5
44.	3405	Lt. S. M. Sadullah	B-17	Punjab
45.	3496	Lt. M. Saboor Zaman	B-17	Punjab
46.	4338	Lt. Nizam Ud Din	B-17	Sind (Karachi)
47.	3462	Lt. M.Khaliq Khan	B-17	NWFP
48.	3422	Lt. T. M. Khan	B-17	Punjab
49.	3177	Lt. M. Ilyas	B-17	Punjab
50.	4511	Lt. Balban Sabir	B-17	Sind (Karachi)
51.	3367	Lt. M. Azram	B-17	Punjab
52.	3392	Lt. Junaid Ali Bahadur	B-17	Punjab
53.	2947	Lt. Muhammad Abbass	B-17	Punjab
54.	4558.	S/Lt. M. Javed	B-17	Sind (Karachi)
55.	Civilian Officer	C. N. Bhatti	B-17	Punjab

(b) The main functions of MSA are------

1 Enforement of National and International Laws and agreements in Pakistan Maritime Zones.

2. Conservation and exploitation of Marine resources.

3. Providing protection to Pakistan Sea Faring Community.

4. Providing assistance to ships and personel in distress in EEZ and adjoining seas.

5. Enforcement of anti-pollution regulations/measures and building up capability to combat pollution in the Maritime Zones of Pakistan.

6. Providing assistance to Government agencies for the following:-

(1) Anti-smuggling and drug trafficking and prevention of illegal migration/immigration through the seas.

(2) Maintenance of coastal facilities including navigational aids.

(3) Safety of life on the beaches.

7. A second line force to the Navy for war and emergencies.

47. * Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Devence be pleased to state the number of PIA Ticket Agencies in N.W.F.P. with their addresses?

Syed Ghous Ali Shah: The requisite information is at Annexure-I

Annexure-I

PIA TICKETING AGENCIES IN N.W.F.P.

Name and Address	Territory/Place of business
(A) *General Sales Agent*	
1. M/s. Spinzer Travels. G.T. Road. Nowshera.	Whole N.W.F.P. (except Peshawar and Swat Distts.)
(B) *Domestic Sales Agents*	
1. M/s. Pamir Trotters. Main Bazar.	Chitral
2. Spinzer Travels. Soekarno Square.	Peshawar
3. M/s. S. S. Ghulam Hussain and Sons Hakeemjee Building.	Abbottabad
4. M/s. Taimoor Enterprises, G.T. Road.	Kohat Cantt.
(C) *IATA Agents*	
1. M/s. Daud Traders (Pvt.) Ltd. Shop No. 18, Cantt. Market.	Bannu
2. M/s. Palwasha Travels, Super Market, Malakand Road.	Mardan
3. M/s. Khyber Express (Pvt.) Ltd. G.T. Road, Hotel Pameer.	Mingora
4. M/s. Continental Express (Pvt.) Ltd. 9, Khyber Medical Centre, Dabgari Gardens.	Peshawar
5. M/s. Gandhara Travels (Pvt.) Ltd. 1086/1087, Saddar Road, Opposite Bank of Oman, Saddar.	Peshawar
6. M/s. Khyber Express (Pvt.) Ltd. Ground Floor, Haroon Mansion, Khyber Bazar.	Peshawar
7. M/s. Orakzai Travels, Haroon Mansion, Khyber Bazar.	Peshawar
8. M/s. Pakistan Express (Pvt.) Ltd. 24-1, The Mall, Saddar Road.	Peshawar
9. M/s. Shirkat-e-Maqbool (Pvt.) Ltd. Soekarno Square, Khyber Bazar.	Peshawar
10. M/s. Spinghar International Travels Shangrila Hotel, Dabgari Gardens.	Peshawar
11. M/s. United Travels (Pvt.) Ltd. 6, Shahrah-e-Pahelvi.	Peshawar

48. Khawaja Muhammad Asif: Will the Minister for Interior be pleased to state number of Klashinkoves licences recommended by Prime Minister's Office during the period 18th April, 1993 to 26th May, 1993 indicating also the names of the persons granted/not granted licences on these reommendations?

Ch. Shujaat Hussain: Twenty arms licences of kalashinkov (automatic rifles) have granted during the said period on the recommendation of thePrime Minister Sectt. The names of these licenses are given below. No recommendation is pending:-

Name	Profession	Domicile
1. Mr. Saleem Jan Khan Mazari, Minister for Food, Sindh.		Sindh
2. Abdul Majeed.	MPA	Baluchistan
3. Moula Bakhsh.	not mentioned	Baluchistan
4. Muhammad Usman.	not mentioned	Baluchistan
5. Mohammad Hussain.	not mentioned	Baluchistan
6. Elahi Bakhsh.	not mentioned	Baluchistan
7. Abdullah.	not mentioned	Baluchistan
8. Attaullah.	not mentioned	Baluchistan
9. Abdul Wahid.	not mentioned	Baluchistan
10. Mohammad Azeem.	Land Lord	Baluchistan
11. Sohrab.	not mentioned	Baluchistan
12. Gohar Khan.	not mentioned	Baluchistan
13. Pir Jan.	not mentioned	Baluchistan
14. Mohammad Yaqoob	not mentioned	Baluchistan
15. Maula Yar Mohammad.	not mentioned	Baluchistan
16. Abdul Ghani.	not mentioned	Baluchistan
17. Mohammad Yar.	not mentioned	Baluchistan
18. Mir Balakh Sher Mazari, ex-Prime Minister.	MNA	Punjab
19. —do—	—do—	—do—
20. —do—	—do—	—do—

49. * Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) reason and justification fro following " Open Sky" policy;

(b) the number of foreign passengers travelled by international flights of PIA from 1st July, 1991 to 30th June, 1992 and 1st July, 1992 till to-date; and

(c) the revenue earned by the PIA through its International flights and operation during the financial years 1991-92 and 1992-93?

Syed Ghous Ali Shah: (a) The Open Sky policy package was approved by the Federal Cabinet with the objective to make Karachi a hub of international traffic, support construction of new and improvements in existing airports of the country and generally promote economic development of the country. The Cabinet while approving the policy had also decided that it be reviewed by a Cabinet Committee after one year. The Cabinet Committee, however, has been asked by the Prime Minister to review the impact of the policy six months ahead of the schedule and now it is required to submit its final review report by the end of July, 1993.

		No. of Passengers
(b)	1991-92	22,00,000
	1992-93	22,71,000

(c) Revenue earned by PIA through its international flights is given below:-

(i)	1991-92	Rs. 13638 Million
(ii)	1992-93	Rs. 15076 Million (estimated).

50. * Mr. Bashir Ahmed Matta: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the open sky policy adopted by the Government is likely to result in serious financial losses and also reduce the chances of job apportunities in the PIA, if so, the remedial steps taken by the Government in this regard?

Syed Ghous Ali Shah: Federal Cabinet, while approving the Open Sky Policy, had also decided that the impact of this policy on PIA, CAA operation be reviewed by a Cabinet Committee after one year. The Cabinet Committee appointed by the Prime Minister has been tasked, however, to review the impact of the policy on PIA and the economy in general six months ahead of the schedule. Now it is scheduled to met on 15th July, 1993 when complete data on the impact of this policy will be presented to it. Assessment of the impact and further course of action will be decided after complete data is received.

جناب فصیح اقبال ۔جناب والا! میں گزارش کر رہا ہوں کہ تین دن سے ایسا ہو رہا ہے کہ پندرہ بیس سوالات کے بعد باقی ممبروں کے سوالات نہیں آتے۔ یا تو آپ وقت بڑھا دیں۔ نہیں تو آپ ایسا کیجئے یہ چونکہ پبلک کے انٹرسٹ کی چیز ہے کیونکہ مشکل یہ ہو گیا ہے کہ اس میں جو سوالات جو اہم ہیں۔ ابھی ملازمتوں کے ہیں ڈیفنس کے ہیں اب یہ تو ایسے چلے جائیں گے۔ جو بڑا افسوسناک معاملہ ہے اور اس کے لئے سب نے ہوم ورک کیا ہوتا ہے کیونکہ اپنے اپنے علاقے کے بارے میں سب کو علم ہے۔

جناب چیئرمین۔بہرحال ۔ آج آپ نے دیکھا کہ بڑی کوشش کی میں نے -----

سید فصیح اقبال۔ اب آپ اندازہ کریں کہ پندرہ بیس کیا کریں۔ یا تو ڈیڑھ گھنٹہ ہو۔

جناب چیئرمین۔جی جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔ ایک منٹ عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I think two days back Senator Faseih

Iqbal addressed the issue about the winding up of Agriculture Marketing Storage Limited and you were kind enough to say that the matter will be discussed in the Senate. That is very important issue. On that day, the the Minister concerned, Mr. Sartaj Aziz was not present. Sir, these people are being thrown out of the jobs. I request you, that this matter be taken up today.

جناب چیئرمین۔جی سرتاج عزیز صاحب ، محمد علی خان صاحب اگر ان کو آپ بلا لیں جس پر تشویش ہے۔ اگر آج ہی ان کو اطلاع دے دیں I think this is a matter any time today وہ اس پر سٹیٹمنٹ دے دیں۔ یہ جو ہے زراعت کا مسئلہ۔ .

(مداخلت)

سید فصیح اقبال۔ انہوں نے کل کہا تھا کہ کل بیان دے دیں آج جب تیسرا دن ہوگیا ہے ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔یہ جو زراعت کا مسئلہ

Does it pertain to Mr. Sartaj Aziz or to Food and Agriculture Minister?

سید فصیح اقبال ۔سرتاج عزیز منسٹر آف فنانس ، انہوں نے ختم کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔تو یہ چیک کر لیں

If somebody can make a statement, may not Sartaj Aziz Sahib, the Minister for Parliamentary Affairs can make a statement?

سید فصیح اقبال ۔سٹیٹمنٹ کیا ، اس کا فیصلہ کریں ---

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا! آج پندرہ تاریخ ہے اور option کا دن ہے ان کا ۔ آخری پندرہ جولائی ان کے option کا آخری دن ہے جو رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے ہم نے call attention نوٹس دیا ہے ۔

جناب چیئرمین-ٹھیک ہے جی کوشش کرتے ہیں - جی جبار صاحب -

میر عبدالجبار -ایک تو میں جناب ابراہیم خان صاحب اور دوسرے شاہ صاحب نے اور قاضی صاحب نے بھی فرمایا واقعی یہ نہایت اہم ہے -(مداخلت)

جناب چیئرمین-ٹھیک ہے اس پر کر رہے ہیں.Right, we are at it now

میر عبدالجبار -نمبر ۲ جناب میری گزارش یہ ہے کہ وقفہ سوالات کی جو بات تھی اس میں میری ایک گزارش ہے ایک suggestion ہے اگر آپ اس کو پسند فرمائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا یوں کریں اس طرح کہ مثلاً میرے تین سوال آنے ہیں۔ جو آپ نے کل کے لئے رکھے ہوئے ہیں - تو ان سوالات کو اکٹھا نہ رکھیں اگر میرا ایک سوال نمبرا پر آجائے ' ایک پانچ پر آجائے ایک آٹھ پر آجائے تو اس طرح دوسرے ساتھیوں کے سوالات آجائیں میں کچھ نہ کچھ سوال تو ہر ایک آ جائیں گے بجائے میرے تینوں سوال پہلے آجائیں صحیح sequence میں۔ مطلب میرے سوالوں کو ----(مداخلت)

سید فصیح اقبال -split کریں تاکہ ایک کسی کا ایک کسی کا تو آجائے -

جناب چیئرمین-ٹھیک ہے .You are right جی جناب جتوئی صاحب on a point of order.

جناب اعجاز علی خان جتوئی-جناب یہ مسئلہ بڑا اہم ہے اس دن بھی آپ نے یہی کہا---

جناب چیئرمین-جی مجھے پتہ ہے جی اسی لئے میں نے کہا ہے -

Mr.Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir, today is the last day for them.

Mr. Chairman: We are at it.

اسی لئے میں نے کہا ہے .We are trying to get some Ministers -

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Will they assure the House that they bring the reply before we adjourn the House.

جناب چیئرمین- کوشش کرتے ہیں .Let us see -

سید فصیح اقبال ۔ چیئرمین صاحب اب یہ کہ ساری چیزیں ان کے علم میں تھیں انہوں نے بات کی انہوں نے پرسوں کہا بلکہ وہ موجود تھے سن رہے تھے بالکل وہ اس دن بھی موجود تھے جس دن وزیر زراعت بھی تھے ان کے سامنے بات ہوئی تھی اسی وقت جواب کے لئے انہوں نے ایک دن کا وعدہ لیا ۔ اچھا وعدہ کرکے پھر وہ نبھاتے نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ Let me handle this. جی جناب خواجہ آصف صاحب ۔

خواجہ محمد آصف ، یہ پچھلے چار دنوں سے یہ اتنے اتنے بڑے بنڈل جو ہیں ہمارے ڈسکوں پر پڑے ہوئے ہیں یہ شو کرتا ہے کہ سینٹ کے ممبران . کا بجٹ میں کتنا interest ہے ۔ مہربانی فرمائیں کسی کو کہیں کہ یہ بنڈل ہی اٹھالیں ۔

It does not reflect very nicely on the members of the Senate.

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ، جی جس کو نہیں ضرورت ۔ وہ اٹھا لیں جی ۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Next, we come to leave applications.

شفقت حسین شاہ اصاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی استدعا کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ میاں عالم علی لالیکا صاحب طبعیت خراب ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۱ جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے اس تاریخ کے لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی استدعا کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر عبدالغفار جتوئی صاحب انہوں نے مورخہ ۱۶ جولائی سے لے کر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی

رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب یوسف شاہین داؤد پوتہ صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۱۲ تا 15 جولائی کے لئے حاضر نہیں ہو سکیں گے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب سید علی حیدر صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جی جناب Privilege Motions ہیں - جی فصیح اقبال صاحب - ایک منٹ ایک منٹ - جی جناب محمد علی خان ہوتی -

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, we are having regular sessions, the Joint Sessions, these days and the Senators do not have copies of the Rules of Procedure of the Joint Session. So, copies should be given to all the members and it is also said that where the rules are silent then the Rules of Procedure of the National Assembly would apply. So, Sir, I would request that copies of that should also be given to all the Senators.

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے جی' اپنے جنرل صاحب یہ دیکھیں If you can make arrangements to get the Ruels of Business of the Joint Session....

پروفیسر خورشید احمد - ساتھ ساتھ نیشنل اسمبلی بھی ہونے چاہئیں اس لئے کہ رولز 41(1) جو جوائنٹ سیکشن کا وہ یہ کہتا ہے کہ

"Wherever these rules are silent the Rules of the National Assembly can be applied." So, we must have them.

جناب چیئرمین۔جی یہی کہا ہے انہوں نے۔ دونوں کام کوشش کرکے ہونے چاہییں۔

پروفیسر خورشید احمد۔جی دونوں ہونے چاہییں ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب فصیح اقبال صاحب ۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد ۔ابھی جناب میرے ایک ضمنی سوال نمبر۲۸ پر جو میر عبدالجبار صاحب نے دیا تھا اس پر میں نے سوال کیا اور آئین کے آرٹیکل 159 کا حوالہ دیا ۔

جناب چیئرمین۔یہ تو آپ کی آئی ہے ناں میرے پاس (مداخلت)

حافظ حسین احمد۔جی ہاں میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ یہ لے لیں---

جناب چیئرمین۔نہیں آج میں یہ نہیں لے سکوں گا ۔

حافظ حسین احمد۔ کیونکہ اگر ہمیں وزراء یہ جواب (مداخلت)

جناب چیئرمین۔اس کو میں نے ابھی process بھی نہیں کیا ۔

حافظ حسین احمد ۔اگر ممبر پارلیمنٹ کے سوال کے جواب میں وفاقی وزراء یہ کہیں کہ جناب آپ کورٹ میں چلے جائیں ---

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ آپ کا آگیا ہے ۔ میں دیکھ لوں گا کریں گے پھر آپ کے پہلے آئیں گے ۔

حافظ حسین احمد۔جناب اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی تو استحقاق کی تحریک آگئی ہے اس کو دیکھنا ہوتا ہے process کرنا ہوتا ہے پھر ایجنڈے پر لگانا ہوتا ہے اس کو examine تو کرلیں ناں بنتی ہے کہ نہیں ۔ جی جناب فصیح اقبال صاحب ۔ جی فرمائیے ۔

سید فصیح اقبال ۔میرے سوال نمبر 47 کا جواب صحیح نہیں دیا گیا ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ آئی ۔۱۱ فروٹ مارکیٹ اسلام آباد میں اب تک صرف تین پلاٹ منسوخ کئے گئے ہیں جبکہ دانستہ حقائق کو چھپانے کے مترادف ہے۔ مذکورہ پلاٹوں کے علاوہ پلاٹ نمبر

234 میسرز کراچی فروٹ کمپنی کے نام پر مورخہ ۹ اکتوبر 1984 . کو الاٹ کیا گیا اس پلاٹ کے لئے ڈیمانڈ کے مطابق پہلی قسط کے طور پر مبلغ ۱۰ ہزار مورخہ 14 اکتوبر 1984. کو بذریعہ بنک ڈرافٹ شریک الاٹی اقبال احمد قریشی ولد فصیح الدین نے جمع کرایا ۔ آفر منظور کرلی- یہ رقم ابھی تک سی ڈی اے کے اکاؤنٹ میں جمع ہے ۔ بعد میں پلاٹ کو بیچ کر مورخہ 24 نومبر 1984. کے تحت واپس لے لی گئی جبکہ اقبال احمد اور زاہد احمد قریشی پلاٹ کی ۔آفر کو منظور کر چکے تھے یہ پلاٹ بلاجواز منسوخ کیا گیا ہے اور نہ الاٹیوں کو باضابطہ تحریری شوکاز نوٹس جاری کیا گیا نہ ہی چٹھی مورخہ 24 نومبر اور اس کے جاری کرنے سے قبل اس وقت کے افسر مجاز چیئرمین سے باضابطہ منظوری حاصل کی گئی ۔ یہ تمام کارروائی غیرقانونی طور پر عمل میں لائی گئی ۔ میرے سوال کے جواب میں اس پلاٹ کے بارے میں ذکر تک نہیں کیا گیا۔ جبکہ شریک الاٹی کو چٹھی نمبر 4 جون 1985. کے ذریعے گمراہ کن جواب دیا گیا۔ جناب چیئرمین سینٹ سے اصل حقائق چھپا کر غلط جواب دینے کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Yes, it is being opposed.

تو آپ کہہ رہے غلط جواب دیا گیا ہے ۔ حقائق جو ہیں چھپائے گئے ہیں۔

سید فصیح اقبال ۔اس لئے کہ میں نے اس کے تمام خطوط اور سب کاپیاں میں نے دے دی ہیں ۔ اگر اس کے لئے باضابطہ آپ کمیٹی میں -----

جناب چیئرمین۔سن تو لیں ناں ۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ جواب غلط دیا گیا ہے ۔ اور یہ بھی پلاٹ منسوخ کیا گیا۔ جواب میں یہ نہیں آیا-------

Mr. Chairman: Let us hear the honourable Minister.

جی پوائنٹ آف آرڈر

Syed Abdullah Shah: There is no provision that a privilege motion can be opposed. Only adjournment motion can be opposed.

Mr. Chairman: Privilege Motion

کی opposition کا مطلب یہ ہوتا ہے

Syed Abdullah Shah: A Minister only can make a statement but he can't formally oppose. He can say it is not his privilege.

Mr.Chairman: No.

ان کا مطلب یہ ہے اس privilege motion کا

When I ask is it being opposed, what I am asking really is that is it according to the rules? Is it in order? He says that no, I will be saying, it is not in order. So, that would it ....

چوہدری اسد الرحمن ۔جی جناب چیئرمین یہ ۶ مئی کو نگران حکومت کے دوران جواب دیا گیا تھا لیکن اس پر ------

سید فصیح اقبال ۔یہ نگران حکومت سے کیا تعلق اس کا۔

جناب چیئرمین۔جناب فصیح صاحب سن لیں بات سن لیں ۔ جی جناب ۔

چوہدری اسد الرحمن۔ جناب چیئرمین اصل میں بات یہ ہے کہ جی جواب جو ہے وہ دانستہ غلط دیا گیا ۔ صرف غلط فہمی ہے جناب سینیٹر صاحب کو فصیح اقبال صاحب کو۔ بات یہ ہے جی کہ ایک پلاٹ جس کا نمبر تھا ۲۰۱وہ میسرز نور محمد اینڈ محمد یاسین فروٹ مرچنٹس تھے ان کو الاٹ کیا گیا۔ وہ جن کو دیا گیا ان کی طرف سے ایک درخواست آئی ----

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں آپ کی بات ذرا لمبی لگتی ہے ، فنانس منسٹر صاحب نے جانا ہے۔ پہلے ان کی سٹیٹمنٹ سن لیں on the agriculture storage جو آپ کا مسئلہ ہے۔ یہ ذرا بات لمبی لگتی ہے۔ جی جناب۔

STATEMETN RE: AGRICULTURE MARKETTING AND STORAGE

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین چونکہ جیسے اس دن یہ بات اٹھائی Agriculture

Marketing and Storage ایک ادارہ تھا جو میرا خیال ہے جو ۸۱-۱۹۸۰ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس وقت جو function تھے اس کے۔ وہ partly تو یہ تھے کہ perishable commodities وہ کریں ان کو procurement یا اس کی support prices implementation اور partly یہ تھا کہ ان کا جو کوآپریٹو سسٹم ہے مارکیٹنگ سسٹم ہے مارکیٹنگ کا اس کا promote کریں۔ لیکن ان گزشتہ ۱۱ سالوں میں یہ مقاصد زیادہ تر حاصل نہیں کرسکے اور ان کی پرائس سپورٹ آپریشن کے ذریعے جو cumulative losses ہیں وہ کوئی 35 کروڑ روپے کے قریب اس آرگنائیزیشن کے ہو چکے ہیں۔ اور جو مختلف سالوں میں سرپلس کاسٹ ہوتی تھی اس میں ان کو کافی نقصان ہوا تو اس وقت ۱۹۹۱ء میں ایک کمیٹی بنائی گئی کہ وہ اس ادارے کے بارے میں' ان کی افادیت اور اس کی continuation کے بارے میں رپورٹ پیش کرے ۔ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ آتا رہا لیکن اکتوبر۱۹۹۱ء اور فروری ۱۹۹۲ء اور ۳۱دسمبر۱۹۹۲ء کو اس کمیٹی نے examine کر کے کہا کہ چونکہ ہمارے پاس پاسکو ایک ادارہ ہے جو wheat procure کرتا ہے' وہ سیزنل کام کرتا ہے ۔ باقی جو اس کے مقاصد تھے وہ پورے نہیں ہوئے ۔ تو ان کو اگر procurement کا کام دے دیا جائے تو بغیر کسی extra خرچ کے یہ ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ جو نقصان ہوتا ہے وہ نہیں ہوگا ۔ انہوں نے recommend کیا ' یکم جون ۱۹۹۳ء سے اس کو wind up کیا جائے۔

Economic Committee of the Cabinet نے یہ recommendations منظور کی ہیں اپریل ۱۹۹۳ء میں ' لیکن ڈیٹ جو ہے اس پر یکم جولائی کی بجائے یکم اکتوبر کردیا جائے تاکہ اس میں سٹاف کو absorb کرنے میں آسانی ہو ۔ اس سلسلےمیں سب سے پہلا جو فیصلہ تھا وہ یہ کیا گیا حالانکہ رولز کے مطابق ریٹائرمنٹ کے وقت redundancy کے ساتھ سٹاف کو صرف ایک مہینے کی تنخواہ ملتی ہے ہر سال کی نوکری کے پیچھے۔ لیکن ہم نے جو voluntary retirement scheme تھی اسکے تحت اس کو تین مہینے کی تنخواہ آفر کی کہ جو ملازمین voluntary retirement لینا چاہیں وہ تین مہینے کی تنخواہ for each year service یعنی کسی کی 15 سال نوکری ہے تو اس کی آج 15 تاریخ لاسٹ ڈیٹ ہے ۔ اس آفسر کو avail کرنا چاہیے وہ کرلے ۔ ساتھ ہی ہم نے کوئی organizations تھے جس میں یہ

Agricultureal Prices Committe, Agricultrue Business Cell, Agriculture Livestock

and Marketing Advisor, Federal Bank of Cooperative, Paksitan Agriculture Research Council, Utility Stores Corporation, Agriculture Development Bank, Pakistan Telecommunication, Oil and Gas

اور کچھ فنانشل ادارے۔ ان کو ہم نے جو یہ جتنے ملازمین ہیں ان کے particular ایک کتاب کی شکل میں تیار ہو گئے ہیں۔ جس میں ان کی کوالیفکیشن اور تجربہ اور ایک ایک پیج پر اس کا دیا ہوا ہے۔ bio-data اور یہ ہم نے ان کو بھیج دیا ہے کہ ان کو absorb کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں ، میں نے خود پاسکو کے سیکریٹری انٹیلیجنس سے بات کی کہ پاسکو یہ بات کریں ۔ اور ساتھ ہی establishment کو کہا کہ ان organizations کو کہہ دیا جائے کہ اگر وہ ان میں سے کچھ staff absorb نہیں کرتے کہ یہ کہہ کر کہ ہمارے پاس ویکنسی نہیں ہے تو پھر ۱۲ مہینے تک کم از کم ان گریڈز میں ان مزید بھرتی کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یعنی وہ پھر مجبور ہوں گے کہ اگر ان کے پاس ویکنسی ہے تو ان میں سے لیں۔ تو یہ انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ اگلے دو مہینے میں کچھ لوگ تو گولڈن ہینڈ شیک یا voluntary retirement کے تحت چلے جائیں گے۔ ہم month to month یہ position review کرتے رہیں گے کہ کتنے absorb ہو گئے ہیں، کتنے نہیں ہوئے۔ یکم اکتوبر تک ہمارے پاس ٹائم ہے to see how many are absorbed اور میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ یہ 124 یا 126 ملازمین ہیں ان کا کوئی نہ کوئی انتظام ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! بڑے افسوس کی بات ہے کہ وزیر موصوف نے vague reply دیا ہے۔ ان امپلائیز کو absorb کیا جائے گا various departments میں یعنی یا تو یہ ہوگا کہ ان اتنا چلایا جائے گا کہ چلا چلا کے دو سال کے بعد یہ مجبور ہو جائیں کہ چلیں یہ جو golden shake hand میں ملتا ہے وہ لے لیں۔ specific کوئی آرڈر نہیں ہیں ان کے اوپر کہ ان کو absorb کرنا ہے۔ یہ اگر فیڈرل گورنمنٹ کسی بھی ادارے کو لکھتی ہے کہ جی آپ ان ملازمین کو جو ہم یہاں wind up کررہے ہیں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ان کو آپ نے کھپانا ہے تو کیسے ان کو ہمت ہوگی کہ جواب دیں کہ جی

نہیں کھپا سکتے۔ یعنی ایک طرف مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس گورنمنٹ کی dual and dubious قسم کی پالیسیز کیوں ہے؛ ایک طرف آپ نے یلو کیب، یلو ٹی وی ، یلو جرنلزم ، یلو سپریم کورٹ، یلو ہاؤس، سب کچھ یلو کیا ہوا ہے۔ ہر چیز کو یلو بنایا ہوا ہے آپ نے۔

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں عالم علی لالیکا ۔ جناب والا! سپریم کورٹ کو یلو کہنا یہ تضحیک کے مترادف ہے یہ عدلیہ کی تضحیک کے مترادف ہے ۔ ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے حلف اٹھائے ہوئے ہیں کہ ہم قانون کا احترام کریں گے تو ہائی کورٹ ، سپریم کورٹ کو یلو کہنا یہ زیادتی ہو گی-------- (مداخلت)

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے ۔ جذبات میں آکر ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جو نہ قانون اجازت دیتا ہے ، نہ رولز اجازت دیتے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی ایک طرف تو بڑے tall claims ہیں کہ ہم جی ہر چیز provide کر رہے ہیں ، لوگوں کو روزگار دے رہے ہیں، لوگوں کو ہم economically بہتر بنانے کی طرف جا رہے ہیں ، اکیسویں صدی کی طرف جارہے ہیں۔ تو یہ پوری قوم کو اکیسویں صدی کی طرف کیا yellow بنا کے جائیں گے، گرین بنا کے جائیں گے ۔ ریڈ بنا کے جائیں گے ۔ یہ ذرا تعین کریں کہ کہاں جانا ہے۔

جناب چیئرمین ۔جی آپ مسئلے کی بات کریں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں specifically اس پر کہنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ یہ specific terms نہیں ہیں ۔ یہ vague ہے کہ ان ایمپلائیز کو اتنا خوار کرایا جائے گا کہ وہ چل چل کے فائنلی ان کے پاس کوئی ultimate نہیں بچے گا سوائے اس کے کہ جہاں پر وہ کہیں کہ جی ہمیں گولڈن ہینڈ شیک کے تحت جو تین انکریمنٹ ملتی ہیں وہی دے دیں ۔ بھکاری کےطور پر وہ انہیں ۔ اس میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جناب چیئرمین کہ ١١، ١١ سال ، ١٢، ١٢ سال ، ١٠،١٠ سال کی سروسز ہیں ان کی ۔ ان کی

کوالیفکیشن کے مطابق ان کو ایمپلائی کیا گیا ہے ریکروٹ کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہوگی کہ ان کو اس وقت بے روزگار کریں اور وہ بے روزگار وہ خود بھی نہیں ہوں گے ان کی فیملیز، کا کیا حشر ہوگا کچھ کے بچے سکول میں پڑھتے ہوں گے، کچھ اور commitments ہوں گے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ vague terms میں ہمیں reply نہ کریں۔ یہ specifically ہمیں جائیں کہ کن کن ڈیپارٹمنٹ کو کتنے لوگوں کو کہا گیا ہے کہ ان سے انصاف کریں in specific terms ۔

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب ، کیا آپ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں ؛ دیکھئیے ناں ایک مسئلہ raise ہوا ۔ اس کو اگر کال اٹینشن نوٹس ٹریٹ کریں تو وہ منسٹر کی سٹیٹمنٹ آگئی We want to debate it. مجھے بتائیں ناں۔

Syed Abdullah Shah: We have been now discussing so many things even under a point of order. It is a very important issue.

جناب چیئرمین۔ بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے وضاحت کی ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کلوز کردیا گیا ہے ان کی re-employment کے لئے ہم نے اقدامات کئے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ پہلے ان کو ملازمت فراہم کی جائے ۔ جب ان کو دوسرے محکموں میں ملازمت مل جائے اس کے بعد بے شک -------

(مداخلت)

Mr. Chairman: Do you want to debate this issue. It is important but how do we debate it?

مجھے بتائیں ناں۔ آپ سپیکر رہ چکے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, because in this House we have been discussing so many things at length under a point of order.

جناب چیئرمین۔ آپ مجھے بتائیں ناں کیسے You guide me on this. کیا کروں میں؛

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ایک بات ، مجھے ختم کرلینے دیں ۔ بیچ میں آجاتے ہیں۔ آپ بیٹھیں آرام سے ہر ایک کو موقع دیں گے لیکن first understand کہ جی میں کیا کروں؛ This is a matter which was raised on a point of order. چونکہ اہمیت تھی، آپ لوگوں نے کہا، میں نے کہا ۔ چلو منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں۔ اب انہوں نے جواب دے دیا۔ اب Now you want to debate it. مجھے بتائیں کہ کس قانون کے تحت میں اس پر debate کراؤں۔

سید عبداللہ شاہ ۔میں صرف یہ گزارش کررہا ہوں کہ اگر رولز اس کی اجازت نہ بھی دیتے ہوں لیکن اس مسئلے کی اہمیت کی دیکھ کر ہمیں دس پندرہ منٹ دے دیں اس بات کے لئے ۔ ہم منسٹر صاحب کو کوشش کرکے کنونس کریں گے یہ صرف بات جو ہے وہ ایمپلائمنٹ کی نہیں ہے۔

This is a decision which is anti-agriculture community and there are so many dcocuments on that.

Mr. Chairman: Should I treat it as an adjournment motion or as a call attention notice?

میں کیا کروں اس کو ؛

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب محرک جو ہے وہ اپنا پانچ منٹ کم سے کم لے سکتا ہے کہ اپنا کیس بیان کرے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Then he should answer it at the end of that.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔اس کے بارے میں ایک نتیجہ نکال کر۔

جناب چیئرمین۔ تو کون کون اس پر بات کرنا چاہتا ہے۔ ایک، دو، تین، چار، پانچ اور جبار صاحب چھ۔ حافظ صاحب آپ بھی؛ سات اس کا مطلب یہ ہے کہ میں پانچ پانچ منٹ دوں تو چالیس منٹ تو یہ ہو گئے۔ مجھے بتائیں ناں کہ How do I conduct the proceedings?

یعنی آپ جو کہہ رہے ہیں آٹھ آدمی بولیں تو چالیس منٹ تو نکل گئے۔ پھر منسٹر صاحب will have to make a reply. بیس منٹ وہ لیں تو ساٹھ منٹ ہو گئے۔ .... That means تو دوسرا معاملہ جو فلڈ کا وہ رہ جائے گا۔

خواجہ محمد آصف: یہ خود فیصلہ کر لیں کہ ایک دو آدمی جو ہیں کیس کو پیش کر دیں اس کے بعد منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ہاں جواب دے دیں' کچھ تو طریقہ نکالیں۔ اس طرح کہ ہر کوئی بولے مسئلہ تو وہی ہے۔ اس مسئلے کے لئے دو آدمیوں کو چن لیں۔ I will give them 5 minutes each to present this case of this side. And let the Minister then take it into consideration. ٹھیک ہے۔

خواجہ محمد آصف: جناب یہ مناسب رہے گا۔

جناب چیئرمین۔شاہ صاحب کر لیں اور کون کرے۔

خواجہ محمد آصف: شاہ صاحب اور فصیح اقبال بات کریں گے۔

سید عبداللہ شاہ ۔میری گزارش کہ اس حکومت نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ایسی پالیسیاں اپنائی ہوئی ہیں جس سے ہمارا agriculture تباہ ہو رہا ہے یہ جو ادارہ ہے یہ establish ہوا ۱۹۸۱ء میں اور اس کا کام یہ تھا کہ جو perishable agricultural commodities ہیں ان کی مارکیٹنگ سٹوریج سارا کچھ سنبھال لیں۔ اس پر زیادہ پیشرفت نہیں ہوئی ان کو صرف پیاز اور آلو کے مارکیٹنگ کے لئے رکھا گیا ۔ اب جناب اس سے پہلے بھی یہ بات ہوئی کہ یہ کام پاسکو کو دیا جائے اور میرے پاس پاسکو والوں کا یہ مراسلہ پڑھ کر سناتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ

I have been directed to refer to your Office Memo.No.---- dated May'91, on the above subject and to inform that PASCO is not in a position to undertake the inclusion of potatoes and onions in support price operation due to the following resons:

the National Finance Commission that it should be more strengthened. PASCO does not have cold storage facilities, they do not have trained staff and, Sir, this will be harming the agricultural sectror which is already suffering because of the wrong policies of the Government. So, it is not the question only of the employment of the experienced people but also of the agricultural sector as such. So, I request the honourable Minister to revise his decision. He can only see his own comments on this very organization. Only a few months back, he was in support of maintaining this organization. Now, suddenly he has changed his mind. So, I request him that this is not something which is going to cost the Government so much. It is a subsidy which they are supposed to give to the agricultural sector. Thank you very much.

جناب چیئرمین۔جی جناب فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال ۔اس سلسلے میں اس دن میں نے عرض کیا تھا پوائنٹ آف آرڈر پر کہ وزارت زراعت کے کوئی ۱۲ یا 14 ذیلی ادارے ہیں اور آپ کو علم ہوگا کہ جب حکومت نے ذیلی اداروں کو بنایا جن میں سے یہ ہمارا ایگریکلچر سٹوریج بھی تھا ۔ اس سلسلے میں اکثر ایسا ہوا ہے کہ ان کے سربراہان جو سول سروس سے آئے ہیں تو وہ محکمہ بڑا شاندار ہو گیا۔ اس لئے کہ انہوں نے انتظامی طور پر صوبائی حکومتوں سے اچھا رابطہ رکھا جب بھی انہوں نے، ایسے لوگوں کو بھیجا جو اس کام کے اہل نہیں تھے انہوں نے پورے محکموں کو خراب کیا پھر انہوں نے جناب آپس میں unilaterally فیصلہ کیا کہ اس کو ختم کیا جائے۔

اس میں سب سے بڑا مسئلہ بلوچستان سرحد اور سندھ کی ان سبزیوں کا مسئلہ ہے جو آج بھی پاسکو نہیں خریدتی ۔ آلو اور پیاز کا سب سے بڑا مسئلہ ہے سبسڈی سے کم از کم بلوچستان کے چھوٹے اور سرحد کے چھوٹے growers کو اتنا بڑا فائدہ تھا اگر یہ آج اس محکمے کو بند کرتے ہیں تو یہ صرف ان کے ۲۱۷ ملازمین کی بات نہیں پورے بلوچستان کے ان زمینداروں کی زبردست معاشی موت کا سبب ہو گا۔ جب کوئی آدمی ان سے یہ

چیزیں نہیں خریدے گا ۔ آلو اور پیاز آپ نے سنا ہوگا کہ اکثر سالوں میں صرف ٹرانسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے یہ perishable items سڑ گئے اور یہ بہت بڑا مسئلہ تھا اور اس پر ان کی اپنی حکومت نے فنانس منسٹر صاحب نے اور ان کی کمیٹی نے پاسکو کو ۱۹۹۲ء میں یہ خط میں جتایا کہ یہ بہت بہتر کام کر رہے ہیں اور اس کو جاری رکھا جائے۔اب آپ اندازہ کیجیئے کہ کارپوریشن اس طرح کے چند لوگوں کے اچھے اور برے کہنے کی وجہ سے اچھا برا نہیں ہوتا بلکہ معاشی استحصال ہو رہا ہے یہ ایک نہایت معیوب بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آلوپیاز کے علاوہ ان کو یہ بھی کہا گیا کہ پھل خریدا جائے اور چونکہ حکومت کے پاس اس وقت ایسے ذرائع نہیں تھے سٹوریج کے کیونکہ پاسکو نے اپنے عمل در آمد میں حکومت پاکستان سے اور بینکنگ کونسل سے ایسے معاملے طے کئے ہوئے ہیں کہ انہوں نے سوائے گندم کے ۔ اس میں کتنا بڑا نقصان کیا کتنے بڑے گھپلے ہوئے یہ سب کو علم ہے کہ پاکستان میں جتنے ادارے سرکاری افسروں کے تحت ہیں اس میں اس قسم کی چیزیں ہوئی ہیں ان محکموں کو صرف اس لئے نکالا جارہا ہے کہاس میں چھوٹے صوبوں کے مفادات شامل ہیں اس میں پارلیمینٹیرینز کو لوگوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ صرف ایک قلم بٹن دبا کرکے سارا لاہور سے کام کیا جائے۔ میں پر احتجاج اس لئے کرتا ہوں کہ جب بلوچستان کے لوگوں کی پچھلے سال کروڑوں روپے کی سبزی ضائع ہوگئی تو پھر اس وقت ہمارے وزیر اعظم صاحب نے سپیشل کمیٹی بنائی اور یہ کابینہ میں کہا کہ فوری طور پر خریدو ۔ تین دن کے اندر وہ سارا کام ہوگیا۔ ۔ اس کا مطلب ہے کہ لوگ جب تک ہڑتال نہ کریں۔ ٹرانسپورٹر پریشان نہ ہوں تمام growers اکھٹے نہ ہوں اور حکومت کا گھیراؤ نہ کریں۔ تب تک حکومت خریداری نہیں کرتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ایگریکلچر کے لئے نہایت غلط فیصلہ ہے ایسے کتنے محکمے ہیں مثلاً اسٹیل ملز میں دو سو کروڑ کا نقصان تھا کیا اسٹیل مل بند کر دی گئی۔ کتنے ایسے محکمے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کے تحت جن میں نقصان ہی نقصان ہے۔ ایسی چیزیں اس میں incentive ہے۔ ان کے پاس ٹرانسپورٹ کا نظام ہے اور اب جبکہ پاسکو کے لوگ ٹرینڈ ہوگئے ہیں اور اس کو بہتر بنایا جا سکتا ہے تو اس کو ختم کیا جا رہا ہے۔ جو ECC نے کہا کہ اس کے لئے مزید فنڈنگ کی ضرورت ہے یہ صحیح ہے ۲۱۷ ملازمین کا محکمہ میں سمجھتا

ہوں کوئی چھوٹا محکمہ نہیں ہے اور فیڈرل گورنمنٹ صوبوں کے بغیر توڑ بھی نہیں سکتی۔ یہ عجیب چیز ہے کہ ہمارے Concurent list Federal Government shoot out کرے۔ ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اپنے تمام ان حقوق کی نگرانی کریں جو مرکز صوبوں کے لئے اورصوبے مرکز کے لئے کررہے ہیں ۔ آپ اندازہ کیجئے کہ پاسکو کے ECC کو یہ اختیار ہے کہ اس کو توڑ دے جب بنایا اس وقت نہیں پوچھا اور جب توڑنے لگے تو کسی صوبے سے نہیں پوچھا کہ بلوچستان چیمبرز آف کامرس پاکستان چیمبرز آف کامرس اور ہمارے جتنے فیڈریشن ہیں ایگریکلچرل کے سندھ کے سب نے Resolution پاس کیا ہے یہ فروری سے معاملہ چل رہا ہے اور اس طرح تو نہیں کرنا چاہیے ۔ اگر آپ حکومت کا اس طرح نظام چلائیں تو کس منہ سے ہم علاقے میں جائیں گے آج بلوچستان کا عالم یہہے کہ سب سے زیادہ perishable vegitables کہیں نہیں پہنچ پاتی۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس محکمے کو اس قابل بنائیں کہ باقی سبزیاں بھی پاکستان کے دوسرے شہروں میں لائیں تاکہ یہ جو ملک میں مصنوعی قلت ہے اس کو دور کیا جائے اور یہ اس قسم کے فیصلوں سے صرف آلو پیاز کے لئے نہ کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فوری طور پر یہ حکومت اس فیصلے کو withdraw کرے۔

کوئٹہ میں ایک مل چلتن گھی تھی ہماری وہ privatise ہوئی۔ آج تک اس کے مزدور دربدر گھوم رہے ہیں ۔ آج تک ان کے افسران کو کوئی ملازمت نہیں ملی میں سمجھتا ہوں گولڈن ہینڈ شیک کرنا یہ کوئی بولان ٹیکسٹال مل نہیں تھی' اس کا فیصلہ اور تھا اس کا فیصلہ اور ہے۔ یہ وفاقی حکومت کا ایک باضابطہ محکمہ ہے ۔اور اس کے چیئرمین کوئی بھی ہوں۔ میں نہیں سمجھتا وہ ای سی سی میں اپنے محکمہ کا دفاع نہیں کرسکتے تو انہیں اس محکمے میں رہنے کا حق بھی نہیں ہے ۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے اس میں بڑے سینئر لوگ ہیں اور اس وقت ورلڈ بنک کی رپورٹ ہے یو این ڈی پی کی رپورٹ ہے کہاس محکمے کو مزید تقویت دی جائے تاکہ یہ تمام رورل علاقوں میں کام کرے ۔ ہمارے مستونگ ' قلات ' لورالائی ' ژوب میں یہ خاصا آلو پیاز خریدتے رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اس طرح سے اقتصادی کمیٹی کا جوفیصلہ ہے یہ کوئی قرآن کا حکم نہیں ہے ۔ای سی سی آخر کیبنٹ کی

اکانومی کمیٹی ہے ۔ وہ ریویو ہو سکتی ہے اس میں کیا مسئلہ ہے ۔ یہ کوئی حکومت کی انا کا مسئلہ نہیں ۔ انا ہے عوام کی ۔ آپ دیکھیں ہمارے agriculturists کی ۔ چھوٹے زمینداروں کی۔ آج پاکستان میں کیوں غذائی قلت ہے اس لئے کہ ہم نے ایگریکلچرسٹ کا کبھی ساتھ نہیں دیا۔ ان کے مسائل کو کبھی نہیں اٹھایا ۔ آج یہ عالم ہے کہ ہم دس لاکھ ٹن گندم باہر سے منگوا رہے ہیں اسی وجہ سے کہ بیچارے growers کا کبھی ساتھ نہیں دیا گیا ۔ ہمارے ہاں orchards ہیں ہولڈنگ کم ہے پانی نہیں ہے یہ سارے مسائل ہیں اس لئے کہ وہاں سبزیاں ہوتی ہیں اس کے لئے مارکیٹ یہی ادارہ پیدا کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں بڑے افسوس کا مقام ہے کہ یہاں بیٹھنے والوں کو ان علاقوں کے لوگوں کی تکالیف کا کیا پتہ ہے۔ ایگریکلچرسٹ کی ایک تو چھوٹی ہولڈنگ ہے۔ کل پھل کے لئے بھی یہی ہوگا کہ ہمارا پھل سڑ جائے گا کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ آپ کے پاس ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں ہے ابھی پاکستان میں کوئی ریگولیٹری کمپنی یا ٹرانسپورٹ نہیں بنی جو ہمارے پھل کو اٹھا سکے اور وقت پر پیسہ دے سکے۔ میں سمجھتا ہوں اس فیصلے کو فوری طور پر واپس لیا جائے یہ ایگریکلچرسٹ کا معاشی قتل ہے ۔

جہاں تک ۲۱۷ ملازمین کا مسئلہ ہے اگر حکومت ان کو absorb کرنا چاہے تو کوئی مشکل ہو سکتی ہے۔ مجھے پتہ ہے ۶۶ ہزار پوسٹیں موجود ہیں پاکستان میں یہ جو دھوپ چھاؤں چل رہی ہے۔ ابھی آپ نے بین لگایا۔ ابھی کھول دیا ۔ میرے سوالات کے جوابات میں پتہ چل رہا ہے کہ بھرتی ہو رہی ہے۔ لیکن ہمیں نہیں پتہ کہ ہمارے صوبے میں کتنی بھرتی ہو رہی ہے ۔تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے ۲۱۷ آدمی کس گریڈ کے ہیں۔ یہ سب کھپائے جا سکتے ہیں۔ اس میں کافی لوگ ڈیپوٹیشن پر آئے ہیں میں کہتا ہوں کہ ایگریکلچر منسٹری کا وہ نوٹ دیکھا جائے انہوں نے بھی oppose کیا ہے کہ اس کو توڑا نہ جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 142 آدمی ہوں یا ۲۱۷ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ ہمارے agriculturists کا ہے ان کے حقوق کا ہے وہ کہاں جائیں ۔ آج پہلی مرتبہ اس ہاؤس میں ایسے مسئلے آتے ہیں۔ جن میں ملک کے کاشتکار مبتلا ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ لالیکا صاحب اشارہ کر رہے ہیں وہ کاٹن کی طرف آئیں گے وہ ایگریکلچر کی دوسری اجناس کے بارے میں آئیں گے۔ میں سمجھتا ہوں اس فیصلے کو حکومت فوری طور پر معطل کرے ۔ اس کے لئے چیمبر

آف کامرس کا فروری کا جو ریزولیوش ہے میں سمجھتا ہوں اس کو واپس لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب منسٹر صاحب ۔ یہی فیصلہ ہوا تھا کہ دو آدمی بولیں گے اور پھر منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ شہزاد گل صاحب پھر وہی بات ہو جائے گی۔

جناب شہزاد گل۔ایک مختصر سی گزارش ہے ۔

جناب چیئرمین۔لالیکا صاحب کہیں گے میری مختصر سی ہے ۔ آپ کی مختصر---

میاں عالم علی لالیکا۔میں تو کروں گا ہی مختصر اگر آپ دو منٹ عنایت فرما دیں گے۔

جناب شہزاد گل۔میں موجود نہیں تھا معافی چاہتا ہوں ۔ اسی سلسلے میں میری گزارش ہے اسی مارکیٹنگ اور بندش کے سلسلے میں ۔ میرے مردان ضلع میں چونکہ آلو اور پیاز کے growers بہت زیادہ ہیں انہوں نے approach کیا تھا ان کے کہنے پر اور ایمپلائیز کی ریکوئسٹ پر میں نے ذاتی طور پر وزیر اعظم کو ایک اپیل بھیجی تھی انہوں نے مجھے جواب دیا آپ کی درخواست بمعہ سفارشات ہم نے منسٹری آف فوڈ اینڈ ایگریکلچر کو بھیج دی ہے اب منسٹری نے پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا کیا؛ لیکن یہ ہے کہ یہ ایسا مسئلہ ہے انسانی مسئلہ ہے کیونکہ زمینداروں کا مسئلہ بھی ہے اور ان ملازمین کی اتنی بڑی تعداد بھی نہیں ہے ۲۱۷ یہ ہر محکمے میں کھپائے جا سکتے ہیں جہاں اتنے محکمے surplus چل رہے ہیں تو یہ اتنی بات نہیں ہے کہ ان کو کھپا نہ سکیں ۔ یا ان کو کسی دوسرے محکمے میں بھی جگہ نہ دی جا سکے۔ ان کے روز گار اور معاش کا مسئلہ ہے ان کے خاندانوں کے معاش کا مسئلہ ہے لہذا انکو رکھا جائے اور اس محکمے کو بھی رکھا جائے ۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی لالیکا صاحب آپ چونکہ مختصر بات کرتے ہیں۔

میاں عالم علی لالیکا ۔جناب والا! میں کوزے میں دریا بند کردوں گا۔ جناب والا! مجھے افسوس ہوتا ہے کہ زراعت کے نام سے ہمارے کار پردازان حکومت کو کیوں نفرت ہے ' زراعت سے متعلقہ محکموں سے جب کوئی بات ہوتی ہے تو اس کی کردار کشی پر اس کی جسم کشی پر اس کی پیشہ کشی پر یہ کیوں آمادہ ہیں ۔ جناب والا! کھاد پر سبسڈی بند ہے ' گندم درآمد کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ذرا اس پر بات کریں۔ یہ جو مسئلہ ہے۔

میاں عالم علی لالیکا ۔اسی پر بات کررہا ہوں ۔ ضرورت تھی کہ پاکستان ایگریکلچر سروسز اینڈ سپلائی کارپوریشن کو مضبوط کیا جاتا اس کو اور فنڈز دیئے جاتے ۔ زراعت کی خدمت کرنے کے لئے اسے اور تومند کیا جاتا۔ اس کو ختم کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں یہ ہم پر براہ راست ظلم ہےستم ہے۔ جناب والا میں تو یہ کہوں گا کہ ملک کی 85% آبادی زراعت پیشہ ہے ۔ ان کے فائدے کے لئے یہ اقدامات بلکہ ان کی بہتری کے لئے تو انہیں کچھ کرنا چاہیے ۔ جناب والا آگ کھائیں گے تو انگارے ہگیں گے ۔ میں ساری بات کو دو چار اشعار میں بند کردیتا ہوں ۔

کسی سے تو زاہد کو ہوتی محبت　　　بتوں سے نہ ہوتی خدا سے تو ہوتی
یہ رند ہی ہے جو ہے خوش مشکلوں میں　　　یہ گت کسی پارسا کی تو ہوتی

جناب چیئرمین۔ واقعی آپ نے کوزے میں پورے سمندر کو بندکردیا ہے ۔
جناب سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔جناب چیئرمین! پہلے تو میں عرض کروں گا کہ جب کبھی بجٹ پر یا مالی معاملا پر بحث ہوتی ہے تو اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ بہت وسیع ہوگئی ہے بہت سے محکمے کھل گئے ہیں ۔ صوبائی سبجیکٹس کو handle کررہے ہیں۔ نان ڈویلپمنٹ اخراجات بڑھ رہے ہیں بجٹ کا خسارہ پورا نہیں ہو رہا اس ہاؤس میں اور اس میں بھی جب کبھی بات ہوتی ہے تو ایسے ہوتی ہے ہم نے جب اکانومی کمیٹی بنائی تو انہوں نے کئی محکمے identify کئے ہیں جن کی افادیت یا تو وقت کے ساتھ ختم ہوگئی ہے یا وہ فنکشن تبدیل ہوگئے ہیں اور وقتاً فوقتاً یہ recommendations آتی رہیں کہ ان محکموں کو ختم کیا جائے بعض کو merge کیا جائے اور بعض کو صوبوں میں ٹرانسفر کیا جائے اور اگر ہم اس پر عمل کریں تو یہی کہیں گے کہ لوگوں کی نوکری جارہی ہے اور یہ نہیں کرنا چاہیے یہ عمل نہیں ہوگا اور جو ہماری مالی مشکلات اور مسائل ہیں وہ حل نہیں ہوں گے ۔ تو ممبران پارلیمنٹ کو اس چیز کے وسیع تر context کو ذہن میں رکھنا چاہئیے اب جہاں تک اس محکمے کی افادیت ہے یا نہیں ہے یا اسے کام کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہئیے یہ

صرف اخباری خبر پڑھ کر انسان صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا یا نوکری کے پوائنٹ آف ویو سے نہیں لگایا جا سکتا یہ جو اے ایم ایس ایل کا مسئلہ ہے یہ سب سے پہلے ۱۹۸۶ء میں شروع ہوا تھا کیونکہ 5 سال کے بعد ہی یہ احساس ہو گیا تھا یہ کام جو ہے اور اس کے جو functions conceive کئے گئے تھے وہ یہ ادا نہیں کررہے تھے اور ۸۶ء میں جو بورڈ آف ڈائریکٹرز تھا انہوں نے یہ resolve کیا تھا کہ فنکشنز جو ہیں یہ perform نہیں ہو رہے فیڈرل بنک فار کوآپریٹو یہ ہینڈل نہیں کرسکتی اور گورنمنٹ اس کا کوئی اور انتظام کرے۔ اس کے بعد جب ۸۷ء میں وسیم جعفری صاحب سٹیٹ بنک کے گورنر تھے اس وقت بھی انہوں نے یہ کہا اس کا کوئی alternate arrangement کرنا چاہئیے پھر اس کے بعد ۸۸ء میں یہی ہوا۔ جنوری ۹۰ء میں جب ان کی حکومت تھی اس وقت یہ زیر غور آیا۔

AMSL should be reorganized on commercial lines and only made more viable if it has to survive, otherwise the losses are increasing.

Finally1990-91 میں آکر بورڈ آف ڈائریکٹرز نے یہی کہا کہ ان کے جو continuous losses ہیں یہ گورنمنٹ بھی پوری طرح نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس کے جو آپریشنز ہیں ---- باقی فصیح اقبال صاحب perishable کی بات کر رہے ہیں دنیا میں کوئی حکومت perishables کو ہینڈل نہیں کر سکتی مجبوراً گندم اور چاول کو جو ہم ہینڈل کررہے ہیں وہ بھی اگر کچھ commercial principles پر کریں تو گزارہ ہو جاتا ہے اس میں چونکہ non-perishables اس لئے ہو سکتا ہے ۔ کل آپ کہہ دیں جتنا دودھ ہے وہ آپ خرید لیں تو اگلے دن ہم اس کا کیا کریں گے ۔ مارکیٹنگ پرائیویٹ سیکٹر کا کام ہے حکومت کی تھوڑی بہت پالیسی ایسی ہونی چاہیے جب مال surplus ہو تو ایکسپورٹ ہو جائے جب deficiency ہو تو باہر سے آجائے ورنہ یہ کام زیادہ تر ٹریڈرز کوکرنا چاہیے کیونکہ آلو اور پیاز semi-perishables ہیں دو تین مہینے ان کی لائف ہے دودھ یا پھل کی طرح totally perishables نہیں ہیں خیال تھا کہ شاید حکومت اس آپریشن میں آئے تو وہ کسی حد تک چل سکے ' ہوا یہ کہ جب ۱۹۹۰ء میں پی پی کی گورنمنٹ تھی اس وقت maximum potato خریدے گئے جو 34 کروڑ کا نقصان ہے اس میں ۱۳ کروڑ کا نقصان اسے ایک سال میں ہوا کیونکہ جب آپ پولیٹیکلی اے ایم ایس ایل کو فورس کریں جو

آتا ہے اس کے آکو خریدو تو جو سب سٹینڈرڈ آکو ہیں وہ گورنمنٹ کو بیچتے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمیں minimum support price دو اور جو بہتر آکو ہیں وہ مارکیٹ میں اچھی قیمت پر بیچے جاتے ہیں۔

The AMSL because of political interference, left holding - the worst possible quality and in fact sub-standard quality which has to purchase then it may make losses because it can't sell that quantity. In any case the Government's ability to undertake this kind of state......

کب بیچو کتنا بیچو، وہ صحیح نہیں ہوتا۔ آڑھتی جو ہیں یہ خریدتے بھی ہیں بیچتے بھی ہیں۔ لیکن ان کو تجربہ ہے کہ اس میں وہ نقصان نہ کریں۔ تو یہ بات تو ظاہر ہے کہ اس میں جو residual functions ہیں اور جو ہمارے پچھلے ۱۲ سال گزرے ہیں اس میں انہوں نے صرف دو تین سالوں میں active intervention کی ہے۔ باقیوں میں ان کی جو intevention ہے وہ marginal تھی کیونکہ زیادہ تر قیمت جو ہے minimum support price سے اگر اوپر رہے تو AMSL does not intervene جب وہ in distress ہو تو اس وقت زیادہ distress پیدا ہوتی ہیں کیونکہ مارکیٹ میں قیمتیں کم ہوتی ہیں اور malpractices ہوتی ہیں۔ کس کا خریدیں کس کا نہ خریدیں پولیٹیکل مداخلت ہوتی ہے۔ تو وہ function بھی صحیح نہیں چل رہا۔ اس لئے میں مودبانہ گزارش کروں گا کہ جو ان سات آٹھ سال کی کارروائی کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ ادارہ اپنے مقاصد پورے نہیں کرسکا اور نہ اس کی سرگرمیاں بڑھائی جا سکتی ہیں اور نہ صحیح طور پر ادا ہو سکتی ہیں۔ یہ بڑا سوچا سمجھا فیصلہ ہے اس کو یہ رنگ دینا کہ ایگریکلچر کی بات نہیں ہو رہی وغیرہ میرا خیال ہے relevant نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ادارہ کوئی ایگریکلچر کی خاص خدمت نہیں کررہا جو اس کے residual functions ہیں اور جو ہونے چاہئیں جو original functions ہیں وہ نہیں ہیں۔ وہ پاسکو کی چٹھی انہوں نے جو پڑھی کہ انکار کرتا ہے یہ صحیح نہیں ہے اس کے انتظامات کردیئے گئے ہیں کہ وہ اس کو take over کرے اور انہوں نے agree کرلیا ہے۔ وہ دونوں support price operation جو ہے اس کو جاری رکھیں گے۔ اور پاسکو چونکہ بڑا ادارہ ہے۔ اس کی presence بھی ہر جگہ ملک میں ہے۔ اس لئے یہ مشکل تھی کہ جب پانچ سال میں

ایک surplus crop آتی ہے یا دو دفعہ آتی ہے تو باقی تین سال اس سٹاف کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا ۔ اس میں کم از کم ان کے پاس wheat کا کام ہے وہ تو جاری رہے گا ۔ کبھی کبھی وہ دال بھی procure کرتے ہیں تو اس وقت یہ بغیر extra expenditure کے کام سرانجام دے سکیں گے ۔

اب جو اہم مسئلہ ہے جس کو میں تسلیم کرتا ہوں جو ممبران نے پیش کیا ۔ وہ یہ ہے کہ جو بھی وجوہات تھیں after all یہ لوگ حکومت کے ملازم ہیں ان کا جو مستقبل ہے اس کا انتظام کیا جائے ۔ اس کے لئے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے خود ذاتی طور پر اس کیس میں دلچسپی لی جو میرا خیال ہے بہت کم وزراء نے لی ہوگی ۔ میں نے اس میں شروع ہی سے یہ جو گولڈن ہینڈ شیک کا فیصلہ کیا یہ Managing Director سے دو تین meetings میں کیا اور جیسے میں نے کہا کہ 15 جولائی کو آخری تاریخ ہے فرض کیجئے کسی کی 25 سال یا 20 سال ہو چکی ہے اور اس کی عمر 54/55 ہو چکی ہے تو اس کا گولڈن ہینڈ شیک اور جو اس کی باقی سروس ہے اس کے برابر ہی ہوگا یعنی اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا کام بھی پورا کر سکتا ہے اور تنخواہ بھی cover ہو جائے گی ۔ جن کی نوکری دس بارہ سال سے کم ہے ممکن ہے ان کو سوٹ نہ کرے لیکن زیادہ کو کرے گا ۔ اس کے بعد 142 میں سے ' ویسے ان کی منظور شدہ strength ۲۲۷ ہے لیکن جو لوگ imposition ہیں وہ 142 ہیں ۔ اس میں کوئی سو سے زیادہ جو ہیں وہ ایسے لوگ ہیں کہ ٹائپسٹ ہیں ڈرائیور ہیں چپراسی ہیں کلرک ہیں ' ان کی absorbtion میں کوئی problem نہیں ہوگی ۔

کہا گیا ہے کہ اس قسم کی آسامیاں موجود ہیں ۔ اور یہ پہلی دفعہ ہم نے فیصلہ کیا ہے ۔ جن محکموں کو ہم یہ سروسز آفر کررہے ہیں اگر وہ قبول نہیں کرتے تو ہم ان کو ان position کے against بھرتی نہیں کرنے دیں گے۔ اس کا مطلب ہے They have to go either without it. This is a major pressure. جتوئی صاحب جو کہتے ہیں کہ concrete ہم اس میں سے ٹک کریں کہ یہ فلاں جگہ چلا جائے وہ فلاں جگہ چلا جائے You have to give a chance to the MAHKMAS کہ کون نہیں suit کرتا ہے ۔ اس میں کس طریقے سے absorbtion ہو سکتی ہے۔ جب ایک مہینہ ان کو دیا

جائے گا 15 جولائی کے بعد ، اس کے بعد ہم یہ کہہ رہے ہیں اور شعبۂ عملہ کے پاس بھی میکنزم موجود ہے کیونکہ آسامیاں پر کرنے سے پہلے They have to make a request کہ ہمیں یہ fill کرنی ہیں۔ تو ہم اس میں سے ان کو نام allocate کر سکتے ہیں۔ یہ جو specific allocation کی تجویز ہے یہ stage II پر آسکتی ہے۔ سٹیج ۔ا پر نہیں آسکتی۔

ابھی آپ کے سیکریٹری صاحب نے مجھے کہا کہ ہمیں تین چار ریسرچ آفیسرز چائیں مجھے یہ لسٹ دیں اس میں سے میں select کرتا ہوں۔ اور بھی ایسے ہیں کہ جہاں پر ہم ان کو، میں نے بلکہ سیکریٹری زراعت سے پچھلے ہفتے میں تین دفعہ بات کی ہے کہ آپ کی پاسکو سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے جو لوگ ہیں ان کی وہاں گنجائش ہے۔ بلوچستان کے صرف گیارہ بارہ لوگ ہیں 142 میں سے ، اور یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ انشاء اللہ سارے کے سارے بلوچستان میں پاسکو کے دفاتر ہیں وہ absorb ہو جائیں گے ۔ اس طرح سندھ میں جوبعض دفاتر ہیں جہاں پر ہ لوگ کھپ سکتے ہیں۔ تو یہ فرنٹیئر میں جہاں تمباکو بورڈ ہے اور بھی کئی ادارے ہیں زرعی ترقیاتی بنک ہے جہاں ڈرائیور یا اس قسم کے ہیں جو low level staff ہے وہاں بھی کھپ سکتے ہیں۔ تو ہم نے یہ بھی مشق شروع کردی ہے کہ جو ہمارے پاس آسامیاں بن کر آئی ہیں وہ کون سی match ہوتی ہے مثلاً ڈرائیوروں کو کوئی پرابلم نہیں ہے وہ سب کے سب خود بخود allocate ہو سکتے ہیں۔ ہم نے زرعی بنک کو کہہ دیا ہے کہ نئے ڈرائیور مت لو ، جو یہاں کے ڈرائیور ہیں وہ تم لے لو ، تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اگر آپ چاہیں تو تین چار مہینے کے پھر اس پر بحث ہو سکتی ہے -----

جناب چیئرمین۔ اس اثناء میں کوئی مانیٹرنگ پروسس ہو سکتا ہے کہ آپ کو وہ اطلاع دیں کہ اتنے ہم نے کرنے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ بالکل جی ۔ Quarterly, monthly and fortnightly رپورٹ میں نے مانگی ہے۔

Mr. Chairman: They will inform you.

جناب سرتاج عزیز۔ مجھے اطلاع کریں گے کہ کتنے کھپ گئے ہیں اور کتنے رہ

گئے ہیں۔ اکتوبر میں جی انشاء اللہ آپ کو تسلی بخش رپورٹ دی جا سکے گی ۔

جناب چیئرمین۔ تو اس طرح دوبارہ ہاؤس کو فریش رپورٹ وزیر صاحب اکتوبر میں دیں گے کہ بھئی کتنی absorbtion ہوگئی ہے اور کتنے رہ گئے ہیں

And the fresh proposal that how to absorb the remaining .

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, I will read a para of the letter of the honourable Minister himself; he has written on 30-12-92, Sir, I have got a photo copy of the letter. This says, "Agricultrue Marketing Storage Private Limited has been playing an important role in-undertaking suport price operation relating to potatoes and onions for the benefit of small growers in the country. It is an uninterrupted operation in Frontier province. This is not only essential but also a corner stone of our Economic Policy providing assistance to small farmers. In this context, that action such as distribution of notice of Auqaf Department appears to be inexplicable. You have written to Haji Javed of some Auqaf Deparptment. because they were cancelling the lease given to this Organization." These are your views, Sir, about this organization only on 30-12-92. However, certainly this has come totally unless now.

Mr. Sartaj Aziz: (Un-audible)

Syed Abdullah Shah: Sir, how can they change their opinion so fast.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے یہ کاپی آپ ان کو دے دیں۔ وہ تصحیح کریں گے جی فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال ۔ جناب چیئرمین! ایک بات میں ضرور ہاؤس کے نوٹس میں لاؤں گا کہ یہ سرتاج عزیز صاحب ہی کی شخصیت تھی کہ جنہوں نے زرعی کمیشن کے چیئرمین کی حیثیت سے تمام پاکستان میں جب دورہ کیا تو چھوٹے growers کے مسائل کے سلسلے

میں انہوں نے رپورٹ ترتیب دی ۔ اگر کسی نے نہیں پڑھی تو میں رپورٹ کل لے آتا ہوں اس رپورٹ میں انہوں نے تمام agriculture producers کے لئے تمام measures suggest کئے ہیں ۔ اس میں کوآپریٹو مومنٹ suggest کیا ہے ۔ اور اس organization کا بھی ذکر ہے ۔ عرض صرف یہ ہے کہ یہ یقین دہانی تو آپ نے کرا دی ہے کہ اس میں کوئی آدمی بےروزگار نہیں ہوگا اس کا پرکیس بھی جا دیا ہے۔ میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ سرتاج عزیز صاحب نہایت مصروف آدمی ہیں ۔ ان کے پاس دنیا کے تمام کام ہیں یہ ایک محکمہ ہے یہ فائل کون لے جائے گا آج اگر یہ چلے گئے ان کو پوچھنے والا کون ہو گا وزارت کے اندر۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسا سسٹم بنا دیں۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں اب ان کو تین چار مہینے کا وقت دے دیں اکتوبر میں دوبارہ آئے گا ۔

سید فصیح اقبال ۔سر اکتوبر میں تو بہت دیر ہے ۔

جناب چیئرمین۔ فصیح اقبال صاحب ، وقت تو دینا پڑتا ہے۔

سید فصیح اقبال۔142 آدمیوں کے لئے چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین۔ اگر اکتوبر بہت دور ہے تو ستمبر کرلیتے ہیں۔

سید فصیح اقبال۔ٹھیک ہے کچھ تو کم کریں ناں ۔

جناب چیئرمین۔ تو ستمبر میں دوبارہ review ہو جائے گا ۔

سید فصیح اقبال ۔اچھا کوئی بے روزگار نہیں ہوگا اور ہمارے زمینداروں کا کیا ہوگا؟

جناب چیئرمین ۔ جو میں سمجھا ہوں وہ PASCO لے لے گا اس ادارے کے functions کو ------

(مداخلت)

Mr. Chairman: Sartaj Aziz Sahib, do you understand correctly that the functions of this organization will be taken over by PASCO? Is it correct?

Mr. Sartaj Aziz: The support price functions of onions and potatoes only will be taken over by PASCO.

جو فنکشنز تھے کو آپریٹو وغیرہ organize کرے وہ ' وہ نہیں کررہے۔

جناب چیئرمین۔اچھا دوسری چیز یہ جو آپ review کا ہے پیش کرنے کا ' یہ ستمبر میں آپ کردیں۔

جناب سرتاج عزیز۔نہیں جی ہماری dead line ۳۰ ستمبر ہے۔ ویسے اکتوبر بہتر ہے۔ لیکن عارضی رپورٹ پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین۔عارضی رپورٹ ہی دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز۔وہ ہو گی on the absorption of the staff.

PRIVILEGE MOTION

جناب چیئرمین۔ جی پریولج موشن فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال ۔جناب میری درخواست تھی کہ اسے کمیٹی میں بھیج دیں لیکن وزیر صاحب کی خواہش ہے کہ ڈیفر کردیں ۔تو ٹھیک ہے ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر حقائق بتا دیں گے۔

چوہدری اسد الرحمن ڈیفر کر دیں جی۔

جناب چیئرمین۔جی ڈیفر کردی ہے جی۔جی سید اقبال حیدر۔

RE: TRANSFER OF QUARTERS TO THE ALLOTTEES ON OWNERSHIP BASIS

Syed Iqbal Haider: Sir, there is a another privilege motion which was filed yesterday regarding G-6. I think its file is before your honour Sir. I may just

read it, Sir, then it can be deferred. Because the only problem is that, Sir, it is a very important issue relating to the G-6 quarters and I beg to move the following privilege motion that my privilege and the privilege of the Senate Standing Committee on Housing and Works and the privielge of House itself has been violated by the ad hoc decision of the Prime Minister to give G-6 quarters to their occupants as against the specific recommendations of the Senate Standing Committee and the rejection by the Senate itself of the Bill proposing to hand over these quarters to the occupants. Sir, this is a very important issue because it may create a lot of hardships.......

چوہدری امیر حسین ۔ جناب والا! میں نے معزز رکن کو گزارش کی تھی کہ اس کی consideration defer فرمائی جائے۔

سید اقبال حیدر ۔ ٹھیک ہے جناب اور جناب والا ، سید عبداللہ شاہ صاحب بھی تحریک استحقاق دستخط کرکے فائل کررہے ہیں ۔ It should be clubbed together

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے یہ اب آئیٹم نمبر ۲ ہے اس میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس ہیں اب اس کا جائیں کہ اس کو کیسے handle کرنا ہے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب والا! ابھی اہم تحاریک التوا باقی ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ، اب تحاریک التوا لیتے ہیں یہ پہلے سید اقبال حیدر صاحب کے نام ہے لیکن وزیرمملکت برائے امور خارجہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے جانا ہے ۔

جناب محمد صدیق خان کانجو ۔ جناب یہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ تحاریک التوا پہلے لیں ۔

جناب چیئرمین ۔ تو ۱۶ اور ۱۷ دونوں پروفیسر خورشید احمد صاحب کے ہیں دونوں ساتھ لے لیتے ہیں جی پروفیسر صاحب ۔

(i) RE: ATTACK ON A BATTALIAN OF PAK. ARMY IN MOGADISHU BY SOMALI GUNMEN

پروفیسر خورشید احمد۔ "پیر کے روز کمبوڈیا میں کھیمبروج کے چھاپہ ماروں نے اقوام متحدہ کی امن کارروائیوں میں شامل پاکستانی فوج کی ایک بٹالین پر مارٹروں اور راکٹوں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں پاکستانی فوجی زخمی ہو گئے۔ یہ ایک اہم اور قومی نوعیت کا فوری مسئلہ ہے اس لئے معمول کی کارروائی روک کر فوری بحث کی جائے"۔ اور دوسری کا تعلق صومالیہ سے ہے وہ بھی میں ساتھ ہی پڑھ دیتا ہوں۔

"صومالیہ میں متعین امن فوج کے پاکستانی دستوں پر حملے سے 24 پاکستانی فوجی شہید اور 50 زخمی ہوگئے۔ یہ ایک اہم اور فوری نوعیت کا معاملہ ہے لہذا معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔"

Mr. Muhamamd Siddique Khan Kanju: Sir, I oppose it.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب! اس موضوع پر میں نے ابھی تحریک التوا دی ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی تحریک التوا دیکھتے ہیں کہ ملی ہے یا نہیں تو اتنے میں اقبال حیدر صاحب آپ اپنی تحریک التوا پڑھ دیں۔

Syed Iqbal Haider: I, humbly request that ordinary business of the House may kindly be adjourned to consider the following adjournment motion of urgent nature an of public importance.

"It is reported in the 'The News' of 6th June, 1993 and other - national newspapers that 24 Pakistani troops were killed in Mogadishu by Somali gunmen, several Pak. Army soldiers were wounded and 10 Pak. army soldiers were missing or kidnapped, without any provocation or aggression from Pak. Army which was part of peacekeeping force of UN in Somalia.

The aforesaid motion raises an urgent and important issue of public

interest and deserves to be discussed and admitted in the House.

جناب چیئرمین۔حافظ صاحب آپ کے پاس اس تحریک التوا کی کاپی ہے۔

حافظ حسین احمد۔جناب والا! ایک تو آپ نے تحریک التوا کے لئے تہہ خانے میں آفس رکھا ہے جہاں پر لوگ گاڑیاں پارک کرتے ہیں لہذا میں گزارش کروں گا کہ کم از کم سب کے لئے تو جگہ ہے لیکن تحریک التوا کے لئے ہمیں وہاں جانا پڑتا ہے اور ہم یہاں پر عملے کے کسی آدمی کو دے دیتے ہیں آپ نے خود کہا تھا کہ دے دیا کریں اب اس کا حشر یہ ہے کہ وہ گم ہو جاتے ہیں تو ہم کیا کریں۔

جناب چیئرمین۔تو آپ سیکریٹری جنرل صاحب کو دے دیا کریں۔

حافظ حسین احمد۔اب ہر وقت تو سیکریٹری جنرل صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔اس کا بھی سوچتے ہیں اور ہم نے جو سروس سنٹر بنایا ہے انہیں دے دیا کریں وہاں پر ذمہ دار آدمی بٹھا دیں گے بہرحال آپ کی طرف سے بھی یہی تحریک ہم پڑھی ہوئی تصور کرلیتے ہیں کیا ایوان اس کی اجازت دیتا ہے۔

(اجازت دی گئی)

جناب چیئرمین۔جی حافظ حسین احمد صاحب بھی اس تحریک میں شامل ہیں ، جی جناب۔

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Thank you Mr. Chairman. First of all I will talk about the troops in Combodia and then I will tell you about what happened in Mogadishu.

پروفیسر خورشید احمد۔اگر وزیر صاحب ہمیں کچھ کہنے کا موقع دیں اور اس کے بعد کچھ فرمائیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو۔جس طرح آپ فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔تقریر نہیں کریں گے مختصر سی بات کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے پروفیسر خورشید احمد صاحب آپ پہلے فرمادیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔میری نگاہ میں چونکہ دونوں ایشوز ایک سے ہی ہیں تو میں صرف دو تین نکات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ پہلی بات یہ ہے کہ پاکستان کے دستور کے تحت وہ Armed Forces functions کے نہیں ہیں میرے علم کی حد تک ان میں پاکستان کی سرزمین سے باہر پاکستان کی فوج کو بھیجنے کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے اور اس کے لئے جناب چیئرمین میں ریفر کروں گا---

جناب چیئرمین۔اور ممانعت بھی کوئی نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔وہ صحیح ہے ممانعت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔یہ مسئلہ ہائیکورٹ میں گیا تھا اور انہوں نے یہی کہا تھا کہ ممانعت کوئی نہیں آپ بھیج سکتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔بہرحال اگر یہ چیز ہے تو میں اس پر زیادہ پریس نہیں کروں گا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بات محل نظر ہے اس لئے کہ اس کے الفاظ سارے ایسے ہیں کہ وہ پاکستان کی national security اور territory تو اس لئے اس کو extend کرنا محلنظر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خصوصیت سے صومالیہ ایک خاص سازش ہے جس کے تحت وہاں پر یو این کا سہارا لے کر مغربی اقوام اپنی فوجوں کو لارہی ہیں اور اس میں انہوں نے ایتھوپیا میں ایک role play کیا ہے خدا کا شکر ہے کہ وہاں خانہ جنگی ختم ہوئی اریٹیریا آزاد ہوا اب صومالیہ نشانہ ہے ۔ صومالیہ کی تقسیم اس کا ایک حصہ ہے اور اس کے بعد پھر سوڈان کو کارنر کرنا یہ پورے کا پورا جو منصوبہ ہے آخر اس میں پاکستان ان تمام دوسرے پہلوؤں کو سامنے رکھے بغیر کہ جو strategic ہیں محض اس بات سے کہ یو این نے کہا ہے اور ہم جارہے ہیں۔

تیسری چیز یہ ہے کہ صومالیہ میں یو این فورسسز نے جس انداز سے وہ گئی تھیں وہ انہیں فوڈ سپلائیز فراہم کرتیں اور اس کے بعد سے اب صورتحال یہ بدلی ہے کہ افریقہ versus colonial forces اور اس کے اندر پاکستان colonial forces کا حصہ نظر آرہا ہے اور یہی انداز ہے کہ جس سے پورے افریقی اس کو دیکھ رہے ہیں۔ میں

ابھی امریکہ اور یورپ کا دورہ کرکے آرہا ہوں جہاں میں گیا ہوں مجھ سے سب سے زیادہ یہی سوال کیا گیا کہ آخر پاکستان کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ امریکہ کا آلہ کار بن کر افریقہ میں یہ لڑائی جا کر لڑے پاکستان کو نیک نامی حاصل تھی پاکستان کے بارے میں لوگوں کو بڑی اچھی توقعات تھیں پاکستان کو انہوں نے ہمیشہ anti-colonial پایا ان حالات کے اندر پاکستان کی پوزیشن خراب ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے تقریباً پانچ ہزار ہماری فوج صومالیہ میں ہے اور ایک ہزار آٹھ سو غالباً کمبوڈیا میں ہے اور بوسنیا کے لئے ہم نے بڑا ہی تیر مارا ہے تین ہزار کی پیشکش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ مناسب proportion ہونا چاہیئے اور یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جن کا تعلق ہماری خارجہ پالیسی سے پاکستان کے image سے ہے اور پاکستان جو کردار ادا کرسکتا ہے آجکی دنیا میں اس سے ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی کہ بہرحال پاکستانیوں کی جان کا نقصان ہونا۔ ایک فرد کی جان کا نقصان ہونا بھی ایک بہت بڑا سانحہ ہے ۔ ہمارے لئے ایک loss ہے اور جس طرح صومالیہ میں ہوا ہے وہ تو حقیقت یہ ہے کہ پوری انسانی برادری کے خلاف ایک کارروائی ہے تو ان تمام وجوہ کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے اور ہم چاہیں گے کہ محترم وزیر مملکت برائے امور خارجہ ان تمام پہلوؤں کا احاطہ اپنے جواب میں کریں۔

سید **اقبال** حیدر۔ پروفیسر خورشید صاحب کے نقطہ نظر سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے وقت کو بچاتے ہوئے میں صرف اتنا add کروں گا کہ صومالیہ نہ صرف ایک افریقی ملک ہے ، تیسری دنیا کا ملک بلکہ یہ ایک مسلمانوں کا ملک ہے اور وہاں پر پاکستان کی افواج کے خلاف سب سے زیادہ نفرت نہیں بلکہ انہیں دکھ ہے کہ ہم مسلمانوں کے اوپر مسلمان ملک کی فوج کیوں آئی ہے۔ دیکھیں انہوں نے تشدد کا نشانہ نہ اٹالین فورس کو بنایا' نہ امریکن فورس کو بنایا نہ کسی یورپی ملک کی فورس کو بنایا ' انہیں سب سے زیادہ دکھ اور غصہ اس بات پر ہے کہ صومالیہ جو کہ مسلمانوں کا ملک ہے اس میں اس طرح کہ صومالیہ کی خانہ جنگی میں پاکستان مسلم ملک کی افواج کے مسلم بھائی جو ہیں وہاں آ کر ان کی سرکوبی--- یا وہاں پر کیوں دخل دے رہے ہیں peace keeping ہی سہی میں مانتا ہوں اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے علاوہ کوئی اور مسلمان ملک ایسا نہیں پوری دنیا میں جس

نے صومالیہ میں اپنی فوجیں بھیجنے کی peace keeping purposes کے لئے بھی زحمت کی ہو۔ تو ہم کیوں اپنے مسلمان ملکوں میں ----

چوہدری امیر حسین ۔وہاں مراکش کی فوج موجود ہے ۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر ۔ بہرحال ہمیں مسلمان ممالک میں خاص طور سے اور تیسری دنیا کے ممالک میں خاص طور سے اپنی افواج کو بھیجنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور یہ کوئی اچھی پالیسی نہیں ہے اور اگر واقعی ہمیں کہیں فوج بھیجنے کی شدید ضرورت ہے تو وہ ہے بوسنیا اور وہاں پر پانچ ہزار ، پندرہ سو نہیں بلکہ میں تو چاہوں گا کہ ایک دو ڈویژن فوج بوسنیا میں بھیجی جائیں تا کہ بوسنیا کی تقسیم کو روکا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی حافظ حسین احمد صاحب ، آپ موور نہیں ہیں جناب آپ کو اجازت نہیں ہوگی ۔ نہیں نہیں I think we must follow the rules. اس طرح وہ دو دو منٹ جو ہیں ----

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین! آئین کی آرٹیکل 243 کے تحت مسلح افواج کا استعمال اور کنٹرول وفاقی حکومت کے پاس ہی رہتا ہے ۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے پاکستان کی مسلح افواج کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس وقت صومالیہ اور کمبوڈیا میں بھی پاک افواج مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہے۔ جناب چیئرمین! امریکی سامراج کے نیو ورلڈ کے تحت امریکی سامراج اس وقت مسلمانوں کے خلاف پورے عالم میں صف آرا ہے ۔ وہ صومالیہ ہو ، کمبوڈیا ہو ، بوسنیا ہو ، عراق ہو اور پاکستان بھی اس میں شامل ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک طرف ہماری حکومت یہ ڈھنڈورا پیٹتی ہے کہ جناب ہم نیو ورلڈ آرڈر کے خلاف ہیں ۔ ہم عالم اسلام کے لئے جوہری ہتھیار تیار کریں گے ، ہم اپنا دفاع کریں گے ، ہم نے کشکول توڑ دیا ہے اور ہمارے خلاف جو دہشت گردی کے منصوبے ہیں ان کو ہم ناکام بنائیں گے ۔ لیکن دوسری جانب سے پاکستان کی حکومت افواج پاکستان کو امریکی سامراج کے مفادات کے لئے استعمال کر رہی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی چھتری تلے امریکی سامراج مسلم ممالک کو جہاں

پر انہیں خطرات ہیں کہ وہ نیو ورلڈ آرڈر کے لئے مزاحمت کریں گے انہیں استعمال کرتی ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت پارلیمنٹ کی supremacy کے بڑے دعوے ہو رہے ہیں لیکن میں پوچھنا چاہوں گا کہ اتنا بڑا فیصلہ کرنے پر پارلیمنٹ کو کیوں اعتماد میں نہیں لیا جاتا۔

جناب چیئرمین! آئین کے آرٹیکل 243 کے تحت ان کی تنخواہوں اور بھتہ جات کا تعین پارلیمنٹ کرتی ہے ۔ بجٹ میں اس وقت جو ہماری اقتصادی صورتحال ہے اس کے تحت عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ ہے ۔ یقیناً سب سے زیادہ جو بجٹ ہے وہ مسلح افواج کے لئے ہے۔ لوگ اپنے پیٹ کاٹ کر ٹیکس دے کر مسلح افواج کے جرنیلوں کو، مسلح افواج کے افراد کو پالتے ہیں ۔ اور ان کے لئے اسلحہ فراہم کرتے ہیں، کس لئے ؛ اس لئے کہ وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں اور پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کا دفاع کریں ۔ اگر پاکستان کے عوام سے پوچھا جائے تو قطعاً وہ اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ مسلح افراد جو ہمارے ٹیکسوں پر پلتے ہیں انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ جاکر بیرون ملک امریکی سامراج کے مفادات کے لئے مسلمانوں کا قتل عام کریں ۔ جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آج جو عالمی صورتحال ہے جس کی زد میں پاکستان بھی آرہا ہے اور بوسنیا ہے اور کمبوڈیاہے اور صومالیہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اصل مسئلہ کیا ہے ۔ اگر تاریخ کو دیکھیں تو وہ عالماسلام کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں ۔ کمبوڈیا اور صومالیہ نہیں بلکہ وہ سوڈان پر بھی پہنچنے والے ہیں کیونکہ وہاں یورانیم پیدا ہوتا ہے ۔ وہاں سے اس یورانیم کی سپلائی مسلم ممالک کو جاری ہے ۔ جناب ان حقائق کو دیکھتے ہوئے میں یہی گزارش کروں گا کہ ہمیں خارجہ پالیسی کے بارے میں واضح طور پر وہ احکامات جاری کرنے چاہئیں جو یہاں کے ہمارے اسلامی شعائر اور ہماری جو غیرت ایمانی اور یہاں کی عوام کی خواہشات ہیں ان کے مطابق ہوں فوری طور وفاقی حکومت اپنی اس غلطی کا اعتراف کرے اور وزیر خارجہ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ یہ اعتراف کریں کہ ہم نے غلطی کی ہے اور آئندہ کے لئے اس قسم کے شرمناک اقدامات سے پہلو تہی کی جائے ۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔جناب صدیق خان کانجو صاحب جی جناب۔

This is not a general discussion, it is an adjournment motion. You can't ask a question on an adjournment motion. You put a question then we will ask the

Ministry to answer it.

جی جناب

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Sir, I think there has been lot of concern about our troops which have been sent to Somalia. I want to clarify here that they are under the UN Peacekeeping Force and United States as has been mentioned here by Hafiz Hussain Ahmad and Syed Iqbal Haider Sahib and Professor Sahib it is totally baseless, wrong and I very categorically say here we are participating in the UN Peacekeeping Force and not under the US flag at all. Sir, I would take up Somalia first and then I will try to apprise the House about our troops in Combodia.

In fact, Sir, the Government shares fully the concern of the honourable members of this House over the casualties suffered by Pakistani contingent in Somalia. Sir, the maximum number of casualties took place on June 5, 1993 when an unprovoked attack by the forces of Somali warlord Mr. Farrah Adeed caused the death of 24 of our soldiers while 56 were injured, Sir. They were wounded. Actually what had happened was, it was a follow up of what the Somalia's different leaders, different factions had taken a decision early part of the year in Ethiopia in Adisababa. And by that time it was only that according to what they had already decided among themselves that the UN Peacekeeping Force would go and check for themselves different factions would open up their ammunition and a full inventory would be made. So, our troops started at about 6:30 in the morning. By 10:00 they had already made the inventory. It was totally unprovoked. It has been an act of certain criminals. Our troops are there, they were the first one up there to land. The OIC had requested for this. The UN Secretary General had requested for this. There is no question that we were there for some other reason. Not at all. It

was basically, our troops went to an extent even to sharing there food, sharing there medicines and there were thousands and thousands Somalis who were being looked after by our medical teams up there. It has been a very very popular move amongst all the contingents who ever were there, Pakistan was hailed the most. So, there is no question as such as it is being painted. I think, there is certain clarity of perception which I wanted to make here, Sir, which is totally baseless as has been said by the honourable members.

Sir, after the incident of 5th June, the Government took a number of urgent steps to ensure proper treatment for the wounded soldiers and the repatriation of the bodies of the Shaheeds. An emergency cell was opened in the Foreign Office to coordinate all actions relating to the situation as well as to provide upto date information to the relatives of our troops, Sir. The Government also initiated move to ensure that such tragic incidents are not repeated in the future. Our permanent representative to the UN called emergency meeting of the Security Council to consider this grave incident. The Security Council, Sir, it was a Sunday but I think that in itself is called historical that on Sunday the Security Council because of the urgency of the matter did meet. They adopted a resolution on 6th June which strongly condemned armed attacks and authorised it to take all necessary measures against those responsible for the armed attacks including against those responsible for public inciting such attacks. The resolution also provided for the investigation of the actions of those responsible and for their arrest, prosecution, trial and punishment. The resolution further urges member states of the UN to contribute on an emergency basis armed personal carriers that is the APCs, tanks and attack helicopters in order to provide UNISON to the capabilaity to effectively confront and deter armed attacks against him. Sir, we have also stressed upon the

UN the need to rotate athe contingents of the various countries during planning operations. As a result in the last operation involving the attack on Aideeds strong holds in Mogadishu. Other troops were used in first phase and our troops were used in the second phase.

Mr. Chairman, we are deeply grieved and saddened definitely at the loss of life of our soldiers. The Security Council as well as the Secretary General of the UN, Sir, have expressed their appreciation and admiration for the courage and discipline of our soldiers. Paksitan is proud of its Jawans who have equated themselves honourably and validly in the most trying circumstances for a very noble cause. Pakistan has also approached the UN to pay full compensation to our soldiers who were killed or wounded in Somalia.

Mr. Chairman, the above facts I believe would reveal to the honourable members that the Government is fully alive to the situation in Somalia and that it is taking all appropriate measures to ensure maximum security for our troops. At the same time I would like to reaffirm the Government's commitment to the UN peace keeping operations in Somalia. These operations were undertaken in respect to the decision of the UN Security Council and equally important were fully endorsed by the organization of the Islamic Conference. Our participation in the Somalia operation Sir, was prompted by the plight of our Somali brothers who were caught in an unending cycle of civil strife and famine the presence of Pakistani troops in the UN force have been welcomed and appreciated by the majority of the Somali people. Sir, with my loud voice I would say that attack on our troops on June 5, Mr. Chairman, was the work of a criminal action that is, a vested interest in perpetuating instability and strife in Somalia. We shall not be cowed down by such criminal elements. In view of what I have stated above, I request the

honourable members, the Government is alive to the situation, we have taken full conginizance of whatever is happened on all fora. I would request them not to press for this motion, Sir.

Now, Sir, I come over to Combodia. There I would like to place certain facts through you, before the honourable members of the Senate, Sir. Sir, Pakistani platoon located in Phon Tong that come under attack on 7th of June Sir, by 250 soldiers from the National Army of Democratic Combodia using about B-40 rockets, mortars and small arms. The Pakistani platoon returned fire and and it is believed, Sir, that several of assailants were either injured or killed. The attack was directed at the Pakistani compound and at the Combodian people's armed forces headquarters located nearby. As a result of the attack two members of the Pakistani platoon were injured and were evacuated to the hospital for treatment. The President of the United Nations Security Council, in consultation with our Mission to the UN in New York, issued a statement on 8th of June, Sir, in which he expressed strong condemnation of the Security Council of the armed attack against the Pakistani platoon and other UN peacekeeping forces deployed in Combodia.

The Council Sir, also demanded that all attacks against the UN forcesd should cease immediately and reiterated its warning, that it would take appropriate measures against against those who were threatening the safety and security of the UN TAG personel. Mr.Chairman, the mandate of the UN Transitional Authority in Combodia was to supervise the country's administration until the formation of a new national government in Combodia. As a result of an environment of peace, security and neutrality created for free and fair elections under UN supervision. Elections in Combodia, Sir,as you know, have been concluded in May this year.

The UNTAG forces including the Pakistani contingent are to return by the end of August. A few Army personnel would stay back in Combodia to participate in the UNTAG activities related to the rehabilitation of the country. Pakistan is proudof its participation in the UN peace keeping operation in Combodia which has resulted in the holding of free and fair elections and paved the way for the peaceful rehabilitation and reconstruction of a country devastated by war and terror during the last over 20 years.

Mr. Chairman, the Government of Pakistan closely looks after its military personnel depoted to various UN peace keeping operations. We salute the courage and bravery of our soldiers who have equated most honourably in trying and difficult conditions. Their professionalism and discipline has received the admiration of entire international community particualrly the UN Security Council and the UN Secretary General. The Government of Pakistan share this sorrow of the family of the Army personnel who were wounded in Combodia. Both of them have been repatriated to Pakistan, Sir.

In view of what I have stated before this House, Sir, I would again request that an incident did take place we were alive to it. We took action at all fora. Sir, I would request the honourable members not to press this motion. Thank you, Mr. Chairman.

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین جہاں تک کمبوڈیا کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر محترم کی وضاحت کے بعد جو مقصد تھا اس موشن کا وہ پورا ہو جاتا ہے۔ صومالیہ کے بارے میں ، میں پورے ادب سے یہ بات عرض کروں گا کہ اگر حقیقی طور پر یونائیٹڈ نیشن کے تحت کوئی peacekeeping force ہو یا یونائیٹڈ نیشنز کے جو پرامن مقاصد ہیں ان کی تکمیل کے لئے کوئی خدمت انجام دیں یا کہیں فاقہ زدوں کی مدد کے لئے ہم کوئی خدمت انجام دیں تو یہ ہم پاکستان کی عزت کو بھی چار چاند لگائیں گے اور جو

اسلام کے مقاصد ہیں ان کو بھی پورا کریں گے لیکن جہاں UN کو use کیا جانے کچھ خاص مقاصد کے لئے اور ورلڈ پاورز خاص طور پر امریکہ جو اب واحد پاور ہے وہ use کرے ہم کو محض .U.N کی چھتری دکھا کر کے تو ہم ان حقائق سے آنکھیں نہیں چرا سکتے اس بارے میں میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ میرا مقصد حقیقت میں فارن آفس کو متوجہ کرنا ہے کہ وہ زیادہ گہرائی میں جاکر کے حالات کا تجزیہ کرے اور محض ظاہری چیزوں پر نہ جائے بلکہ یہ دیکھے کہ کہاں .U.N کے حقیقی مقاصد پورے ہو رہے ہیں ۔ جہاں ہمیں کردار ادا کرنا چاہیے اور کہاں UN کو misuse کیا جارہا ہے ۔ اور وہاں ہمیں اپنا دامن بچانا چاہیے ۔ صومالیہ میں جس وقت ہماری فوجیں فوڈ سپلائی کے لئے گئی ہیں تو لوگوں نے welcome کیا اور پاکستانیوں کا contribution اچھا تھا لیکن in between ایک فرق واقع ہوا جب امریکہ نے یہ بات طے کرلی کہ اسے اپنی فوجیں وہاں پر اتارنی ہیں اور ان کے ذریعے سے قوت کا استعمال کرنا ہے وہاں کے عناصر کے خلاف جن کو آج یہ بات لوگ کہہ رہے ہیں ۔ ریکارڈ کے لئے عرض کروں کل بش صاحب کے ساتھ ان کے فوٹو آرہے تھے ٹی وی پر میں نے خود تصویریں دیکھی ہیں یہی ان کے ساتھ معاملات کررہے تھے جو نقشہ انہوں نے اس کے بعد بنایا ہے اس میں وہ پرامن مقاصد اور فوڈ سپلائی کا مسئلہ بالکل پیچھے چلا گیا ہے اور خالص فوج کشی اور یہ بھی ٹھیک ہے سیکریٹری جنرل نے یہ باتیں کہی ہیں یہ تمام' لیکن جس وقت امریکہ نے یہ طے کیا کہ اس کی فوجوں کو وہاں استعمال کیا جاتا ہے اور وہ لیڈ کریں گے اور جو اہم مشن ہیں وہ خود امریکہ نے کئے تو یہ تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اس پہلو میں یہ تجویز دوں گا کہ اگر سینٹ کی کمیٹی برائے فارن آفیئرز جو ہے وہ اس مسئلے پر غور کرے اس میں فارن آفس بھی آجائے اور جو جوہری فرق واقع ہوا ہے ۔ in between اس کو آپ دیکھیں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے انگلستان میں اپنی آنکھوں سے وہ TV coverage دیکھا ہے جو 5 جون سے لے کر اس کے ایک ہفتہ کے بعد تک بلکہ ۱۰ دن بعد تک آتا رہا ہے اور اس میں خصوصیت سے جس تصویر کو بار بار اور دن میں کئی بار ہر ٹی وی چینل پر دکھایا وہ' وہ تھی جس میں پاکستانی فوجی صومالی عورتوں اور بچوں کو مار رہے تھے گولیوں سے بھی اور بیٹیوں سے بھی یہ میں نے خود دیکھے ہیں اپنی آنکھوں سے ۔ آپ منگوا لیں

BBC اور TV دونوں پر یہ شو کیا گیا ہے مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے چاہے اپنے defence میں کیا ہو اور یہ بات 5 جون'6 جون کے واقعہ کے بعد ان چیزوں کو دیکھایا گیا ہے کہ جس سے ایک وجہ بنی اور پاکستان کی بدنامی ہوئی تو ان چیزوں کو بھی آپ لوگوں کو دیکھنا چاہیے محض یہ کہنا کہ ہمارے پاس UNO کی چھتری ہے یہ کافی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔بہرحال آپ پریس تو نہیں کرتے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔میں نے بات کہہ دی ہے ۔

جناب چیئرمین۔تو آپ بھی پریس نہیں کرتے ۔

سید اقبال حیدر۔میں تو سمجھتا ہوں کہ کیوں کہ یہ معاملہ اتنا اہم نوعیت کا ہے اس کی اہمیت پروفیسر خورشید احمد صاحب نے بھی واضح کی ہے۔ اگر discussion ہو تو----

جناب چیئرمین۔اب اور کیا بحث کریں گے جو اہم پہلو ہیں وہ سامنے آگئے ہیں اب بار بار بحث سے کوئی فائدہ نہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ہماری پاکستان کی افواج کو واپس بلانے کے لئے حکومت فوری احکامات جاری کرے کیونکہ یہ بہت ہی سنگین مسئلہ ہے ۔ تمام مسلم امہ میں ہماری بدنامی ہو رہی ہے ۔ اس طرح سے ہمارے -----

جناب چیئرمین۔اُس کا جواب ہم دیکھ لیں گے ۔ بہرحال in the light of this you will not press, I think. جی حافظ صاحب آپ بھی؛

حافظ حسین احمد۔جی میں مشکور ہوں اپنےوزیر محترم خارجہ کا ' صدیق کانجو صاحب وزیر خارجہ نہ ہوں تو بہت ہی بھلے انسان ہوتے ہیں ۔ میں ایک گزارش کروں گا کہ ان کی مجبوری ہے " عذر گناہ بد تر از گناہ " جہاں تک کمبوڈیا کا تعلق ہے میں پروفیسر صاحب سے اتفاق کروں گا ۔ لیکن صومالیہ کی جہاں تک بات ہے اور اس کے لئے جس انہوں نے اقوام متحدہ کی بات کی ہے میں ان سے اتنی گزارش کروں گا کہ کاش آپ انہیں یہ کہیں کہ کیا کشمیر میں کیا کچھ ہو رہا ہے جب کہ 1947-48 سے جو U.N.O. کی قراردادیں ہیں وہ تمام قرار دادیں pending ہیں اور واضح قراردادیں ہیں۔ کیا اس انداز سے وہ کشمیر میں ان

قراردادوں پر عملدرآمد نہیں کرواسکتے ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں ان کے اپنے مفادات ہیں خدا را آپ ان کو استعمال نہ کریں ۔ اقوام متحدہ کے انصاف کے پیمانے مختلف ہیں۔ مسلم ممالک کے لئے کچھ اور ہیں اور غیرمسلم ممالک کے لئے کچھ اور ہیں ۔ تو ہم یہ گزارش کریں گے کہ اس صورتحال کو سامنے رکھیں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ستم ظریقی ہوتی ہے جب یہ صورتحال پیدا ہوئی اس وقت یہاں نگران حکومت تھی اور ہمارے ان صاحبان کا جو اس وقت اپوزیشن میں تھے 38 دنوں کے لئے ان کا نقطہ نظر بالکل وہی تھا جو آج ہمارا ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ حکومت میں نہیں تھے اور ہمارے ساتھی خود یہ کہتے تھے کہ بڑی غلطی ہوئی ہے اور پوچھا جائے جناب شیربلخ مزاری سے ' پوچھا جائے جناب صدر محترم سے ' میں آج آپ سے یہی پوچھوں گا جناب اگر آپ حکومت ہوتے ہیں تو پھر آپ ان چیزوں کا دفاع کرتے ہیں اور جب آپ اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو آپ وہی بات کرتے ہیں ۔ میں حقیقت پسندانہ انداز میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی حقیقت پسندانہ انداز میں اس بات کو لیں اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے جتنے بھی عوام ہیں چاہے جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہیں ' اپوزشن سے ان کا تعلق ہو یا کسی بھی صوبے سے ہو ' وہ ان اقدامات کو پسند نہیں کرتے اور نہ عالم اسلام میں جس کی ہم بات کرتے ہیں۔ یہاں ہم وزیر خارجہ کو بلاتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ آپ ان مسائل سے اجتناب کریں۔ اتنا ضروری نہیں ہے کہ ہم ہر پھڈے میں اپنی ٹانگ ڈالیں ۔ اپنے مسائل اتنے گھمبیر ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہ ہمیں یقین دہانی کرائیں کہ آئندہ کے لئے وزارت خارجہ ان امور پر اور خصوصاً جس طرح پروفیسر صاحب نے کہا کہ اس مسئلے کو اور اس ایڈجرنمنٹ موشن کے تحت آپ اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں لے لیں ۔

Mr. Chairman: So, it is not being pressed.

لیکن آپ اس کا کوئی جواب دے دیں جو نکات انہوں نے اٹھائے ہیں۔

Do you want to say something on this?

محمد صدیق خان کانجو ۔ شکریہ' جناب چیئرمین! میں مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں .

محترم حافظ حسین احمد صاحب سے کہ .U.N.O کو یہ double standard ختم کرنے چاہییں اور جتنے بھی resolutions ہیں ان کی implementation ہو ' خواہ وہ بوسنیا ہو یا کشمیر ہو ۔ جناب! بنیادی طور پر کچھ جو باتیں پروفیسر خورشید صاحب نے فرمائیں ہیں اور مجھے خوشی ہوتی ہے کہ یہاں اس فلور سے میں ہمیشہ guidance لیتا ہوں اور سیکھنے کو بہت کچھ ملتا ہے۔ ایک چیز میں واضح کروں جناب کہ یہ perception جو ہے کہ بیچ میں پاکستانی فورسز کو کس paint کیا جارہا تھا

It is totally wrong. We had protested in fact to the CNN, to the BBC because he is right, for two-three days it was projected.

جو بچوں کو ، عورتوں کو پیچھے سے دکھاتے تھے rifle shots ہوتے تھے ہمارے troops کے اوپر اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ جناب ہم یقین کریں کہ peace keeping forces ہماری commitment جو انٹرنیشنل کمیونٹی کے ساتھ ہے ۔ آپ اچھی طرح واقف ہیں ایسے institutionalized طریقے سے آگے مختلف دنیا کے ممالک میں جا کر contribution کرنا It has always been applauded as far as Pakistan's contribution is concerned. میں ایک چیز کا مکمل طور پر یقین دلاتا ہوں--- بدقسمتی سے یہ ہو رہا ہے کہ یہاں مختلف ایشوز ہیں۔ وہاں پر internally خاص یہ سیاسی سلسلے چلے ہوئے ہیں۔ اس میں ہم یہ فیصلہ لیتے وقت کہ troops بھیجنے ہیں یا کیسے ہے ایک بہت ہی مشکل مرحلہ ہوتا ہے ۔

For example, Sir, Bosnia, it is not an easy thing to take a decision. We put in certain conditonalities before the U.N.

اس میں ہم air cover کی بات کررہے ہیں ریزولیوشن 836 کی وضاحت کے متعلق بات کریں troops میں اپنے آپ کو safety کے لئے retaliate کرنا یا اگر penetration ہو صرّبس کی safe barriers کی طرف سے heavy arms کے ساتھ تو We take all possible measures for safety. جو کچھ یہاں ہوا ۔ یہ جو warlord جس کو میں نے کہا پھر دہراؤں گا warlord۔ آپ کے ذریعے میں پروفیسر صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں because it was totally unprovoked. ایک چیز انہوں نے خود بیٹھ کر طے کی Somalians نے کہ جناب ہمارے جو ایمونیشن ڈمپ ہیں ان کی آپ artillery range بنائیں ۔ ان کے ایمونیشن ڈمپ کا ہم پر قرعہ آگرا ۔ کہ آپ

جاکر کریں۔ وہا ں جاکر یکدم ریڈیو پر یہ announcement شروع ہوگئی ۔ جو کہ ان کے
وہاں transmissions میں۔ Fara Adeed کہ جناب یہ ایک ایسا commotion create کر دیا گیا کہ
we were opposed, were not even prepared for that because our intention wasجہاں.
not that. ہم تو وہاں پر خواہ food supplies or medical care کے لئے گئے اتھے میرے
خیال میں ساری دنیا نے ، صرف صومالین نے نہیں، ساری دنیا نے اس کو appreciate کیا
ہے۔ And we were the first one to arrive there. انہوں نے کہا ہم نے 38 دن میں
مخالفت شروع کردی میں نہیں سمجھتا کہ حافظ صاحب نے یہ کہاں سے بات کھڑے کھڑے گھڑ
لی ہے ۔ کہ جناب We were opposed to the Serbian troops. No, not at all. In fact,
I think, this was an excellent move and I assure you here کہ ہم جب بھی اپنے troops
بھیجتے ہیں ۔ ہم پورے measures adopt کرتے ہیں ۔ Discussionsare held in GHQ
with the UN Military Advisors. ہم اپنے بھی conditonalities یہاں پر کرتے ہیں All
possible measures of safety لیتے ہیں اور دوسرا اگر وہاں پر کچھ ہو جائے تو یہ ہم
عمل کرتے ہیں ۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں

Mr. Chairman: Thank you. That concludes the discussion.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ایڈجرنمنٹ موشن کے لیں ہمارے پاس وقت نہیں ہے ۔

You have adjournment motions No.6 and 7, would you like to take No.6 first?

(ii) RE: ILLEGAL IMMIGRATION OF SOME PEOPLE ON FAKE PASSPORTS

Syed Iqbal Haider: Sir,

"It is reported in the daily 'The Pakistan Observer' dated 18th March, 1993 that according to a report of the concerned investigation agencies it has been revealed that 39 out of 79 smugglars in teh list which was sent to the Government

of Pakistan by Saudi authorities , had departed from Islamabad Airport. It is further reported that durting investigations, the accused Pakistani smugglars had revealed their contacts in FIA and airport authorities who helped them in departing from Islamabad Airport. The aforesaid motion raises an urgent and important issue of public interest and deserves to be discussed and admitted in the House.

Ch. Amir Hussain : Opposed.

سید اقبال حیدر۔ سر اس میں ----

جناب چیئرمین۔ نہیں - آپ کی بات آگئی ہے let him (Ch. Amir Hussain) make a statement.

Ch. Amir Hussain: Sir, I submit in this regard that illegal immigration is an international phenomenon posing a challenge to the Immigration Authority all over the world, Saudi arabia and Pakistan are no exceptions to this.

According to the information supplied by the Pakistan Embassy in Saudi Arabia, 70 people holdinig fake Pakistani Passports, visas were arrested by Saudi Custom/Immigration Authorities on charges of smuggling narcotics. At least, 40 of them travelled from Islamabad Airport. The forgery in passports and visas includes photo change, tampering with entries in profession and other columns, stamping/affixing of fake visas on the passports.

In this connection, the following measures were taken by the Ministry of terior to ensure that only genuine Pakistani with proper antecedents were permitted to proceed abroad. Strict control on issuance of passports and NIC is being exercised to prevent undesirable persons from securing Pakistani Passports. According to existing policy, the antecedents, national status of each applicant is verified from the local police authority before issuance of a passport. Officers,

officials of the Immigration Department, FIA reportedly responsible for despatch of such Pakistanis to Saudi Arabia have either been transferred from the Immigration check posts; Karachi, Islamabad or have been suspended and disciplinary proceedings initiated against them. They have been replaced by honest officials with moral integrity in order to ensure that illegal persons not are allowed to get boarding to Saudi Arabia and otehr countries. The Passport Control Cells, dealing with the offences relating to the Passport and Immigration, have been reactivated throughout Paksitan to conduct raids against the Narcotic agents involved in arranging forged travel documents. Good results have been achieved in Karachi, Lahore and Rawalpindi where successful raids have been conducted and officials of the FIA, Immigration staff, officials of the Passport Department have also been posted at all International Airports to double check the passports of outgoing passengers. Periodical meetings are being held with Counsellors. Visa Oficers of the various Embassies located in Islamabad and useful information is being exchanged for mutual benefit.

Since introductiion of the above measures, positive results have been achieved since February, 1993. Reportedly, no Pakistani has been arrested by the Saudi Arabian Immigratioin Authorities on charge of travelling on forged travel documents carrying narcotics. The incidents of deportation of Pakistanis by the foreign governments on the ground of fake travel documents have become almost non-excistence. These efforts have also been appreciated by the PIA authorities and by the foreign governments. It may be added hre that a new passport booklet with fool proof security features have been approved by the government which will make it almost impossible for forgers to temper with the Passports.

Besides that, Sir, a new policy has been initiated that the flight by which

the person or smuggler goes and he is caught there by the Immigration Department at the Airport and is deported back, the staff of that flight will be held responsible and strict action will be taken against all the persons who are ultimately held responsible. These are the measures which are being taken by the Government.

Mr. Chairman Thank you. Syed Iqbal Haider.

سید اقبال حیدر۔ جناب مجھے تھوڑا افسوس ہے کہ main issue کو انہوں نے tackle نہیں کیا ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پورے ملک کی بدنامی ہو رہی ہے۔ جناب یہ ۹۷ سمگلرز کا مسئلہ صرف جعلی پاسپورٹ تک محدود نہیں ہے اور یہ کس طرح سے چلے گئے۔ مسئلہ ہے ان smugglers کا۔ Exit Control List پر ان کے نام تھے ۔ ان لوگوں کو باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ Control List پر نام ہونے کے باوجود یہ لوگ پاکستان سے غائب ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جس سے پورے ملک کی بدنامی ہورہی ہے ۔ یہ پہلا issue نہیں ہے اس سے پہلے American State Department کے CIA نے بڑے بڑے یہاں کے smugglers اور Hero Lords اور Heroin smugglers کے ناموں کی لسٹ دے چکے ہیں ۔ ان کی گرفتاری کی بجائے وہ دندناتے پھرتے ہیں ۔ پورا ملک منشیات کے عذاب میں مبتلا ہے ۔ یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے ۔ میری آپ سے درخواست ہوگی کہ یہ پورا issue جو ہے یہ Heroin smugglers کا ۔ یہ زہر میرے اپنے نوجوانوں میں بھی پاکستان میں پھیلا ہوا ہے اور بیرون ملک ہم سب کو جاکر خفت اٹھانی پڑتی ہے ۔ ہمارے سامان کی اس طرح سے checking کی جاتی ہے ، اتنی دشواری ہوتی ہے عام شہری کو تو اتنا problem ہوتا ہے کہ اس کے ڈبے میں کہیں ہیروئن نہ ہو ۔ منشیات نہ ہو ۔ یہاں تک کہ میرے ایک عزیز تھے وہ اچار لے کر گئے تھے ۔ وہ لندن جارہے تھے ۔ ان کو کسی نے فرمائش کی تھی اس اچار کے اوپر انہیں چھ گھنٹے تک وہاں بیٹھنا پڑا ۔ جب تک کہ اس کا میڈیکل examination نہیں ہوگیا انہوں نے انہیں جانے نہیں دیا ۔ وہ یہ سمجھے کہ بھی کوئی ہیروئن کی ایک قسم ہے ۔ تو یہ بڑا مسئلہ ہے۔ جناب! اس کے اوپر سنجیدگی سے غور کریں اورجن افراد کو آپ نے ٹرانسفر کیا ہے ۔ یا جن کے خلاف کارروائی کی ہے۔ کم از کم ان کے نام ہی آپ

اپنے ریکارڈ پر لا دیں تاکہ ہمیں واقعی تسلی ہو کہ ان لوگوں کو کچھ تو سزا ملی ہے ۔ کچھ تو ان کے خلاف کارروائی ہوئی ۔ mere transfer is not good enough. جن کے خلاف آپ نے disciplinary action کے لئے یا prosecution کیا ان کے نام ضرور دیں ۔

Mr. Chairman: After all, he will look into all this. So, you are not pressing it in the light of the assurances by the honourable Minister.

Syed Iqbal Haider: If they asure that they will prosecute them.

چوہدری امیر حسین ۔ جناب جس تشویش کا انہوں نے اظہار کیا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ وہ تشویش واقعی بڑی جائز ہے ۔ اور اس بارے میں جن اقدامات کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی double check کیا ہے کچھ کو ٹرانسفر کیا ۔ کچھ کو suspend کیا ۔ کچھ کے خلاف actions ہو رہے ہیں ۔ اور پھر اس کے علاوہ یہ ہے کہ جس flight سے passengers جائے گا ۔ پکڑا جائے گا ۔ وہ واپس آئے گا ۔ پورے عملے کی انکوائری کی جائے گی اور گورنمنٹ اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گی ۔

یہ جناب پورے ملک کی بدنامی کا معاملہ ہے انہوں نے جس بات کی نشاندہی کی ہے ۔ ہمیں پہلے ہی اس کا احساس ہے اور ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری طرف سے مزید اقدامات بھی لئے جائیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی۔ Next is Iqbal Haider No.7. Not pressed.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب میں نے ان سے request کرلی ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ٹھیک ہے پہلے ان کا یہ لے لیں ۔

جناب چیئرمین۔نہیں پھر وقت نہیں ہو گا ۔

سید اقبال حیدر۔ٹھیک ہے پہلے یہ لے لیں ۔

جناب چیئرمین ۔ O.K. یہ ہے جی اعجاز جتوئی صاحب کا ۔ عبداللہ شاہ صاحب ۔ اقبال حیدر ۔ عبدالرحیم خان صاحب کا ۔

سید غوث علی شاہ ۔جناب میں نمبر ۷ کے لئے بیٹھا ہوں ۔ صبح سے لے کر اس

وقت تک اسی نمبر ، کے لئے بیٹھا ہوا ہوں ۔ اگر اس کا ٹرن آیا ہے تو اس کو لے لیں ۔

جناب چیئرمین ۔ بھئی آپ کو بھی وقت دے دیں گے لیکن میرے خیال میں یہ بھی dispose off ہو جائے تو اچھا ہے ۔ کیونکہ یہ صبح سے بیٹھے ہیں تو Let this also be disposed off.

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ کرلیں جی ۔

جناب چیئرمین ۔ جی اقبال حیدر صاحب پڑھ دیں ۔

(iii) RE: ALLEGED RECRUITMENT OF 250 UNDESERVING PERSONS BY A MINISTER

سید اقبال حیدر ۔ انہوں نے تو اپنی حکومت نئی روایت ڈالی ہے کیونکہ عام طور پر تو ہم وزیروں کو اپنے موشنز کے جواب کے لئے ڈھونڈتے رہتے ہیں ۔ میں ان کا مشکور ہوں ۔

میں تحریک کرتا ہوں کہ معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی نوعیت کے اس اہم مسئلہ پر فوراً بحث کی جائے ۔ ہفت روزہ " تکبیر " کراچی مورخہ 15 اپریل کے مطابق وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ اور ڈائریکٹر جنرل انور محمود خان نے ڈھائی سو نااہل امیدوار بھرتی کرائے ہیں ۔ اور اب متعلق افراد کو ریکارڈ ضائع کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔ رپورٹ کے مطابق ۲۲ فروری اور یکم مارچ ۱۹۹۲ء کو سول ایوی ایشن اتھارٹی کی جانب سے مختلف آسامیوں کے لئے موزوں امیدواروں کے انتخاب کی خاطر قومی اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات شائع کرائے گئے ۔ مقرر کردہ سلیکشن کمیٹی کی جانب سے درخواست دھندہ سے لئے گئے ٹیسٹ انٹرویو کو پس پشت ڈال کر وفاقی وزیر دفاع نے 166 ایسے امیدواروں سے جن کی اکثریت ٹیسٹ انٹرویو میں یا تو شامل نہیں ہوئی تھی اور یا شامل ہوکر ناکام ہو چکی تھی ۔ فی کس ۳۰ ہزار سے لے کر ۲ لاکھ روپے وصول کئے اور انہیں تقرری کے احکامات ارسال کر دیئے ۔

اپنے وزیر کی تقلید کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل سول ایوی ایشن نے بھی ۲۷ امیدواروں کو چور راستے سے بھرتی کیا ۔ (کاپی منسلک)

اوپر بیان کئے گئے حقائق کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اس لئے اسے منظور کرتے ہوئے اس پر فوراً بحث کی جائے ۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Ghous Ali Shah: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین- کچھ اور کہنا چاہیں گے - تفصیل تو آ گئی ہے -

سید اقبال حیدر-جی جناب وزیر صاحب سے کہیں -

Mr.Chairman: Minister for Defence.

سید غوث علی شاہ - جناب چیئرمین! پہلے تو میں اس کی admissibility پہ point out کروں گا کہ

"It is not a matter of urgent public importance." I refer to Rule 75(a):

And again to Rule 75(c);

"It shall be restricted to a matter of recent occurrence of which a notice has been given at the earliest opportunity".

یہ ریکروٹمنٹ اکتوبر، نومبر میں ہوئی اور اس کے سلسلے میں "تکبر" نے اپنا کمال دکھایا - یہ اپریل کے مہینے میں ہوا-

جناب چیئرمین-یہ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۲ء کی بات ہے -

سید غوث علی شاہ -جی جناب - ان کی advertisement فروری اور مارچ ۱۹۹۲ء میں ہوئی اور under process رہی اور اس کے بعد 15 اپریل کے issue میں انہوں نے اس بات کو اٹھایا اور پہلی بار سینٹ میں 25مئی ۱۹۹۲ء کو اس adjournment motion کو لایا گیا - اور اس کے بعد میں ریفر کروں گا 75(g) کو جس میں یہ ہے کہ

"It shall not contain arguments, inferences, ironical expressions or defamatory statements".

تو اس میں جن چیزوں کا ذکر ہے وہ نہ صرف defamatory ہے اس سے بھی زیادہ ہے - اور یہ وہ زمانہ ہے جب ایک سلسلہ شروع ہوگیا تھا مسٹر نواز شریف اور ان کے colleagues کے خلاف ایک محاذ پیدا کرنے کا - یہ 15 اپریل کا زمانہ ہے جب یہ خبر چھپی

اور جہاں تک اس کے merit کا سوال ہے تو میں یہ بھی عرض کردوں کہ اس التواء سے جو questions اٹھتے ہیں۔ نمبرا یہ ہے کہ

Syed Ghous Ali Shah and Director General, Civil Aviation Authority had recruited 250 incompetent candidates. My submission is, it is incorrect that 250 incompetent candidates have been recruited in the CAA. All those who qualaified on merit and met the needs of the government and laid down provincial quota, have been selected for the appointment.

2nd point which arises is that the concerned staff of the CAA had been directed to destroy the employment records. It is incorrect, no instructions regarding destruction of employment records were passed to any Civil Aviation Authority employee. Complete manual and computerized record on each candidate is available.

3rd point which arises is that as per report of "Takbeer ", large advertisements were made by CAA on 23rd February, 1992 and 1st March, 1992 to select suitable candidates for various posts. This is correct. On 23.2.92, CAA advertised for 415 posts and subsequently on 1st March, 1992 another advertisement for 44 posots was made. In response to the advertisement, 5,301 applications were received. This date was computerized and processed according to the criteria for each job. Applications of the candidates who did not meet the criteria were rejected. An initial merit list was prepared based on academic qualifications and experience. Since the number of applicants was large, top 40 candidates per vacancy were called for written test. From the initial merit list, based on the results of the written test, top 5 candidates per vacancy were called for interview.

Next point which arises is that the written test and interview results

compiled by the appointing/selection committee were ingnored. It is incorrect that the merit list compiled by selection committee, based on written interview results, have been ignored. Only qualified candidates according to merit and provincial quota system have been selected for appointment against the advertized posts. All the candidates have been issued appointment letters. Where formal training is a pre-requisite , candidates are being detailed according to the capacity and the training schedule of Civil Aviation Training Institute, Hyderabad. Where formal training was not a pre-requisite, selected candidates have already been issued the appointment orders and they are on duties since October/November.

The next point. The Defence Minister appointed 160 candidates who neither appeared in the test nor the interview. And if they did appear they failed. It is incorrect that 160 candidates who did not appear for test or the interview or had failed, were appointed by the Defence Minister to various vacancies. The Government of Pakistan has also laid down clear instructions to abide by the provincial quota system in employment cases. In order to meet the imbalance of the provincial quota system, an additional vacancy is created due to the opening of the Jinnah Terminal and installation of various radar and communication systems.

The Qualified candidates, whoii had applied for the job as per that advertisement, were given appointments. In this regard some vacancies were also created during the year between the advertisement and appointment of candidates. This is very well illustrated and in comparison in province of Sindh (Urban) against prescribed quota of 7.6 per cent CAA actually held 7.2 per cent. Likewise in Sindh (Rural) 11.4 held 10.4. In NWFP, against 11.5 per cent held 10.1 per cent. In Balochistan against 2.5 per cent held 2.5 per cent. In Azad Jammu and Kashmir, against 2 per cent held 1.5 per cent. In FATA, against 4 per cent held 3 per cent.

And in Punjab against 50 per cent held 43 per cent. But the most important is against laid down merit quota of 10 per cent that the CAA has filled 22 per cent of the candidates on merit.

Next point. The Defence Minister has received rupees three lacs to despatch letters of appointment to such candidates. I would simply say that it is incorrect.

Next point. Following the foot-steps of the Defence Minister, the DG, CAA also appointed 67 candidates through back-door. It is incorrect. A few additional appointments were made against posts being available due to appreciation of a number of vacancies, as already explained. The report in " Weekly Takbeer" dated 15th April has been published without verifying the facts and with the ulterior motives. Takbeer's information is not based on facts. The track record of the Magazine has also not been credible. It is under these circumstances that I oppose the motion.

Mr. Chairman: Thank you. So, in the light of the statement not pressed.

سید اقبال حیدر۔سر ایک یہ حیرانگی ہے۔

جناب چیئرمین۔آپ کا تو موشن نہیں ہے جی۔بیٹھیں آپ۔ میں اسے dispose off کروں۔

سید اقبال حیدر۔بات یہ ہے کہ اگر واقعی میں منسٹر اصاحب نے جو حقائق پیش کئے ہیں وہ اتنے ہی درست ہیں تو نہ تو آج تک اتنی بیس صفحے کی رپورٹ کی کوئی تردید ہوئی ہے نہ ہی کوئی ہتک عزت کا محترم وزیر موصوف نے دعوٰی دائر کرنا پسند کیا کیونکہ یہ بڑے سنگین الزامات تھے ۔ مجھے خود تھوڑی سی جھجھک تھی کیونکہ غوث علی شاہ صاحب کا ذاتی طور پر ، میں بڑا احترام کرتا ہوں اور بڑا اچھا ہوا کہ انہوں نے اپنے اوپر عائد الزامات

تین تین لاکھ کے اوپر نوکری بکنا بڑا رقیق الزام ہے ۔ بہت ہی سخت الزام ہے اس کی فوری طور پر انہیں قانونی چارہ جوئی کرنی چاہیے تھی ۔

جناب چیئرمین۔بہر حال In the light of the statement, not pressed.

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir.

Mr. Chairman: O.K.

جناب چیئرمین ۔ O.K. آپ کوٹے کی بات کرتے ہوں گے وہ علیحدہ مسئلہ ہے ، وہ علیحدہ اٹھائیں ۔ اب آپ کا مسئلہ ہے (جناب اعجاز علی خان جتوئی سے مخاطب ہو کر)

You want to take it out of turn, about expected rigging in the by-election to the National Assembly.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ Expected نہیں بلکہ ہو رہی ہے not expecte drigging

جناب چیئرمین۔تو اب ہاؤس سے اجازت لینی پڑے گی کہ

Would the House allow the honourable Senator to bring up these adjournment motions.

(IV) Re: ALLEGED RIGGING IN THE BY-ELECTIONS BY THE NATIONAL ASSEMBLY

جناب چیئرمین۔اجازت ہے اب موشن پڑھ دیں --- کیا ہے یہ مسئلہ ؟

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: I beg to move that the normal business of the House be adjourned to discuss an issue of the utmost public importance as reported on phone by Mr. Yousaf Talpur, one of the candidates of Natioinal Assembly by-elections regarding rigging taking place in the by-elections by Provincial Government. It is requested that the motion be t aken out of turn.

جناب چیئرمین۔ ہوگیا ، آپ بھی تائید کرتے ہیں ، آپ بھی تائید کرتے ہیں ،
جی ہوگیا جناب ۔ فرمائیے جناب oppose کرتے ہیں ؟

چوہدری امیر حسین ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔جی فرمائیے جناب کیا مسئلہ ہے ؟

چوہدری امیر حسین ۔پہلی تو میری اس میں یہ گزارش ہے کہ

There is no objection *per se* to the notice of an adjournment motion being given simply because it happens to be based on newspaper report.

> "But the Speaker before accepting the motion must be in possession of further facts, press reports unless admitted by the Government cannot be accepted as authoritative for the purpose for adjournment motion. Private telegrams cannot be accepted as justifying an adjournment motion."

اس میں یہ ٹیکنیکل تو میں نے یہ گزارش کر دی۔ دوسرا جناب واقعات پہ میں گزارش کرتا ہوں

Sir, the adjournment motion is vague and without any substance action on the allegation of general nature is not possible. It may however be stated that Election Commission has received only the telegram from Nawab Muhammad Yousaf Talpur who is contesting by-election to the National Assembly from constituency NA-5 (Tharparkar 2). He has alleged that false cases are being instituted against the workers by the local police. This telegram has already been referred to the Deputy Commissioner and Superintendent of Police Mirpurkhas for immediate report. The Deputy Commissioner and Superintendent of Police have further been asked to furnish their report within twenty-four hours giving full facts of the cases of arrests and furnish copies of FIR, if any, lodged against the persons referred to in the complaint of Nawab Yousaf Talpur.

The District and Session Judge with the District Returning Officer for this by-election has also been asked to send a comprehensive report on the complaint and overall situation prevailing in the constitutency . Wherever required remedial measures will be taken in the light of the reports of three different agencies in accordance with the constitution and law to ensure free and fair elections. It will be pertinent to mention that immediately after the commencement of the process of by-elections the Chief Eelction Commissioners imposed ban on the postings and transfers of civil and police officers in the districts where the by-elections are being held. This ban will continue to remain enforced till the culmination of election process. In addition the Chief Election Commissioner has already constituted 6 special teams to supervise and monitor the process of election in district. Each team is headed by another District and Session Judge and consist of two senior officers of the Election Commission. The special teams have been given necessary powers of summary trial of election offences in the polling. Every possible step is being taken to ensure that the by-elections is held in free and fair and impartial manner. With this I request the honourable members not to press it.

جناب چیئرمین۔ایک منٹ جی ۔ فرمائیے جی کیا ہے پوائنٹ آف آرڈر۔

میر سہراب خان کھوسہ ۔ PML, PDA & NDA سب متفق ہیں اس پر بحث کریں تو چوہدری صاحب کو بھی کچھ اختیار کرنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال الیکشن کمیشن کو وہ درخواست چلی گئی ہے cognizance لیا جا رہا ہے ہمارے جو ادارے ہیں وہ کام کررہے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب چیئرمین! میں اس میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں الیکشن فیڈرل subject ہے ۔ یہ House نمائندگی کرتا ہے Provinces کی یہاں

ہم equal representation سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ previously ہم نے جو الیکشن witness کئے ہیں اس House کے اندر adjournment motion لائے گئے ہیں۔ سندھ کی جو By-election ہم نے وہاں contest کی ہیں ۔ جیکب آباد کی سانگڑھ کی اس سے کئی اور motions اس House کے اندر آپ کے سامنے موجود ہیں کہ جس کے اوپر seriousقسم کی allegations آئی تھیں کہ وہاں پر rigging ہو رہی ہے اور rigging کے لئے ہم نے یہاں پر ثبوت پیش کئے تھے کہ جس طرح سے ایک ہزار کی polling stations پر بارہ سو ووٹ کاسٹ ہوئے اور اس طرح گھوسٹ polling stations تھیں کہ جہاں پر دو ہزار ووٹ میں سے ایک ووٹر بھی نہیں آیا پھر recently جو example دیکھا ہے کراچی کے اندر by-election کا اس میں آٹھ سو اور نو سو کے قریب ووٹ پڑے ہیں جو Union Council کا ایک ممبر اس سے زیادہ ووٹ لے کر ممبر بنتا ہے جبکہ ممبر MPA Parliament وہاں پر ۸۰۰'۹۰۰ کے ووٹوں کو لے کر بیٹھے ہیں ۔ اس سے زیادہ clear مثال کیا ملے گی Federal Government کو کہ وہاں rigging ہو رہی ہے ۔ نمبر۲ جناب وہاں پر جو candidate contest کررہا ہے سید قربان علی شاہ وہ عجیب عل ہے تاریخ کا کہ اس کے ساتھ بھی rigging ہوئی تھی اور اس وقت اس نے petition فائل کی اور petition لڑ رہا ہے وہاں پر اس نے serious allegations لگائی تھیں کہ گورنمنٹ ملازمین کے ووٹ جو ہیں وہاں MQM کے candidates نے ہیرا پھیری کراکے rigging کرکے ان کے وہ ووٹ جو انہوں نے بھیجے تھےوہاں نہیں پہنچے دوسرے ووٹ fake اور false signatures کرکے post office کے ذریعے manage کروائی ہیں اور آج وہی candidates ہیں ان کے مقابلے میں اور وہ rigging کروارہے ہیں اور PML, Funtional Muslim League میں چلے گئے ہیں۔ اب situation یہ ہے on ground میں ایمانداری سے بتا رہا ہوں میں نہ Peoples Party میں ہوں نہ میں PDA میں ہوں میں PNP سے وابستہ ہوں اور joint opposition کی وجہ سے اس وقت ہم اکٹھے ہیں ۔ اس پارٹی میں اور میں آپ کو بتا رہا ہوں ایمانداری سے کہ اس وقت جو tremendous قسم کی rigging وہاں ہو رہی ہے اور آپ دیکھیں گے کہ یوسف تالپور وہاں election ہارے گا۔

جناب چیئرمین! میں بتاؤں کس طرح Irrigation Department پورے کا پورا بمعہ

SDOs and Xens وہاں پہنچ چکا ہے۔ اور opening یہ Government employees وہاں کام کررہے ہیں ۔ آپ کسی بھی ایجنسی سے رپورٹ منگوالیں ۔ سید مظفر حسین شاہ صاحب خدا انہیں حیاتی دے ۔ جام صادق علی کو true copy ہیں ۔ photostate کاپی ہیں ۔ جام صادق علی ابھی مرا ہی نہیں ہے وہاں پر ہمارے پاس ہے ۔ وہ جب مرا تو اس کی روح مظفر حسین شاہ میں چلی گئی اور مظفر حسین شاہ نے کہا میں Frankenstein ابھی تک زندہ ہوں اور یہ مووی چلے گی اور مووی چل رہی ہے ۔ وہی ساری کی ساری چیزیں وہی ہیں صرف مرحوم خود نہیں ہیں ۔

اب انہوں نے کیا کیا ہے بدین میں بھی آپ نے دیکھ لیا کس طرح سے ہوا Federal Minister کو جوتے مارے گئے ۔ یہ ایک recorded factor ہے اس کے بعد جناب SDOs and Xens نے باقاعدہ وہاں پر minors بند کئے ہیں شاخیں بند کی ہیں کہ اس پورے minor کے اوپر 500 جو آبادکار ہیں وہ Peoples Party سے وابستہ ہیں یا کسی بھی طرح کسی بھی Political Party سے کیونکہ اس قربان علی شاہ کو ووٹ نہیں ملے گا اس لئے وہاں پر پوری شاخ کی شاخ بند کردی ہے ۔ چلیں آپ دیکھیں یہ میں prove کرنے کو بھی تیار ہوں۔

جناب چیئرمین۔یہ الزامات تو یوسف تالپور نے بھی نہیں لگائے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔یہ میں بتا رہا ہوں آپ کو ------

جناب چیئرمین۔ اس کی درخواست جو ہے وہ ٹیلی گرام ہے اس میں تو یہ الزامات نہیں لگارہے وہ ----

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ہم نے 150 ٹیلی گرام Election Commissioner کو بھیجی تھیں جیکب آباد سے ----

جناب چیئرمین۔نہیں دیکھیں ناں اس وقت یوسف تالپور صاحب الیکشن لڑ رہے ہیں ---

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں عرض کررہا ہوں مجھے short statement دینے دیں ۔ 150 ٹیلی گرام بھیجی تھیں ہم نے ، ہمیں assure کرایا گیا تھا ۔ ٹیلی گرام کو چھوڑیں ہم تو ۱۰ رکنی کمیٹی لے کر President اور Prime Minister صاحب سے ملے تھے اور انہوں

نے categorically assure کرایا تھا ہماری ۱۰ رکنی کمیٹی کو کہ آپ کے ساتھ rigging نہیں ہوگی ہم دس کے دس ممبر جیل میں تھے اور اس میں Members of Parliament اور بھی دوست ہیں میرے ساتھ چلے تھے ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں سر اور establish کرنے کی کوشش کررہا ہوں کہ ہمارے سندھ میں یہ معمول بن چکا ہے کہ election rig کرنی ہے اور وہ election rigging بالکل جام صادق علی نے introduce کرایا ہے اسی طرح سے وہ اس کے footsteps کو follow کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین ! میری اس میں یہ request ہے کہ SP, SHOs بدین کو pressurize کرایا گیا کہ تم rigging کروگے وہ بھاگ گیا چھٹی لے کر اب ایس پی جو میرپور خاص میں ہے اس کو اتنا pressurize کرایا گیا ہے وہ میرا خیال ہے چھٹی لے کر بھاگنے والا ہے یعنی اب اتنی حد تک گئے ہیں ہم کہ Superintendents بھاگ جاتے ہیں کہ یار ہم Government servants ہیں ۔ آج آپ ہیں کل وہ ہوں گے ہم تو مارے جائیں گے یعنی ہم اس حد تک جا چکے ہیں کہ نہریں بند کرتے ہیں water courses بند کرتے ہیں ۔ صوبے دار SHO openly لوگوں کو بلا بلا کر تھانوں میں کہتا ہے کہ اگر تم نے ووٹ نہیں دیا تو ہم تمہاری ایسی تیسی کردیں گے ۔ وہاں پر جناب چیئرمین! لوگوں کو گرفتار کیا گیا ابھی سے لوگ بکریوں کی طرح تھانوں میں بند پڑے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں Federal Government کا اس میں interference اور اس کی یقین دہانی کہ وہ Election Commission کو کہے یہ rigging الیکشن کی بند کراؤ اور یہ اس وقت جو situation ہے National Assembly کی اس میں اگر rigging کی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ہی جو electoral process کو ایک بڑا fraud قرار دیا جا چکا ہے اس سے مزید فراڈ کوئی اور نہیں ہوگا۔ شکریہ ۔ ،

جناب چیئرمین ۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن پر آپ کے جو الزامات ہیں تو ایک تو یہ ہے کہ candidate concerned ہے ۔ یوسف تالپور صاحب انہوں نے درخواست دے دی ہے Election Commission کو آئین کے مطابق Election Commission ایک ادارہ ہے جس کا فرض ہے کہ وہ fair election کروانے انہوں نے اپنے procedure کے تحت reports مانگی ہوئی ہیں اور یہ معاملہ اب judical body کے

پاس ہے آپ کے الزامات صحیح ہو سکتے ہیں غلط ہو سکتے ہیں اس کا جو concerned ادارہ وہ دیکھ رہا ہے تو ان حالات میں adjournment motion کیسے admissible ہوگا قطع نظر اس کے آپ کی بات صحیح ہے یا غلط ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی - میں یہ کہہ رہا ہوں کہ لوگوں کا trust institution سے اٹھتا جارہا ہے یعنی institutions ختم ہو رہے ہیں - میرا موشن سارا interlinked ہے اور base ہی اس پر کرتا ہے کہ institutions سے trust اٹھتا جارہا ہے - confidence shatter ہو رہا ہے لوگوں کا ، کل یہ ہوگا کہ لوگ ٹیلی گرام تو کیا complaint لے کر بھی نہیں آئیں گے کہ ملنا ہی کچھ نہیں ہونا ہی کچھ نہیں۔ جس طرح کہ جیکب آباد میں لوگ ہمیں کہتے تھے کہ ووٹ تو ہم آپ کو دے دیں گے لیکن آپ اسمبلیوں میں نہیں پہنچ سکیں گے تو یہ confidence shatter ہو رہا ہے لوگوں کا۔

جناب چیئرمین-سید عبداللہ شاہ صاحب آپ کچھ کہنا چا رہے ہیں۔

سید عبداللہ شاہ -میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ منسٹر صاحب نے پہلے یہ فرمایا کہ کسی اخبار کی رپورٹ پر ایڈجرنمنٹ موشن نہیں ہونا چاہیے - ہم نے تو اخبار کی بات یہاں کی ہی نہیں ہے

Motion is based on telephonic conversation between Ijaz Jatoi and Yousaf Talpur. I do not know from where he got that we are moving a motion on the basis of newspaper report. And secondly Sir, he has supported our contention, he says, that yes telegram has been ...

جناب چیئرمین agreed میں یہ کہہ رہا ہوں۔

that once a matter is being looked into by the concerned constitutional agency.....

سید عبداللہ شاہ Sir, my submission is that ہماری سندھی میں ایک بہت ہی vulgar سی کہاوت ہے میں یہاں نہیں سناؤں گا لیکن ہمارے ساتھ جہاں خان والا قصہ چل رہا ہے کہ جس نے قصور کیا اسی کے پاس اس کی شکایت جارہی ہے وہ کہتا ہے ہمارے اوپر جھوٹے مقدمات درج کئے جارہے ہیں اور الیکشن کمیشن نے اپنی wisdom میں پھر ڈپٹی کمشنر کو بھیجا کہ اب رپورٹ کرو۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ کوئی فیڈرل ایجنسی سے کوئی بندہ جائے کیونکہ وہ تو اس میں ملوث ہیں۔
They are subordinate of Muzaffar Shah.

Mr. Chairman: But this very request can be made to the Election Commission.

Syed Abdullah Shah: Sir, that we have done but you know what they are doing.

Mr. Chairman: It is headed by a Supreme Court Judge, it has High Court Judges.
ان کے پاس آپ جائیں اگر آپ کہتے ہیں جی کہ ٹھیک نہیں ہوا اور آپ درخواست دے دیں۔ جی میں اس میں چیئرمین سینٹ کی حیثیت سے اس میں آپ جائیں کہ کیا---

Syed Abdullah Shah: Sir, you can understand the seriousness of Elecltion Commission.

جناب چیئرمین۔لیکن کارروائی کیا ہو سکتی ہے۔

Syed Abdullah Shah: You will kindly appreciate the seriousness of the Electioin Commission itself. When I am making complaint against the District Administration they send it for their comments....

جناب چیئرمین - نہیں This very complaint you can make to the Commission. آپ ان کے پاس جائیں کہ جی دیکھیں آپ یہ جو procedure کر رہے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ - Let the honourable Judge decide.

Syed Abdullah Shah: Because Election Commission is not functioning fairly. That is why the issues have been raised here.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں وہی مسئلہ ہے ۔ آپ دیکھیں ناں ہر ایک کام کے لئے ایک ادارہ بنا ہے ۔ ہمارا کام بھی ایک مخصوص کام ہے جو پارلیمنٹ کا کام ہوتا ہے۔ اس

لئے تو نہیں بیٹھے ہوئے کہ ہم اپیل سنیں ۔ الیکشن کمیشن کے خلاف یا سپریم کورٹ کے خلاف اچھا ہے براہے جو ادارے کام کررہے ہیں آپ کو انہی کے پاس جانا پڑتا ہے۔ تو میں تو admissibility کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ نے بات کردی کافی سنگین معاملہ ہے۔ آپ کے الزام سنگین ہیں۔ لیکن جو candidate concerned ہے ۔

He has already gone to the Election Commission adn the Election Commission is also proceeding according to their own-procedure. If you have any further request to make ...

Syed Abdullah Shah: Sir, we are making request through you to the Federal Government.

چوہدری امیر حسین ۔ اس پر مجھے فلور دیں میں مسئلہ حل کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو میں دیتا ہوں ذرا ان کی بات ہو جانے پھر آپ کو میں دیتا ہوں ۔ پھر آپ wind up کر دیجئے گا۔

Syed Abdullah Shah: We are making request through you that Federal Agencies should look into these complaints beause the provincial administration is partial and they are under the direct control of the Chief Minister.

Mr. Chairman: No. But why don't you make this request to the Election Commission?

کہ جی آپ مہربانی کرکے اس قسم کی investigations فیڈرل ایجنسیز سے کروائیں۔

سید عبداللہ شاہ۔ میں یہ عرض کررہا ہوں کہ الیکشن کمیشن کو یہی سمجھ ہے ناں کہ ان کو پتہ ہے کہ کون rigging کررہا ہے انہیں وہ بھیج رہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں درخواست دینے کے بغیر تو hypothetical بات ہوگئی ناں ۔ دیکھئے ناں ایک procedure ہوتا ہے ۔ مثلاً ہمارا routine کا procedure تھا کہ ہم نے ایک آفس بنایا ہوا ہے نوٹس آفس ۔ آج حافظ صاحب نے کہا کہ وہاں پر یہ تکلیف ہے ۔ ہم

نے کہا اچھا اس کا یہ کرتے ہیں ۔ کہ اب آپ وہاں بھی دے دیں تو جب آپ سامنے چیز لائیں گے جو ادارہ ہوگا وہ کوئی نہ کوئی تو کرے گا ناں ۔ اس لئے آپ جو کمیشن ہے -----

سید عبداللہ شاہ ۔میں وہی جہاں خان کی بات کروں گا ----

جناب چیئرمین۔نہیں جہاں خان کی بات نہ کریں ۔

سید عبداللہ شاہ ۔تو پھر اس کو کیوں بھیجتے ہیں انکوائری کے لئے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب چیئرمین! میری ایک سیکنڈ۔

جناب چیئرمین۔جی فرمائیے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب چیئرمین اگر کہیں Constitution کی violation ہو رہی ہو تو پھر اس میں سینٹ کا کیا رول ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔وہ بہت لمبی بات ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ میری submission ہے Constitution کی violation اگر کہیں ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ -------

جناب چیئرمین ۔ مثلاً آسمبلی ٹوٹی آپ کے جو وزیر اعظم تھے ان کا خیال تھا کہ غلط ٹوٹی ہے وہ کہاں گئے وہ سپریم کورٹ گئے ۔ ہمارے پاس تو نہیں فیصلہ کرنے کا اختیار کہ ہم کہہ دیں کہ غلط ٹوٹی ہے ۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: They do not make the Constitution.

جناب چیئرمین۔ہر ایک کے لئے ایک ادارہ ہوتا ہے ۔ کام ہوتا ہے مثلاً کسی گاؤں میں چوری ہو جاتی ہے وہ کہاں جائیں گے ۔ پولیس کے پاس جائیں گے ناں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ میں عرض کروں اگر پولیس خود ہی چور ہوں تو پھر کہاں جائیں گے ۔

جناب چیئرمین۔پھر آپ اس کے بڑے افسر کے پاس جائیں گے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔تو وہ بڑا افسر کہاں ہے۔

This is the August House.Highest institution and the highest body.

آپ نے ' میں عرض کررہا ہوں جناب چیئرمین اگر ------

جناب چیئرمین۔ Discussion تو میں اب کروا رہا ہوں

I am not stopping discussion. I am asking you how is the adjournment motion is admissible when the matter has gone to the appropriate forum under the Constitution.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Sir, Constitution violation is taking place.

ہم سینٹ میں request کررہے ہیں کہ ان کا interference ضروری ہے in the Constitutional violation فیڈرل گورنمنٹ جہاں موجود ہے جس کی یہ function ہے Constitution کے اندر کہ الیکشن کمیشن

is a Constitutional institution under the Federal Government.

جناب چیئرمین۔یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔بالکل ہے جناب۔

جناب چیئرمین ۔ آپ دیکھیں میں آپ کو پڑھ کر بتاتا ہوں ۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی نہیں ہے ۔

چوہدری امیر حسین ۔ صوبائی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے ۔

جناب چیئرمین۔ no- no یہ الیکشن کمیشن کی ہے ۔

چوہدری امیر حسین ۔الیکشن کمیشن اور صوبائی گورنمنٹ کی ہے ۔

جناب چیئرمین۔یہ ہے جی آرٹیکل ۲۱۸ سب آرٹیکل (۳)

It shall be the duty of Election Commission constituted in relation to an election to organize and conduct the election and to make such arrangements as are necessary

to ensure that the election is conducted honestly, justly fairly and in accordance with law and that corrupt practices are guarded against. It is not the duty of the Government of Pakistan.

Mr. Ajaz Ali Khan Jatoi: Mr. Chairman, who appoints the Chief Election Officer?

Mr. Chairman: The President appointed the Chief Election Commission.

جو appointing authority ہے ذمہ داری اس کی ہو جاتی ہے ؟

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔پارلیمنٹ کس طرح complete ہوتی ہے ۔ صدر ، وزیر اعظم اور پارلیمنٹ کے ، وہ حصہ ہے صدر پارلیمنٹ کا۔

جناب چیئرمین۔مجھے بتائیں

Who appoints the Chief Justice of the Supreme Court of Pakistan? Who appoints the Chief of the Army Staff?

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: President.

جناب چیئرمین۔تو پھر کیا سارا judicial function ادھر چلا جاتا ہے۔

Who appoints the Chief of Army Staff?

Mr. Aijaz Ali Kkan Jatoi: President.

جناب چیئرمین ۔ تو پھر کیا سارا defence of Pakistan President کرے گا ۔ یہ ادارے ہوتے ہیں۔ انہیں سے کام ہوتا ہے۔

Even before the Eighth Amendment, the Chief Justice of Pakistan was appointed by the President, Judges are appointed by the President on the advice of the Prime Minister.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔سر اگر decentralized کر دیا ہے تو پھر یہ

الیکشن اگر فیڈرل subject نہیں ہے provincial subject ہے۔

Mr. Chairman: No, it is federal subject.

کون کہتا ہے کہ نہیں ہے ۔جسٹس فیڈرل subject ہے یا provincial ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ فیڈرل subject ہے۔ ایک فیڈرل subject جو Constitution کے اندر موجود ہے۔ اس کو run کرنا' اس کو چلانا اور اس میں یہ دیکھنا کہ .It is running according to the Constitution یہ کس کی ذمہ داری ہے؟

جناب چیئرمین۔جی جو ادارہ بنا ہے اس کی ہوتی ہے ناں انصاف کرنا عدالتوں کا کام ہے۔ الیکشن conduct کرنا ، الیکشن کمیشن کا کام ہے ۔ قانون سازی کرنا' پارلیمنٹ کا کام ہے ۔ دفاع کرنا فوج کا کام ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ وہاں پر violation ہو رہی ہے تو اس کی rectification کون کرے گا؟

جناب چیئرمین۔بھائی جو ادارہ ہے وہی کرے گا ناں ، جس کی ذمہ داری ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب چیئرمین ! فیڈرل گورنمنٹ is an overall authority

جناب چیئرمین۔یعنی چوری ہے تو آپ ایف آئی آر کرائیں گے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب چیئرمین ! Federal Government is an overall authority. وہاں پر rectify کرے اس کو ۔ اگر وہاں violation ہو رہی ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔یہ تو ٹیکنیکل ذرا دیکھنا ہے کہ technicaally یہ subject کیسا ہے؟ زیادہ تو نہیں سمجھ سکتے ۔بہرکیف سر ہو سکتا ہے کہ جناب ایک مسئلہ جو انہوں نے رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک judicial authority کے سامنے کیس آیا ہے---

جناب چیئرمین۔ عرض تو سن لیں ناں ، کہ ایک شکایت آئی ہے کہ یوسف تالپور صاحب candidate ہیں ان کی طرف سے شکایت ہے کہ rigging ہوری ہے ۔ انہوں

نے ایک درخواست الیکشن کمیشن کو دے دی ہے۔ الیکشن کمیشن نے جو ان کے قواعد و ضوابط ہیں ان کے مطابق وہ ریکارڈ مانگ رہے ہیں۔ اور وہ under process

It is under adjudication. In these circumstances how is the adjournment motion admissible?

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اب میں اسی پر آ رہا ہوں جی۔ جناب والا! یہ رول (L)75 سے متعلق ہے۔ It shall relate to a matter pending before any court or other authority performing judicial or quasi-judicial function. لیکن آگے جو proviso ہے provided that the Chairman may in his discretion allow such matters being raised in the Senate is concerned with procedure or subject or stage of inquiry.

یعنی اگر یہ مسئلہ وہاں گیا بھی ہے۔ دیکھیں ناں اگر میں اس کو اس طرح لوں کہ یہ جو subject of inquiry ہے اس کو اگر ہم یہاں لیں کہ اس میں وہاں مثلاً الیکشن کمیشن پر یہ بات ایک حقیقت ہے کہ جس طرح الیکشن ہو رہے ہیں جناب والا تو اس میں یہی طریقہ ہے کہ بالکل irrigation محکمہ، کنال کا محکمہ یہ دوسرے جناب والا! پبلک کے لئے الیکٹرک سٹی ہے، دوسری ایسی پبلک کے لئے چیزیں ہیں اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہیں۔ پراونشل گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہے۔ انہیں کو پبلک کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔میں یہ کہہ رہا ہوں مندوخیل صاحب سوال یہ ہے کہ ------

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ موضوع پھر اگر یہ تشریح ہو سکتی ہے کہ یہ subject of inquiry ہے۔ اس مسئلے میں ہم اس کو discuss کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں سوال یہ ہے کہ جب ایک ادارہ بنا ہوا ہے جس کا کام ہی یہی ہے تو -------

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تو ادارے کے بارے میں اگر ہم یہ کہیں کہ ادارہ جو ہے اس کے بارے میں اپنی ڈیوٹی ادا نہیں کر رہے مثلاً ہم یہاں سپریم کورٹ کے پاس جاتے ہیں۔ کیس سپریم کورٹ میں تھا اسمبلی کی dissolution کا ہم نے یہاں

discuss کیوں کیا؛ اور ہم نے اس کے -----

جناب چیئرمین۔وہ علیحدہ بات ہے ۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت وہ جو شکایت ہو رہی ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ irregularities ہو رہی ہیں ۔ اب یہ الزامات ہیں یعنی so far الزامات ہیں۔ ابھی ہمیں پتہ نہیں ہے صحیح ہیں یا غلط ہیں ۔ صحیح بھی ہو چکے ہیں، غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ اب ان کے صحیح یا غلط ہونے کے لئے ادارہ ایک بنا ہوا ہے، اس کا کام ہے کہ وہ شہادت بھی لے گا، بیان بھی سنے گا ، ریکارڈ بھی منگوائے گا اور فیصلہ کرے گا۔ اب وہ ادارے کے پاس نہیں جاتے۔ مجھے بتائیں کہ سینٹ میں بیٹھ کر صرف ہم discussion کرکے کیا کر لیں گے اور ابھی تک ہمارے پاس کوئی واضح چیز نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں، نہیں ادارے کے پاس تو ہم گئے ہیں، ہم جائیں گے لیکن اس کے علاوہ ، اس کے باوجود یہ جو انکوائری کا subject ہے اس ادارے کے باوجود ، اس کے jurisdiction کے مسائل ایسے ہیں میں پھر سپریم کورٹ کا حوالہ دوں گا کہ وہ مسائل ایسے تھے ہ ہم اس کو discuss کرسکتے یہ میرا مطلب ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی discuss کریں کوئی واقعات سامنے آئیں تو discuss کریں ناں ۔ ابھی تو الزامات ہیں ناں ۔ First of all یہ بتائیں کہ یہ الزامات کے ثبوت جو ہیں وہ ہمارا -----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! ہم facts لے آئیں گے ۔

جناب چیئرمین۔آپ لے آئیں گے پھر میں کیا کروں گا یعنی ثبوت یہ ہوتا ہے کہ کوئی ثبوت لائے تو عدالت فیصلہ کرے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا! ایڈجرنمنٹ کا ایسا بھی کیا ہے ،

Mr. Chairman: Adjournment motion has to be based on facts, admitted facts.

جناب چیئرمین ۔ ایڈجرنمنٹ موشن ڈسکس ہوتا ہے Adjournment motion has to be based on facts , admited facts. جو چیز ابھی قابل غور ہے ، جو عدالت کے پاس ہے ،

جس کا پتہ ہی نہیں کہ صحیح ہے کہ غلط ہے 'اور جس کے بارے میں ہم یہ فیصلہ بھی کرلیں کہ غلط ہے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ الیکشن کو کیا جائے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا! ایڈجرنمنٹ موشن پر ریزولیوشن تو پاس نہیں ہوتا ہے ناں۔ اس کے واقعات ہم لاتے ہیں ----

جناب چیئرمین۔جی جناب چوہدری امیر حسین صاحب ۔

چوہدری امیر حسین ۔ جناب والا! فاضل ممبران نے اس تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اصل میں تحریک التوا میں ہوتا یہ ہے کہ عوامی اہمیت کا حامل ' بڑا important معاملہ ہوتا ہے' اور حکومت کی اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے ۔ اس لئے اس پر دو گھنٹے کی debate ہو جاتی ہے یعنی صرف توجہ دلانے کے لئے ہوتا ہے جو انہوں نے توجہ دلائی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنی انہوں نے بات کی ہے ' شاید وہ دو گھنٹے بھی بات کرتے تو اتنی ہی اس کی توجہ ہوتی باقی جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ الیکشن کمیشن' یا دوسرے اداروں نے گڑبڑ کی ہے یا بقول ان کے کرنا چاہتے ہیں ' انہی سے رپورٹ منگوائی گئی۔ یہ واقعاتی طور پر بات درست نہیں۔ ان کا جو فرمانا ہے کہ جو ٹیلیگرام آئی اتھی جو اطلاع دی گئی ' complaint کی گئی کہ false case register ہو رہے ہیں۔ ایک تو ڈپٹی کمشنر سے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے رپورٹ منگوائی گئی۔ چلیں بقول ان کے کہ وہ ایگزیکٹو کے آدمی تھے ۔ اس کے علاوہ الیکشن کو صحیح طور پر conduct کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو returning officer مقرر کیا گیا ۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے پاس بھی complaint ہو سکتی ہیں ۔ اور الیکشن کمیشن نے جو returning officer ہے جوڈیشل آفیسر head of the judiciary of the district اس سے رپورٹ منگوائی ۔ اسی پر انحصار نہیں کیا گیا جناب والا! اس کے علاوہ چھ افسران کی ایک کمیٹی بنائی گئی جو مانیٹر کرے گی ۔ اس میں ایک تو الیکشن کمیشن کے دو آفیسر ' اس کے علاوہ ' ایک اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جو measures adopt کئے جا سکتے ہیں الیکشن کمیشن کی طرف سے وہ ہم کر رہے ہیں ۔ اب انہوں نے فرمایا کہ کچھ صوبائی محکمہ جات کو ملوث کیا جارہا ہے ۔ تو ان کی جو تجاویز ہیں ' وہ بھی لکھ لیں ، الیکشن کمیشن اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گا کہ وہ measures

adopt کئے جائیں جس کی بنا پر fair and free الیکشن ہوسکیں۔

آخری جناب بات کرنا چاہتا ہوں کہ ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہونا چاہیے ۔یعنی اگر سندھ میں کوئی کیس رجسٹر ہوتا ہے ، یا کوئی گڑبڑ ہوتی ہے تو وہاں اگر فیڈرل حکومت مداخلت کرے تو provincial authority کا معاملہ ہوتا ہے ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں Federal Government interfere کرے ۔ آئینی طور پر اس طرح نہیں کیا جاسکتا ۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کے پاس جو شکایت آئی اس کا نوٹس لیا گیا۔ اس کی رپورٹ آنے تک ہم از خود یہ measures adopt کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ابھی جو اس کی شکایات آئیں گی ان پر ہم کوشش کریں گے کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے ان کا تدارک بھی کیا جائے اور الیکشن کو fair and free بھی بنایا جائے ۔ اس کے علاوہ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ الیکشن سے پہلے اور ریزلٹ نوٹیفکیشن سے پہلے بھی ایک remedy available ہے ۔ یہاں تک کہ الیکشن کے بعد بھی remedy available ہے ۔ اور وہ بھی judiciary کو دیکھنا ہوتا ہے ۔ اس لئے جس خدشے کا اظہار انہوں نے کیا ہے ہم اس کو ensure کریں گے کہ وہاں fair and free اور منصفانہ الیکشن ہوسکیں ۔

جناب چیئرمین۔اور کوئی تجاویز ہیں تو وہ بھی ان کو دے دیں ۔ آپ الیکشن کمیشن کو فارورڈ کر دیں ، اگر مزید بھی کوئی چیزیں ہیں تو ---- ٹھیک ہے جی ، میرا خیال ہے آپ کا مقصد تو حل ہوگیا ہے ۔ جناب اعجاز علی خان جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ specifically میرے پاس نام موجود ہیں ۔ یہ federal subject ہے ۔

جناب چیئرمین۔آپ ان کو دے دیں تاکہ الیکشن کمیشن کو یہ بھجوا دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ سب دے دیتے ہیں تحریری شکل میں ۔ اور جو بھی اس میں involved ہیں۔

جناب چیئرمین۔جو شکایات ہیں جو تجاویز ہیں So, in the light, it is not pressed.

پروفیسر خورشید احمد ۔ آج ماشاء اللہ آپ کی فیاضی کی بڑی تابناک مثالیں ہم نے دیکھیں ہیں ۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ایڈجرنمنٹ موشن پر ۔ اور اس سے پہلے پھر پریولج موشن پر

ڈسکشن کروایا۔ اہم موضوع اس لئے ہم نے بھی کہا کہ چلئے یہ کام ہو جائے۔ کچھ لوگوں کی ملازمتوں کا مسئلہ ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایوان میں جو اور مسائل ہیں-------

جناب چیئرمین۔اب یہ ہیں رپورٹس اسلامی نظریاتی کونسل کی، ان کو کیسے ڈسکس کیاجائے، کیا کیا جائے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ یہ جناب ایک کمیٹی ۱۹۹۰ء میں مقرر ہوئی تھی پروفیسر خورشید احمد کی ۔ انہوں نے باقاعدہ جتنی رپورٹس تھیں ان کو سامنے رکھا۔ انہوں نے اس سے متعلق یہ رپورٹس مرتب کی ہیں اور وہ ہمارے پاس موجود ہیں سینٹ نے ان کو باقاعدہ چھاپاہے۔ باقی دو موضوع رہ گئے ہیں ۔ معیشت اور نظام عدل ۔ اس کے لئے آپ نئی کمیٹی مرتب کر سکتے ہیں۔ تیسرے یہ جتنی رپورٹیں آ چکی ہیں 87-1986 سے لے کر ۱۹۹۲ء تکتمام باقاعدہ lay ہو چکی ہیں، ممبران تک پہنچ چکی ہیں۔ پہلے ان کو ڈسکس کریں، پھر ان پرڈسکشن ہوسکتی ہے۔ حافظ صاحب نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ آج تک ان پر کیا غور ہوا ہے؟ اس کی سفارشات نظریاتی کونسل کی اس کے مطابق امتناع شراب نوشی باقاعدہ آرڈر پاس ہوا ہے، اس کے مطابق حدود آرڈیننس پاس ہوا ہے، جرم کذب کا آرڈیننس پاس ہوا ہے، احترام رمضان کا آرڈیننس پاس ہوا ہے ، زکوۃ و عشر آرڈیننس پاس ہوا ہے ، محتسب کے ادارے کے قیام کا آرڈر آیا ہے، آئین میں مسلم اور غیرمسلم کی تعریف کا پاس ہوا ہے ، قانون تعزیرات پاکستان برائے سزا شاتم رسول بھی آیا ہے، قصاص و دیت آرڈیننس آیا ہے، صحابہ کرام ارو شعائر دین کی عظمت اور احترام کے لئے تعزیرات پاکستان میں اضافہ ہوا ہے ، قانون نفاذ حدود کے متعلق ----

(مداخلت)

اور تیسرے قانون شہادت ، اس قسم کی جو رپورٹیں آتی ہیں ، ان سفارشات پر باقاعدہ قانون سازی ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعجاز علی جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت اگر آپ دیکھیں تو ٹریژری بنچوں پر محمد علی خان ہوتی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔نہیں چوہدری ا...رحمن صاحب ' اور مولانا صاحب بیٹھے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جنوئی۔نہیں میں سینیٹرز کی بات کر رہا ہوں وہ تو وزیر ہیں۔ یعنی یہ انٹرسٹ شو کرتا ہے اس گورنمنٹ کا اور ٹریژری بنچوں کا اس ہاؤس میں ۔ یعنی اس طرف دیکھیں کہ اپوزیشن کے ہم سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔نہیں وہ بات صحیح ہے لیکن میرا خیال ہے کہ آپ یہ طے کر لیں ۔ تاکہ مزید اس پر وقت ضائع نہ ہو جائے ۔

Let us finish then how we have to conduct our business.

سید عبداللہ شاہ ۔جناب والا ، میں نےعرض کیا تھا کہ اگر انگریزی میں ہمیں ان رپورٹس کا ترجمہ ملے ' مجھے دقت پیش آرہی ہے کیونکہ بڑی ثقیل اردو ہے ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے وہ بھی کر لیتے ہیں۔ جی حافظ صاحب آپ کی کیا تجویز ہے۔

حافظ حسین احمد۔محترم مولانا صاحب نے بعد از قیلولہ جو فرمایا ۔ اس میں یہ تھا کہ انہوں نے جو لسٹ پڑھی ہے اس میں سارے آرڈیننس تھے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئینکی شق ۲۲۰ میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ ان سفارشات پر آرڈیننس جاری کئے جائیں بلکہ آئین میں یہ درج ہے کہ ان سفارشات پر پارلیمنٹ کے ایوانوں میں بحث کے بعد ان پر قانون سازی کی جائے گی ۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ آرڈیننس جاری نہ ہوں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر ہم بحث کریں اور پروفیسر خورشید صاحب کی جو کمیٹی بنی تھی ' وہ جو رپورٹس تھیں ان پر بھی بحث کی جاسکتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔اب کیا کریں ۔ دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ براہ راست ان رپورٹس پر بحث کرلیں ۔ دوسرا یہ ہے کہ چونکہ کمیٹی نے رپورٹس دے دی ہیں ان کو dispose off کردیں اور کمیٹی کی رپورٹس پر بحث کریں ۔

حافظ حسین احمد۔یہاں تو صورتحال یہ ہے کہ --- فصیح صاحب بھی اس وقت سو رہے تھے ۔

جناب چیئرمین۔وہ کہتے ہیں کہ حافظ صاحب اس لئے جاگ رہے ہیں تاکہ قوم

سو سکے۔

حافظ حسین احمد ۔ میں ایک گزارش کروں گا ۔ میری تجویز یہ ہے کہ اگر ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کا خلاصہ لے پھر اس پر ہم بحث کریں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ تو ان چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کے بارے میں ابھی کمیٹی نے فیصلہ نہیں کیا ہے ۔ جن کے بارے میں رپورٹس کمیٹی نے دے دی ہیں۔

حافظ حسین احمد ۔ اس پر بحث کریں۔

جناب چیئرمین ۔ اس پر بحث کریں تو پھر کون کون سے آئیٹم ہیں جو نکل جائیں گے ۔ کیونکہ I want to dispose off the reports تاکہ یہ نہ ہو کہ جی pending رہ گیا ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ، جو بقیہ ہیں ان کے لئے کمیٹیاں بھی تشکیل دیں۔

جناب چیئرمین ۔ خورشید صاحب اس میں کون کون سی چیزیں ہیں جو dispose off ہو جائیں گی ، آپ کی کمیٹی رپورٹس کی روشنی میں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ بیشتر حصہ dispose off ہو جائے گا ۔ اگر یہ باقی دو volumes بھی تیار ہو جائیں ، معاشیات اور قانون اور عدل ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ نے کون کون سی تیار کر لیں ہیں جی ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ ہم نے تعلیم ، عقائد و عبادات ، نشر و اشاعت ، معاشرت ، اصلاح معاشرہ ---

جناب چیئرمین ۔ تو اس طرح کرتے ہیں کہ آپ کی جو رپورٹس ہیں Report on Education, Report on Information, Report on Beliefs عقائد اور عبادات ۔ We will take those up for consideration. ٹھیک ہے جی ۔

We will take up the reports of the Committee for discussion and all other items will be considered disposed off in terms of those reports.

جو آپ کی دو چیزیں رہ گئی ہیں وہ کون سی ہیں جی ؟

پروفیسر خورشید احمد۔وہ معیشت ہے اور عدل۔

جناب چیئرمین۔اس کے لئے آپ چاہیں تو وہی جو ہماری Religious Affairs کی کمیٹی ہے وہ اس کو دیکھ لے اور آپ ہیں اس میں؟

پروفیسر خورشید احمد۔نہیں، میں اس میں نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین۔تو خورشید صاحب کو co-opt کرلیا جائے in that committee اور وہ اگلے ہفتے، دس دن، بارہ دن، چودہ دن جب بھی آپ کرکے تو وہ بھی آپ لے آئیں تاکہ یہ سارا معاملہ dispose off ہو جائے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اچھا اس کے بعد بھی ایک چیز رہ جائے گی اور وہ یہ ہے کہ جو Annual Reports آتی ہیں ہم نے تو وہ لے لیا جو substantive recommendations تھیں ان پانچوں issues پر لیکن اس کے بعد ہر سال وہ رپورٹ لاتے ہیں اس پہ کچھ قوانین بھی بناتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔نہیں پروفیسر صاحب وہ آئندہ جو آئیں گے اس کو کریں گے ناں۔ ابھی تک جو آچکی ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ماضی کی بھی رپورٹس کسی طرح dispose off کروائیں ناں تاکہ آپ ان کی recommendations کو بھی سمو لیں اپنی رپورٹ میں۔

پروفیسر خورشید احمد۔وہ اس طرح پھر ہو سکتی ہے کہ آپ ایک سپیشل کمیٹی بنائیے جس میں آپ کی لاء کی جو کمیٹی ہے اور Religious Affairs کی۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد۔وہ تو ختم ہو چکی ہے ناں جی۔

جناب چیئرمین۔تو اس کو دوبارہ require کردیتے ہیں۔ کون کون تھے اس میں؟

پروفیسر خورشید احمد۔اسے require کردیجئے اور جو نئے لوگ آئیں ہیں ان میں سے کچھ لے لیجئے تو پھر وہ دراصل کرسکے گی اس کام کو۔

جناب چیئرمین۔اسی کو revise کردیں ۔ ہیں جی آپ کے پاس اس کمیٹی کے ارکان ؟

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ہیں جی ۔

جناب چیئرمین ۔اس کو پھر میں دیکھ کے revise کردیتے ہیں اور آپ کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ

All these items will be disposed off in terms of those committee reports that this remains disposed off agenda.

مولانا عبدالستار خان نیازی۔اس میں جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ہیں ، نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی وہ تو ممبر ہی نہیں رہے ان کی جگہ رکھ سکتے ہیں ۔ قاضی عبداللطیف صاحب ہیں، محمود احمد منٹو صاحب ہیں اور محمد علی خان صاحب ہیں ۔ اخونزادہ بہرہ ور سعید ہیں۔

جناب چیئرمین۔یعنی اس کمیٹی میں آنا خطرناک ہے ۔

(قہقہے)

پروفیسر خورشید احمد۔جو افراد ریٹائر ہو چکے ہیں ان کو نئے ممبرز سے replace کرلیں۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔اور اس طرح یہ کمیٹی کام کرے گی ۔

جناب چیئرمین۔تو ٹھیک ہے جی ۔ میں اس کو کرکے یعنی آئندہ یہ ہو گا کہ All these items will be considered disposed off. آپ کی رپورٹس جو آگئی ہیں وہ ایجنڈے پہ ہوں گی اور جو آئیں گی وہ ایجنڈے پر ہوں گی ۔ All these items will be considered disposed off. اور حافظ صاحب اب آئندہ یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ جی فلاں چیز pending ہے ، فلاں چیز pending ہے ٹھیک ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ایک چیز اور بھی پیش کردوں کہ کمیٹی کے terms of reference میں یہ اضافہ کردیں آپ کہ ، اس لئے کہ کمیٹی کا کام اب تو دو سال کے بعد شروع کریں گے دوبارہ ۔ اس اثناء میں جو رپورٹس آئی ہیں وہ بھی اس میں شامل کرلیں

تا کہ uptodate ہو جائیں ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی

O.K. So, we will take up this. Now the House is .....

اب تو میرے خیال میں adjourn کردیں ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ہاں جی ڈھائی بج رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ آج دیکھیں ناں ، آج آپ کے دو privilege motions نے وقت لے لیا اور adjournment motion نے تو سیلاب کی discussion اب کیا اتوار کو تو Private Members Day ہے اس دن کرنے چاہیں گے یا normal day پہ کریں ۔

پروفیسر خورشید احمد۔منگل کو سیلاب رکھ لیں اور جمعرات کو کشمیر رکھ لیں ۔

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again on Sunday at 5.30 PM.

[The House then adjourned to meet again at five-thirty of the clock in the evening on Sunday, the 18th July, 1993].

PCPPI—643 (98) Senate—24-1-2000—150.